1۔تعرف

1.1 باادب گُفتگو کے راہنما اصول

مُسلمانوں کے ساتھ میری کئی سالوں کی مُلاقات میں مَیں نے مسیحیوں اور مُسلمانوں کے درمیان مُختلف نوعیت کی مُلاقاتوں اور مباحثوں کا تجربہ کیا ہے۔زیادہ تر گُفتگو دوستانہ تھی۔بہرحال ایسے کُچھ لمحات تھے جب یہ گرما گرم بحث بن گئی۔۔۔حتیٰ کے اُس مقام تک جہاں لوگ غُصے میں اُٹھ کر چلے گئے۔ذیل میں مَیں نے دس ایسے راہنما اصول تحریر کئے ہیں جو مسیحیوں اور مُسلمانوں کے درمیان اچھی بُنیاد پر رشتے قائم کر سکتے ہیں:

1۔دوسرے شخص کو خُدا کی طرف سے تخلیق کی گئی ایک قیمتی شخصیت کے طور پر دیکھیں۔

2۔لوگوں سے ملنے کے مُتعلق اپنے خوف پر یا تحفظات پر غالب آئیں۔۔۔ذہن کو کُھلا رکھیں اور دوستی کے پُل بنانے میں انتہائی محنت کریں!

3۔دوسرے عقائد کے لوگوں سے مَلنے کیلئے قدم بڑھانے میں ہمیشہ تیار رہیں۔۔۔اُن کا انتظار مت کریں!

4۔دوسروں کو ایک انفرادی شخصیت کے طور پر دیکھیں۔۔۔لکیر کے فقیر نہ بنیں۔

5۔دوسرے شخص کی باطنی بے چینی کو سمجھنا سیکھیں(عدمِ تحفظ،معاشرتی دباؤ،وغیرہ)

6۔تہذیب کے اختلافات کو پہچانیں۔۔۔حساس بنیں۔

7۔مُلاقات مُحبت اور احترام سے بھری ہونی چاہیے۔۔۔دوسرے کے عقیدے پر تنقید نہ کریں!

8۔بغور سُنیں اور سوال پوچھیں،یقینی بنائیں کہ آپ سمجھ رہے ہیں کہ دوسرے کے کہنے کا کیا مطلب ہے۔

9۔فطرتی اور کُھلی گُفتگو کریں۔۔۔اپنا خود کا تجربہ بھی بیان کریں کہ آپ نے کیسے اِس مخصوص عقیدے کو قبول کِیا اور آپ نے اس سچائی کی سمجھ کیسے حاصل کی۔اس کی تصدیق کرنے کیلئے،بائبل یا قرآن سے متعلقہ حوالے پیش کریں۔

10۔اپنے نئے دوست سے اپنی زندگی بانٹیں:اُنہیں اپنے گھر،گرجے یا مسجد میں آنے کی دعوت دیں۔اگر مُمکن ہو تو اکھٹے مُختلف دنیاوی یا خاندانی سرگرمیاں کریں۔

2.1۔مُماثلتیں اور اختلافات

عنوان	مُماثلتیں	اسلام اور مسیحیت میں اختلافات
خُدا ایک ہے	یہ عقیدہ ہے کہ صرف ایک ہی خُدا ہے	بائبل اور قرآن ''خُدا'' کو مختلف پیش کرتا ہے

خُدا بطور حکمران	خُدا ابدیت تک رہے گا اور دُنیا پر حکمرانی کرتا ہے	خُدا کی حکمرانی کے طریقہ میں فرق ہے
بھید	خُدا نے اس دُنیا میں اپنے کلام کو ظاہر کِیا ہے	بھید کے طریقہ کار کے متعلق الگ نظریات ہیں اور یہ کے کون سی کتاب اصل میں خُدا کا کلام رکھتی ہے
گُناہ	انسان گُناہ کرتے ہیں	بنیادی طور پر گُناہ کی تعریف مُختلف ہے
معافی	خُدا انسانوں کے گُناہ کو معاف کر سکتا ہے	گُناہ کے معاف کرنے کے طریق کار مختلف ہے
ذکر کردہ لوگ	بائبل اور قرآن ایک جیسے کرداروں کی بات کرتے ہیں، مثال کے طور پر ابرہا، موسیٰ، نوح، مریم، یسوع، وغیرہ	ان لوگوں کی خصوصیات اور مشن کے مقاصد مسیحیت اور اسلام میں الگ ہیں۔
عدالت کا دن	یہ حقیقت ہے کہ ایک عدالت کا دن موجود ہے	جو اُس دن ہوگا اُس میں تضاد ہے
ابدیت	آسمان (جنت) اور جہنم کی موجودگی	پورے نظریے میں اختاف ہے

اُوپر ذکر کردہ چیزوں کی گہری تحقیق سے پتا چلے گا کہ درحقیقت مُماثلتوں سے زیادہ اختلافات موجود ہیں۔ اگلے حِصہ میں انہیں نمایاں اور واضع کِیا جائے گا۔ دونوں عقائد کی تعلیمات اور عقائد عام فہم کیلئے پیش کئے گئے ہیں۔ بہر حال، جبکہ اسلام اور مسیحیت کے اندر چھوٹے گروہ موجود ہیں، تعلیمات اور عقائد میں کُچھ چھوٹے تضاد آسکتے ہیں۔

2۔ مسیحیت اور اسلام کا موازنہ

1.2 رسمی عملی عقائد

درج ذیل پانچ حِصے عملی کاموں اور روحانی عقائد پر مُشتمل ہیں جو مسلمانوں کیلئے سب سے زیادہ عام جانے جاتے ہیں۔ یہ نام نہاد کہلانے والے ''پانچ کام'' یا ''اسلام کے پانچ ستون'' ہیں۔ یہ عملی روایتی کام ہیں جس کی ایک مسلمان کیلئے تابعدار کرنا ضروری ہے، یہ ایک قسم کا

شناختی کارڈ ہے۔ ان حِصوں میں دیے گئے ٹیبل کُچھ مُماثلتیں پیش کرتے ہیں مگر مسیحیت اور اسلام کے ایمان کے درمیان اختلافات بھی دِکھاتے ہیں۔

1.1.2۔ایمان کا مذہبی عقیدہ

مندرجہ ذیل ٹیبل مسیحیت اور اسلام کے درمیان ایمان کے مذہبی عقیدے کے بارے فرق کو بیان کرتا ہے

مسیحیت	اسلام
پُرانے عہد نامہ کے دور میں کئی مذہب مُختلف خُداؤں کے ساتھ موجود تھے۔ بہر حال، اسرائیلوں نے اپنے ایمان کا اظہار ابرہام کے خُدا سے کِیا، صرف ایک سچا خُدا، ایمان کے مذہبی عقیدے کی پیروی کرتے ہوئے۔ (استِثنا 4:6): ''سُن اے اسرائیل! خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔ تُو اپنے سارے دِل اور اپنی سارطاقت سے خُداوند اپنے خُدا مُحبت رکھ۔'' آج مسیحی ایمانداروں کے درمیان اِن آیات کی بُنیاد پر کئی مسلک موجود ہیں: رومیوں 9:10، 1 کرنتھیوں 3:12، 15:3-10؛ 1 تیمُتھیس 5:2؛ فلپیوں 11:11-5۔ مسیحی مسلک کی ایک مثال رسولی ہے۔	ایمان کا مذہبی عقیدہ یا مسلک (شاہاد Shahad, کلمہ Kalima بھی کہلاتی ہے) یہ کئی بار روزمرہ کی پانچ رسموں میں دہرائی گئی ہے۔ اس کا بار بار دوہرانا اسلام کی رسم میں نہایت اہم ہے۔ بُنیادی طور پر، کسی کو مسلمان بننے کیلئے اُس شخص کو مندرجہ ذیل جملہ یاد کرنا پڑے گا، جو کہ اسلامی رسم ہے، اور یہ دو مُسلمان گواہوں کی موجودگی میں ہوتی ہے؛

[1]قرآن میں یسوع کا نام بطور ''عیسیٰ'' آیا ہے۔ بہر حال دُرست عربی ہجے ''یسوع Yasu'' ہوں گے۔ اس تضاد کی واضح وجہ دریافت نہیں کی جا سکتی۔ اس عنوان پر مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر جائیں؛

https:www.answering-islam.org/Respnses/Abualrub/true-name-isa.htm

مسلک (مختصر) جو بیان کرتا ہے کہ مسیحی عقیدہ کیا ہے:

''میں خُدا پر یقین رکھتا ہوں، قادرِ مطلق باپ، آسمان اور زمین کو خلق کرنے والا۔ میں یسوع پر ایمان رکھتا ہوں، جو خُدا کا اکلوتا بیٹا، ہمارا خُداوند، جو روح القدس کی قُدرت سے پیٹ میں پڑا، کنواری مریم سے پیدا ہوا، پنطس پیلاطس کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا، مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن ہوا۔ عالمِ ارواح میں اُتر گیا۔ تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا۔ اور خُدا قادرِ مُطلق باپ کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔ جہاں سے وہ زندوں اور مُردوں کی عدالت کرنے کو آئے گا۔ میں ایمان رکھتا ہوں روح القدس پر، کلیسیا پر، مقدسوں کی شراکت، گُناہوں کی معافی، جسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زندگی پر۔ آمین	''میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سِوا اور کوئی خُدا نہیں، اور یہ کہ مُحمد اللہ کے آخری رسول ہیں۔''

2.1.2۔ دُعا

مُسلمان بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ وہ مسیحیوں سے زیادہ دُعا کرتے ہیں، مگر یہ ذکر کرنا اہم ہے کہ داؤد نے کم از کم دن میں سات بار دُعا کی (زبور 164:119)۔ اس میں اضافہ کرتے ہوئے یسوع نے لوگوں کو حُکم دِیا کہ بِلا ناغہ دُعا کرو۔
(لوقا 1:18، 1 تھسلنیکیوں 17:5)۔ مندرجہ ذیل ٹیبل مسیحیت اور اسلام کے درمیان دُعا کی سمجھ کو بیان کرتا ہے:

مسیحیت	اسلام
پوری تاریخ میں، بائبل کے ایمانداروں نے شخصی دُعا کی عادت قائم کی، ایسی مثال ہم دانی ایل 10:6 میں پاتے ہیں ''۔۔۔ تو اپنے گھر میں آیا اور اُس کی کوٹھری کا دریچہ یروشلیم کی طرف کُھلا تھا وہ دن میں تین مرتبہ حسبِ معمول گھٹنے ٹیک کر خُدا کے حضور دُعا اور اُس کی شُکر گُذاری کرتا رہا۔'' مسیحی طرز کی دُعا بائبل میں بیان کی گئی ہے جہاں	اسلامی دُعا (سلاۃ Salat) بُنیادی طور پر سختی سے دیئے گئے الفاظ اور اعمال ہیں۔ دُعا کرنا ایک فرض ہے، اور مسلمانوں کے ایسا کرنے سے وہ اللہ سے برکات حاصل کرنے کی اُمید کرتے ہیں۔ دُعا کی راہنمائی قرآن اور حدیث (روایات کا ریکارڈ، مُحمد کی کہاوتیں) میں بھی پائی جا سکتی ہے۔ قرآن دُعا کے بارے میں بیان کرتا ہے، مگر خاص طور پر یہ نہیں لِکھا کہ مسلمانوں کو پانچ بار (سُنی روایت) یا تین بار (شعیہ روایت) دُعا کرنا ہے۔ دیکھیں سورۃ

یسوع ایک نمونہ پیش کرتا ہے (لوقا11:1-4؛ متی5-13)۔ الفاظوں کی مختلف مِثالیں یا وضع اور جسمانی حالت کا مشاہدہ کِیا جاسکتا ہے، مگر اس میں کوئی روایتی حُکم یا سختی نہیں دیکھی جاسکتی۔

یسوع نے ہمارے لئے ایک دُعا کا نمونہ چھوڑا، جو ''خُداوند کی دُعا کہلاتی ہے''، جو بُنیادی اجزا کی عکاسی کرتی ہے:

''اَے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو معاف کِیا ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمایش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا کیونکہ بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین)۔

دُعاؤں کو ایک عظیم روحانی ہتھیار کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے اور یہ روح القدس کی قُدرت میں ادا کی جاتی ہیں (افسیوں 6:18)۔

مسیحی شراکتی دُعائیں کے ساتھ شخصی دُعاؤں کی بھی مشق کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل دُعاؤں کی اقسام الگ الگ ہیں۔ بُنیادی طور پر تمام دعاؤں میں کم از کم یہ اجزا شامل ہیں؛

حمد و ستایش؛ شُکر گذاری؛ اقرار؛ تابع فرمانی؛ شفاعتی درخواست ۲؛ توبہ

17:30,130:20,78:17,114:11,43:

۔ روزمرہ کی دُعا کے بنیادی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں (صرف عربی میں کہے گئے):

''اللہ سب سے بڑا ہے (''اللہ اکبر'')؛ (پھر قرآن کی پہلی آیت پڑھی جاتی ہے)؛ میری قادرِ رب کو جلال مِلے؛ اللہ اُن کی سُنتا ہے جو اُس کو پُکارتے ہیں؛ ہمارے رب تیری حمد ہو؛ میرے رب کو جلال مِلے، سب سے عظیم؛ تُم پر اللہ کی برکات اور سلامتی ہو''۔

مُختلف اسلامی گروہوں کے درمیان کُچھ چھوٹے فرق موجود ہیں۔
مندرجہ ذیل نکات نمایاں کئے جاسکتے ہیں:

الف۔ دُعا کی پُکار (اذان) ایک ہی طرز سے ادا کی جاتی ہے۔

ب۔ مسلمانوں کو روایتی طور پر خود کو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کیلئے روایتی طور درُست (''صاف'') کرنا پڑتا ہے۔

ج۔ تین یا پانچ وقت کی روزمرہ کی دُعاؤں میں مندجہ زیل نکات شامل ہوتے ہیں:

☆ مسلمان اکیلے بھی نماز ادا کرسکتے ہیں مگر تجویز کی جاتی ہے کہ وہ برادری کے ساتھ ہی ادا کریں۔

☆ امام سامنے ہوتا ہے اور مشترکہ نماز کی قیادت کرتا ہے۔

☆ پوری برادری (مرد و زن علیحدہ نماز پڑھتے ہیں) امام کی ہدایات کی پیروی کرتی ہے۔ نمازیں اونچی آواز میں دُہرائی جاتی ہیں۔

☆ نمازوں کے الفاظ برابری کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں اور اُنہیں عربی میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔

☆ متعلقہ جسمانی انداز کا حُکم دِیا گیا ہے۔

☆ نمازوں کی سمت مکہ کی طرف ہونی چاہئے ورنہ کارآمد نہیں ہیں۔

☆ ہر دن کی نماز کے اوقات طلوع سورج اور غروبِ آفتاب کے مُطابق ترتیب دئے جاتے ہیں۔

نتیجہ: ☆ ''خُداوند کی دعا'' عام جانی جانے والی بہترین دُعا ہے ☆ مسیحی مخصوص جسمانی حالت اور مخصوص الفاظ کے انتخاب میں آزاد ہیں۔ ☆ مسیحی جتنی مرضی بار دُعا کرنے میں آزاد ہیں۔۔۔مگر یسوع نے اُنہیں زیادہ سے زیادہ بار دُعا کرنے پر اُبھارا ہے۔ ☆ مسیحی کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ اور کسی بھی زُبان میں دُعا کرنے کو آزاد ہیں۔	

۲خُدا کے حضور درخواست کی دعا؛شخصی ضرُوریات کو دوسروں کی ترقی کے ساتھ مِلا کر کی جاتی ہیں۔

3.1.2۔خیرات

مندرجہ زیل ٹیبل مسیحیت اور اسلام میں خیرات دینے اور اس کی مشق کے بارے فرق بیان کرتا ہے:

مسیحیت	اسلام
دینے کا نظریے کا ذکر سب سے پہلے بائبل میں مِلتا ہے جب ابرہام نے مَلکِ صدق کاہن کو دہ یکی دی۔: ''تب ابرام نے سب کا دسواں حِصہ اُس کو دِیا'' (پیدایش 20:14)۔ یہ کاہن کو دی گئی جو خُدا کے لوگوں کے مجمعے کی نمائندگی کرتا تھا۔	مذہبی جزیہ (خیرات، زکواۃ، سورۃ 177:2)؛ مسلمانوں کا مذہبی جزیہ جزوہ طور پر ''غریبوں کے جزیہ میں'' تبدیل ہو گیا ہے۔ قرآن ''دینے'' پر زور ڈالتا ہے (سورۃ 271:2، 5-11:92 دیکھیں، مگر رقم کے بارے میں کوئی تفصیل بیان نہیں کرتا۔ یہ خاندان کے مرد سربراہ کی دولت اور سالانہ آمدنی پر مُنحصر ہے۔
بائبل ایسے دینے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو رضا کارانہ اور دُرست مقصد کے ساتھ ہو۔ جب یہ رضا کارانہ طور پر دی جاتی ہے تب اس کا فائدہ ہوتا ہے؛ ''جِس قدر ہر ایک نے اپنے دِل میں ٹھہرایا ہے اُسی قدر دے'' بائبل کہتی ہے، ''نہ لاچاری سے کیونکہ خُدا خوشی سے دینے والے کو عزیز	کاشتکاروں اور کسانوں کے لئے جانور دینے کی چھوٹ ہے۔ 2.5 فیصد (مِثال کے طور پر تجارت پر عام حُکم ہے، مگر یہ خاص کامیابی کی صورتحال میں 20 فیصد تک جا سکتا ہے (اگر،

رکھتا ہے۔'' 2 کرنتھیوں 7:9)۔ ایسا دینا نہ صرف لینے والے کیلئے بلکہ دینے والے کیلئے بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔(اِمثال 25:11، لوقا 38:6)۔یسوع نے کہا دینا لینے سے مُبارک ہے۔'' اعمال 35:20)۔ بہرحال دینا تب غلط ہے جب یہ دِکھاوے کیلئے دی جائے، جیسے کہ: ☆ لوگوں کو متاثر کرنے کیلئے (متی 2:6) ☆ بدلے میں کُچھ حاصل کرنے کیلئے۔(لوقا 14:14-12) ☆ نجات کو خریدنے کی کوشش کرنے کیلئے (زبور 6:49، اعمال 8::18)۔ **4.1.2۔روزہ**	مِثال کے طور پر، کسی کو خزانہ ملِے تو اُسے 20 فیصد زکواۃ ادا کرنا ہوگی۔

مندرجہ ذیل ٹیبل مسیحیت اور اسلام میں روزے کی سمجھ اور مشق کے بارے میں بیان کرتا ہے:

مسیحیت	اسلام
عام طور پر روزے کا مطلب کھانے اور پینے کے بغیر خُدا کے سامنے جانا ہے (آستر 16:4)، نہ کہ کسی خاص کھانے سے پرہیز کرنا۔ بہرحال مندرجہ ذیل فرق دیکھے جاسکتے ہیں: 1۔نہ کھانا نہ پینا (آستر 16:4؛ اعمال 9:9)، سب سے زیادہ لمبا عرصہ تین دن اور رات ہیں، سوائے خروج 28:34۔ 2۔عام طور پر نہ کھانا؛ زندہ رہنے کیلئے پانی اہم ہے	مسلمانوں کے کئی روزے ہیں۔ سب سے اہم رمضان کے مہینے کے ہیں، مسلمانوں کے کیلنڈر کے نویں مہینے میں۔ یہ ہر مسلمان کیلئے فرض ہیں (سورۃ 2:185-183)۔ آیت 185 ظاہر کرتی ہے کہ قرآن رمضان کے مہینہ میں نازل ہوا تھا۔ 1۔رمضان کیلئے قوائد: ☆ یہ فجر سے سورج ڈوبنے تک ہوتا ہے۔اس دوران کسی کو اپنا تھوک تک نگلنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

(2 سیموائیل 16:12، متی 2:4)۔

3۔کھانا اور پینا کم درجے پر (دانی ایل 10:3)۔ بعض اوقات باطنی رویہ بیرونی شانات سے ظاہر ہوا۔ (نحمیاہ 1:9)۔

1۔روزے کا مقصد:

☆ دُکھ کا اظہار (1 سیموائیل 13:31، آستر 3:4، زبور 13:35)۔

☆ توبہ (1 سیموائیل 6:7؛ دانی ایل 3-14:9)

☆ ایک نظریہ جس سے انسان شائد خود کو فروتن کریں (عزرا 21:8)۔

☆ اکثر خُدا کی ہدایت حاصل کرنے کیلئے (اعمال 1-3:13)

☆ دوسرے کیلئے (عزرا 6:10)۔

☆ شفاعت کرنے کیلئے (مرقس 29:9)۔

2.فوائد

☆ خُدا کے پاس آنے اور اُسے بطور باپ زیادہ بہتر جاننے کیلئے۔

☆ زندگی میں بہتر فیصلہ کرنے کیلئے۔

☆ توبہ کرنے اور خُدا کے ساتھ صُلح کرنے کیلئے۔

3۔خلاصہ

☆ عام طور پر روزے پوشیدگی میں رکھے جاتے ہیں، ایک ایسا معاملہ جو صرف خُدا اور انسان کے درمیان ہے۔

☆ یہ روزے 30 دن تک رہتے ہیں، مسلمانون کے مہینے کی لمبائی کے مُطابق۔

☆ رات کے وقت ایک مسلمان جتنا مرضی کھانا پینا لے سکتا ہے اور کسی بھی جائز لُطف میں شامل ہوسکتا ہے۔

2۔فوائد (مسلمانوں کے عام عقیدے کے مُطابق)؛

☆ روزے کسی کو بھی فروتن اور اللہ کی سزا سے خوف دلاتے ہیں۔

☆ یہ کسی کی بھی ہوس اور خواہشات کو توڑنے کیلئے ہیں۔

☆ یہ ہمدردی، ترس اور رحم کو یقینی بناتے یں اور کسی کو بھی غریبوں کو خیرات دینے کے قابل کرتے ہیں۔

3۔خلاصہ:

☆ روزے برملا رکھے جاتے ہیں، ایماندار اِسے منانے پر ایک دوسرے پر نظر رکھتے ہیں۔

☆ ہر مُسلمان کو روزہ رکھنا ہے اور سختی سے قوائد کی تابعداری کرنا ہے (مستثنیات: بیمار لوگ، مسافر، حاملہ خواتین، وغیرہ)۔

☆اس کیلئے کوئی سخت قوانین یا قوائد نہیں ہیں۔	

5.1.2۔زیارت

مسیحیت	اسلام
مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ زیارت اُن کی روحانی تعمیر کرسکتی ہے اور اُنہیں خُدا کے قریب لاسکتی ہیں۔تاریخ کے کُچھ خاص اوقات میں بائبل میں خاص جگہوں کی زیارت کا ذکر ہے۔حتیٰ کے آج بھی مُختلف جگہیں مسیحی روایات میں بطور زیارت استعمال ہوتی ہیں۔مگر ایسی زیارتیں فرض نہیں ہیں اور نہ ہی ان کی تابعداری کیلئے کوئی قانون یا رواج موجود ہیں۔زیارت کا موضوع بائبل کے کئی حوالوں میں موجود ہے۔یہ مُختلف حِصوں پر مُشتمل نظریہ ہے جس میں سفر کے خیالات، جلاوطنی کا تجربہ، زائر یا پردیسی کے طور پر رہنا، اور آبائی مُلک کی جستجو شامل ہے۔ مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ عیدِ فسح پر یسوع نے اپنی موت سے پہلے یروشلیم میں ایک ہفتہ گُزارہ (لوقا 41:2)۔چنانچہ کُچھ مسیحی زائرین یسوع کے آخری ہفتہ کو یاد کرنے کیلئے، جو مقدس ہفتہ کے طور پر جانا جاتا ہے یروشلیم کا دورہ کرتے ہیں۔ بائبل روحانی زیارت کے خُدا کی طرف دِل پر بھی زور دیتی ہے مِثال کے طور پر زبور 5:84: ''مُبارک ہے وہ آدمی جس کی قوت تُجھ سے ہے۔جس کے دِل میں صیون کی شاہراہیں ہیں۔''	زیارت (حج،سورۃ 196:2): تمام مُسلمان جو مالی طور پر مُستحکم ہیں اُنہیں اپنی زندگی میں کم از کم ایک بار مکہ کی زیارت کرنا ہے، جس میں مُحمد کی جائے پیدائش شامل ہے۔ زیارت مسلمانوں کے مذہبی کام میں شامل ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ جنت میں جگہ حاصل کرنے کی کوشش ہے۔مکہ، ایک مکعبی شکل کی عمارت جو مکہ کی مسجد کے وسط میں ہے اِسے اسلامی دُنیا کا مرکز تصور کِیا جاتا ہے۔یہ زیارت اسلامی قمری کیلنڈر کے مُطابق بارویں مہینے میں ہوتی ہے۔مکہ میں قیام کے دوران سختی سے بیان کرتا روایات کو پورا کرنا ضروری ہے۔سب سے اہم عرافات پر کھڑے ہونا ہے جہاں مُسلمان دھیان گیان میں وقت گُذارتے ہیں اور اللہ سے دُعا کرتے ہیں۔ حج کی ایک اور نمایاں بات سات بار کعبہ کے گِرد چکر لگانا ہے جو ایک نایاب لباس زیب تن کئے ہوتا ہے۔یہ خیال کِیا جاتا ہے کہ اِسے سب پہلے آدم نے بنایا تھا اور بعد میں اِسے ابرہام اور اُس کے بیٹے اسمعاعیل نے دوبارہ تعمیر کِیا تھا۔اگر مُمکن ہو تو زائریں کو کعبہ کے کونے میں رکھے کالے پتھر کو چومنا چاہیے۔مزید فرائض علامتی طور پر سات پتھروں سے سنگسار کرنا اور ابرہام کی جانور کی دی گئی قربانی کی یادگاری کرنا ہے۔ مسلمان چھوٹی زیارت عمرہ کو بھی ادا کر سکتے ہیں۔یہ سال میں کسی بھی وقت ادا کِیا جاسکتا ہے مگر یہ کعبہ اور اس کے اردگِرد تک محدود ہے۔

2.2۔ علمِ الٰہیات کے مسائل

علمِ الٰہیات کے بھید کے بارے تضادات کو سمجھنا اہم ہے۔

مسیحیت	اسلام
خُدا نے خود کو اپنی تخلیق، تاریخ میں اور خاص طور پر اپنے چُنے ہوئے لوگوں، اسرائیل کے وسیلہ ظاہر کِیا۔ خُدا نے اپنی فطرت اور اپنا نام ظاہر کِیا۔ (خروج 20)۔ یسوع میں خُدا اس دُنیا میں آتا ہے، صلح کو لاتا ہے اور لوگوں کے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یسوع آخری اور سب سے اہم خُدا کا کلام ہے (یوحنا 1-14:1، عبرانیوں 1)۔ خُدا خود کو یسوع میں ظاہر کرتا ہے۔ (متی 23:1)، جہاں یسوع عمانوائیل کہلاتا ہے۔ ''خُدا ہمارے ساتھ ہے'')۔	مُکاشفہ کے بارے تصور کے کو ہم قرآن میں ان حوالہ جات میں دیکھتے ہیں: سورۃ 4:5؛ 89:16؛ 51:42؛ 2:46؛ 2:98۔
مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ بائبل خُدا کی ذات کے ظاہر ہونے کیلیئے الہامی ثبوت ہے۔ خُدا نے مصنفین کا انتخاب کِیا جنہوں نے پاک روح کے الہام سے کلام کے حوالہ جات کو تحریر کِیا۔ (2 تیمُتھیس 16:3، 2 پطرس 16-21:1)۔ ان لوگوں نے اپنے طریقے سے کلام کو تحریر کِیا۔ چنانچہ بائبل خود اپنے بارے بیان کرتی ہے کہ اس کے دوہرے مُصنف ہیں۔ اپنی روح کی قوت کے وسیلہ سے خُدا اور خاص طور پر مُنتخب کردہ لوگ۔ حالانکہ، انسانوں نے بائبل کو لکھا، خُدا اپنے روح کی قدرت کے وسیلہ سے اختیار رکھے ہوئے تھا اور یقینی بنا رہا تھا کہ سچائی ظاہر ہو چکی ہے!	اللہ خود کو ظاہر نہیں کرتا، مگر صرف اپنی مرضی کو۔ وہ مُختلف قوموں میں مُختلف اوقات میں نبیوں کو بھیجتا ہے۔ عربیوں کے علاوہ قرآن میں کُچھ اہم بائبلی کردار کا نام سے ذکر مِلتا ہے: نوح ابرہام، موسیٰ، داؤد، سلیمان، زکریاہ، یوناہ، یسوع۔ مسلمان دعویٰ کرتے ہیں کہ مُحمد آخری نبی ہے اور اُسے مقرب فرشتہ جبرائیل کے وسیلہ حِصہ بہ حِصہ قرآن دِیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ عربی میں اصلی قرآن ساتویں آسمان پر رکھا گیا ہے اور یہ کہ وہ ''تمام کِتابوں کی ماں ہے۔'' اس میں انسانوں کے اعمال کیلیئے اللہ کے احکام ہیں۔ روایات کے مُطابق، کہا جاتا ہے کہ مُحمد نے ظاہر کردہ وحی کو کسی بھی تبدیلی کے بغیر آگے مُنتقل کر دِیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن میں کوئی بھی اِنسانی عنصر شامل نہیں ہے اور دعویٰ کِیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کا خالص کلام ہے۔

چونکہ قرآن بائبل کے کئی بیانات میں تضاد رکھتا ہے، مسلمان خیال کرتے ہیں کہ بائبل تبدیل ہو چکی ہے۔ وہ یہ اقرار قرآن کی باریک بینی سے تفتیش کئے بغیر کرتے ہیں۔ در حقیقت اُنکے مقام بائبل۳ کے متعلق قرآنی بیانات سے تضاد کرتے ہیں۳۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان جو کچھ کہتے ہیں وہ قرآن کے مُطابق نہیں ہے۔ ذیل میں دِیا گیا ٹیبل اسی کو بیان کرتا ہے:

	مسیحی عقیدہ	مسلم عقیدہ	قرآن کی تعلیمات
بائبل کی ابتدا کے بارے میں	خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں نے پاک روح کی راہنمائی میں بائبل کو تحریر کیا (2 پطرس 1:21، 2 تیمُتھیس 3:16)۔	ابتدائی طور پر بائبل کی تحریر بنی نوع انسان کے لئے نبیوں کی معرف اللہ نے ظاہر کی۔	بائبل کی تحریریں اللہ کی طرف سے آئیں۔ (سورۃ 5:47)
بائبل کے اختیار کے بارے میں	بائبل خُدا کا لکھا ہوا کلام ہے، جو ہمیں نجات کا راستہ دِکھاتا ہے۔ (یوحنا 20:31)	بائبل اب مزید اللہ کا کلام نہیں کیونکہ یہودیوں اور مسیحیوں نے اِسے تبدیل کر دِیا ہے۔	بائبل میں اللہ کی طرف طرف سے نور اور راہنمائی ہے۔ (سورۃ 5:46، 10:94؛ 23:32)

قرآن کبھی بھی لفظ ’’بائبل‘‘ کا ذکر نہیں کرتا۔ اس کی بجائے یہ بائبل کے حِصوں کا حوالہ دیتا ہے جیسے شریعت کی کتاب ’’توریت‘‘ اور ’’انجیل‘‘۔

بنی نوع انسان کیلئے خُدا اور اللہ کیلئے بہترین مُکاشفہ کیا ہے؟

مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا کا کلام یسوع مسیح۴ میں انسان بن گیا، ’’خُدا کا بیٹا جو الٰہی اعتبار سے کامل ہے۔ چنانچہ، مسلمانوں کے پاس اُن کیلئے حتمی مُکاشفہ ہے، جبکہ مسیحیوں کو الٰہی مکاشفہ کے طور پر ایک شخص دِیا گیا۔ پھر سوال یہ ہے: خُدا کی طرف سے زیادہ بیش قیمت مُکاشفہ کون سا ہے۔ ایک کتاب یا ایک شخص؟

اسلام	مسیحیت	مضمون
قرآن=ایک کتاب،اللہ کی جانب سے لکھا گئی۔	یسوع=ایک زندہ شخص	کامل،خالق کی طرف سے حرفِ آخر مُکاشفہ
قرآن=خُدا کا کلام حدیث=انسانوں کی جانب سے لکھی گئی مُحمد کی روایات	بائبل=انسانوں سے لکھی گئی خُدا کی طرف سے الہام	بنی نوع انسان کیلیئے تحریر شُدہ راہنمائی

2.2.2۔بائبل کا قرآن سے موازنہ

مندرجہ ذیل ٹیبل بائبل اور قرآن کی کُچھ خصوصیات کا موازنہ پیش کرتا ہے؛

اسلام:قرآن عربی،غیراقوام کی روایات،تالمود اور پُرانا عہدنامہ؛اناجیل؛اپاکرفا	مسیحیت:بائبل چشم دید گواہوں کا بیان	خصوصیات ذرائع
نئے عہدنامہ کی تحریریں؛مشرقی ذرائع مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ مُحمد نے اللہ کی طرف سے یہ مُکاشفات حاصل کیئے اور ان کی ترسیل فرشتہ کی جانب سے ٹکڑوں میں ہوئی۔22سال سے زیادہ عرصہ میں۔(A.D610-632)۔	مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ چُنے ہوئے لوگوں نے خُدا کے الہام سے وہ لکھا جواُنہوں نے دیکھا اور سُنا۔	ابتدا اور ترسیل

[4] یوحنا14:1 دیکھیں کہ یسوع کو خود خُدا کا بھید ہونا چاہیے، کہ خُدا کا کلام انسانوں کے پاس انسانی صورت میں آیا، یہ اسلامی نقطہ نظر میں فِٹ نہیں ہوتا کے اللہ نے اس طرح خود کو ظاہر کیا۔

مُصنف	دوہری تصنیف: چُنے ہوئے مُنتخب لوگ جنہوں نے خُدا کے روح کے نیچے اور تابعداری میں رہتے ہوئے کلام کو تحریر کِیا۔ بائبل 1400 سے 1800 سے زیادہ سالوں میں 40 سے زائد مصنفین نے تحریر کی۔	مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہی اکیلا مُصنف ہے! قرآن تیسرے خلیفہ اتھمان کے دور میں مُحمد کی موت کے 23 سال بعد تیار ہوا۔
حِصے اور ابواب	بائبل 66 کتابوں کا مجوعہ ہے، جو دو مرکزی حِصوں میں تقسیم ہوئی ہے: پرانہ عہدنامہ (39 کتابیں رکھتا ہے) اور نیا عہدنامہ (27 کتابوں پر مُشتمل ہے)۔ زیادہ تر کلیسیائیں 66 کتابوں کو مانتے ہیں مگر کُچھ فرقے پرانے عہدناموں میں کتابوں کا اِضافہ کرتے ہیں اور کچھ نئے عہدنامہ میں مُکاشفہ کی کتاب کو نہیں مانتے۔	سُنی مسلمانوں کے مُطابق قرآن کے 114 ابواب ہیں۔ آج تمام موجودہ قرآن کے اندر ایک جیسے ابواب نہیں ہیں۔ قرآن کا 21 فیصد حصہ بائبل میں سے ہے۔
زُبان اور ترجمہ	زیادہ تر پرانہ عہدنامہ عبرانی زُبان میں لکھا گیا ہے (کُچھ ابواب عرامی میں) اور نیا عہدنامہ یونانی میں لکھا گیا تھا۔ بائبل کسی بھی زبان میں ترجمہ کی جاسکتی ہے اور اس کا پیغام واضع طور پر سمجھا جاسکتا ہے!	عربی زبان میں لکھا ہے۔ بنیاد پرست مسلمان اس خوف میں دوسری زبانوں میں ترجمہ کرنے سے منع کرتے ہیں کہ کہیں اس کا اصل پیغام ختم نہ ہوجائے۔
پڑھنا، سمجھنا اور مشق	بائبل تمام لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے تاکہ وہ خُدا اور اُس کے نجات کے راستہ	جتنا مُمکن ہوسکے عربی متن کو یاد کرنے پر ترجیح دی گئی ہے؛ سمجھ رکھنے کی خواہش ہے

	کو جان سکیں۔اس علم کے ساتھ مسیحی ہرزورعملی طور پر اپنی زندگیوں میں یسوع کی راہ کی پیروی کر سکتے ہیں۔	پر یہ ضروری نہیں ہے۔مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ محض یاداشت سے متن کو دہرانے کے نتیجہ میں اللہ کی برکات آتی ہیں۔
کہانیوں کی تاریخ	ہاں	نہیں
بھروسہ مندی کیلئے ثبوت	☆تکمیل ہوچکی نبوتیں ☆ گواہوں کے بیان ☆ آثارِقدیمہ ☆ تاریخی دستاویزت	کوئی ظاہر ثبوت نہیں: مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ قرآن مُحمد پر نازل ہوا تھا،جس نے اسے زبانی اپنے پیروکاروں کو مُنتقل کیا۔
مواداوراہم موضوعات	پرانا عہدنامہ: تخلیق کے بارے بیان کرتا ہے،اس کے بعد اسرائیلی قوم کی تاریخ بیان کرتا ہے، یسوع کے آنے نبیوں کی تاریخ بیان کرتا ہے۔ نیا عہدنامہ: یسوع کی کہانی بیان کرتا ہے،اُس کے معجزات،تعلیمات، صلیب پر موت اور جی اُٹھنا۔پھر رسولوں کی زندگی اوراُن کی تحریروں کا بیان ہے۔	اللہ اورنبیوں کے بارے: جہاد،نماز،اچھے کام،دوشمنوں سے نمٹنا،عدالت،جنت، جہنم۔۔۔اورکئی دوسرے موضوعات۔
پیغام	محض یسوع کے وسیلہ واضع نجات کا واحد راہ۔خُدا اُنہیں ابدی زندگی (جنت) عطا کرتا ہے جو صلیب پر یسوع کی قربانی پر ایمان لاتے ہیں۔	واضع پیغام نہیں ہے۔کوئی شخص جنت میں جانے کے لئے مختلف راستوں کو آزما اور اُن کا انتخاب کر سکتا ہے۔

3.2.2۔ مسیحیت میں خُدا اور اسلام میں اللہ

کیا وہ ایک ہی خُدا ہے نے جس نے خود کو نجات کی بائبلی تاریخ اور قرآن میں بھی ظاہر کِیا ہے؟ کیا خُدا کے بارے بائبلی اور قرآنی گواہیاں اتفاق کرتی ہیں؟ اس کا جواب ہے بلکل بھی نہیں! مندرجہ ذیل ٹیبل فرق کو بیان کرتا ہے:

مسیحیت میں خُدا	اسلام میں اللہ
خُدا صرف ایک ہے اِستشنا 4:6، مرقس 32:12	اللہ صرف ایک ہے توحید (سورۃ 112)
خُدا خود کو تین طریقوں سے ظاہر کرتا ہے، بطور تین ''شخصیات'' یا ''ظہور''۔ 1۔ خُدا بطور باپ (تخلیق کرنے والا) 2۔ انسانی صورت میں خُدا بیٹا بطور ''یسوع'' 3۔ خُدا پاک روح۔	اللہ کو 99 خوبصورت ناموں سے بیان کِیا گیا ہے، یہ 99 خصوصیات بھی کہلاتی ہیں۔ کُچھ مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کے 100 نام ہیں، مگر اللہ نے اپنا سواں نام صرف ایک اونٹ یا کسی خاص روحانی راہنما پر ظاہر کِیا ہے۔

خصوصیات	خُدا بائبل میں	اللہ قرآن میں
انسان کے ساتھ رشتہ	بچے کیلئے باپ (مُحبت بھرا رشتہ)	غلام کا آقا (مالک۔نوکر کا رشتہ)
مُکاشفہ	اپنی مرضی اور خود کو ظاہر کرتا ہے۔	صرف اپنی مرضی کو ظاہر کرتا ہے
نجات	صرف یسوع کے وسیلہ	اچھے کاموں کو اکٹھا کر کے اللہ کے سامنے پیش کرنے سے۔
ضمانت	ہاں (یوحنا 24:5 دیکھیں)	نہیں
عہد	ضمانت کے ساتھ عہد کے خُدا اُسے پورا کرے گا؛ بہت سے وعدے	کوئی عہد نہیں، اللہ کو بطور من موجی دِکھایا گیا ہے۔
اِطمینان	مسیح کے وسیلہ اُس کی ابدی زندگی کے تحفہ کو قبول کرنے پر (باطنی روحانی اطمینان)۔	جبکہ اسلام پوری زمین پر قائم کِیا گیا ہے (علاقائی مذہب، سیاسی اطمینان)۔

فطرت	باپ، بیٹے اور روح القدس کا اتحاد۔	بغیر اولاد اور شریک، اللہ ایک ہے۔

4.2.2۔ حقیقی / ورثے میں حاصل ہونے والے گُناہ'' کا تصور

مسیحی اور مسلمان ''حقیقی گُناہ'' کو کس طرح سمجھتے ہیں؟ مندرجہ ذیل ٹیبل دِکھاتا ہے کہ اُن کی اس علمِ الٰہی کی تعلیم میں بُنیادی فرق موجود ہے۔

مسیحیت	اسلام
اس دُنیا میں گُناہ کی موجودگی کی نشانی باغِ عدن میں آدم اور حوا کے پہلے گُناہ سے جا ملتی ہے۔ گُناہ کرنے والا پہلا انسان آدم تھا اور اسی طرح گُناہ اس دُنیا میں داخل ہوا (پیدایش 3)۔ چونکہ تمام بنی نوع انسان آدم کی اولاد ہیں اس لئے تمام اُس گُناہ سے مُتاثر ہوئے ہیں اور انہیں یہ وراثت میں مِلا ہے اور اُن کا جھکاؤ گُناہ کی طرف ہے (رومیوں 3:23؛ 5:5)۔ یہ ''حقیقی گُناہ'' کہلاتا ہے۔ پیدایش کے لمحہ ہر بچہ گُناہ سے پاک ہے (اُس نے ابھی کوئی گُناہ نہیں کِیا) مگر ایسی فطرت ورثہ میں پائی ہے جس کا جھکاؤ گُناہ کی طرف ہے۔ آدم اور حوا نے خُدا سے بغاوت کی اور اس کی ہدایات کو نظر انداز کِیا۔ بنی نوع انسان خود فیصلہ کرنا چاہتے تھے کہ اُن کے لئے کیا اچھا ہے۔ اس سے اُنکی خُدا سے رفاقت ٹوٹ گئی۔ اس کے نتیجہ میں آدم اور حوا کی تمام اولاد، دوسرے الفاظ میں تمام بنی نوع انسان، فطرتاً ''روحانی مُردہ'' ہیں اور لہٰذا خُدا سے جُدا ہیں۔ ہمارے لئے خُدا کی مُحبت ابدی ہے؛ چنانچہ اُس نے بنی نوع انسان کے گُناہوں کی معافی اور اُس کے ساتھ صلح کیلئے راستہ تیار کِیا ہے (یوحنا 3:16، 14:6)۔ خُدا ہر مرد و زن کو بُلاتا ہے کہ وہ توبہ (اُس کے پاس واپس آئے) کرے، اُس کی معافی پیشکش کو	قرآن ''حقیقی'' گُناہ کے علمِ الٰہی کے بارے میں تعلیم نہیں دیتا، بلکہ یہ کہتا ہے کہ ہر انسان بغیر بوجھ، پاک اور آزاد پیدا ہوتا ہے (سورۃ 30:29)۔ لہٰذا انسان اللہ سے جُدائی کی حالت میں نہیں ہے۔ بعض مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ ہر شخص بطور مُسلمان پیدا ہوتا ہے اور جب وہ اسلام کو رد کرتا ہے تب ہی وہ اللہ سے جُدا ہوتا ہے۔ پھر بھی قرآن میں گراوٹ کی کہانی پائی جاتی ہے۔ بہر حال بائبل کے مُتضاد آدمی اور اُس کی بیوی نے اپنے گُناہ کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی بجائے اُنہوں فوراً اللہ سے معافی مانگی: ''اُنہوں نے کہا: ہمارے آقا! ہم نے اپنی ہی جانوں کو خراب کِیا ہے۔۔۔'' (سورۃ 7:23)۔ لہٰذا آدم اور حوا نے بنیادی طور پر اللہ کے خلاف گُناہ نہیں کِیا، مگر اپنے ہی خلاف۔ نہ ہی اللہ کے حُکم عدولی کے بارے حُکم تبدیل ہوا، نہ اُن کا اللہ کے ساتھ رشتہ اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ رشتہ تبدیل ہوا۔ اللہ نے اُنہیں جنت سے نکال دِیا، مگر اُس نے اُن کی حُکم عدولی کو معاف کر دِیا، چنانچہ اُن کے گُناہ کا مزید اثر بنی نوع انسان پر نہیں پڑا۔

قبول کرے اور اُس کے ساتھ نئے رشتہ میں داخل ہو جس میں گُناہوں سے پاکیزگی شامل ہے۔(عبرانیوں 8)۔	اسلام سیکھاتا ہے کہ انسان عام طور پر غیر جانبدار مخلوق ہیں جو آزادی سے اچھائی اور بُرائی کے مابین انتخاب کر سکتے ہیں۔ حالانکہ قرآن بدی کے جھکاؤ پر افسوس کرتا ہے (سورۃ100:8-6)، انسانی ناکامی کو ایک سنجیدہ غلط کام نہیں سمجھا جاتا۔

5.2.2۔یسوع کی زندگی کا مُحمد سے موازنہ

مندرجہ ذیل فہرست یسوع اور مُحمد کی زندگی پر مختصر عنوانات کا موازنہ پیش کرتی ہے۔اس فہرست میں محض کُچھ عنوانات کا انتخاب کِیا گیا ہے جنہیں مُصنف نے چُنا ہے۔

عنوان	یسوع کی زندگی	مُحمد کی زندگی
شادی	شادی کے بارے خُدا کا تصورِ تخلیق کی کہانی میں بیان کِیا گیا ہے(پیدائش 27:1، 21-25:2)۔یسوع نے اس قانون کی تصدیق کی ہے کہ شادی صرف ایک مرد اور عورت کے مابین ہوتی ہے(مرقس 2-12:10)۔یسوع خود کنوارہ تھا۔	مُحمد کی، تمام مسلمانوں کیلیئے بطورِ نمونہ، کئی بیویاں تھیں قرآن(سورۃ 3:4) ہر مسلمان کو چار بیویوں کی اجازت دیتا ہے۔
گناہ معاف کرنے اختیار	یسوع کے پاس لوگوں کو گُناہ معاف کرنے کا اختیار اور قوت تھی۔(متی 1-8:9، مرقس 1-12:2)۔	قرآن میں ایسا کوئی دعویٰ موجود نہیں کہ مُحمد نے کبھی بھی اللہ کے نام پر لوگوں کے گُناہوں کو معاف کِیا۔
مُستقبل کی بادشاہی	یسوع نے روحانی بادشاہی کا اعلان کِیا جو، سچائی، مُحبت، خُدا کے ساتھ صلح، خودی کے انکار اور ایسی زندگی پر منحصر ہو جو خُدا کیلیئے وقف ہے۔(1 پطرس 26-26:29،	مدینہ کے لوگوں کے ساتھ مُحمد نے جو معاہدہ کِیا وہ اس کی سیاسی زندگی کے مستقبل کی بنیاد پر تھا اور اُس کی سلطنت کی فوجی توسیع کی بنیاد پر تھا۔

اِطمینان	9:2،مُکاشفہ 5:1)۔ یسوع نے ''اطمینان'' کوبطور روحانی معاملہ کے بیان کِیا: جواُس کی پیروی کرتے ہیں وہ اپنے دل میں خُدا کے ساتھ اطمینان پاتے ہیں۔(متی 11:30-28؛ یوحنا14: 27؛رومیوں14: 19-17)	محمد ایک فوجی سربراہ تھا جواپنے لوگوں کیلئے نئے علاقے فتح کرتا تھا۔آج ہر بُنیاد پرست مُسلمان کا یہ مقصد ہے کہ وہ پوری دُنیا کو فتح کریں اور ہر مُلک میں ''اسلامی اطمینان'' نافذ کرنے کرنے کیلئے اسلامی شریعت نافذ کریں۔
ذاتی مُفاد اور طاقت	یسوع اپنے مقصد سے واقف تھا اور اپنے آسمانی باپ کا تابعدار تھا۔حالانکہ یسوع جانتا تھا کہ وہ یروشلیم میں صلیب پر موئے گا، وہ اپنے ذاتی مُفاد کی وجہ سے اُس سے بھا گا نہیں مگر وہ اپنی مرضی سے یروشلیم میں اُن کے لئے قربانی دینے کیلئے گیا جواُس پر یقین رکھنے والے تھے۔(متی 20:19-17)۔	محمد نے 622AD میں مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ وہ مکہ میں اپنے ہی لوگوں سے ایذارسانی کا شکار ہوا اوراُس نے وہاں جانے کا انتخاب کِیا جہاں اس کی ذاتی محافظت کی ضمانت تھی۔مدینہ میں اُس نے ایک فوج تعمیر کی اور طاقت اور دولت میں فوری بڑھتا چلا گیا۔
معافی	یسوع نے اپنے پیروکاروں کواپنی مرضی، غیر مشروط طور پر معاف کرنے کاحُکم دِیا، حتیٰ کے اُن کے دوشمنوں کوبھی۔ (متی 6:14،لوقا6:27؛11:4)۔	محمد نے ''خون کے بدلے'' کے قانون کی مشق کی۔ مِثال کے طور پر'' آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت''۔اسلام میں کوئی غیر مشروط معافی نہیں ہے۔
جانشین	یسوع نے اعلان کِیا کہ اُس کی موت کے بعد پاک روح آئے گا اوراُس کے شاگردوں کی راہنمائی کرے گا (یوحنا16-14)۔ یسوع نے پاک روح کواپنے جانشین کے طور پر مُنتخب کِیا!	چونکہ مُحمد نے اپنا جانشین مُقرر نہیں کِیا تھا،اُس کے مرنے کے بعد اُس کے پیروکاروں نے مستقبل کے راہنما ہونے پر لڑنا شروع کر دِیا: سُنی ابوبکر اور شیعہ علی کوبطور پہلا خلیفہ مانتے ہیں۔تب سے اب تک سُنی اور شیعہ ایک دوسرے کے ساتھ لڑتے ہیں۔
موت	یسوع صلیب پر تقریباً 34 سال کی عمر میں موا۔	محمد تقریباً 62 سال کی عمر میں مرا۔اُس کی موت کی وجہ واضع نہیں ہے۔

6.2.2 مسیح کی مصلوبیت

قرآن یسوع مسیح کے بارے تین بنیادی علمِ الٰہی کی تردید کرتا ہے، یعنی اُس کی الوہیت، بطور نجات دہندہ اُس کا کردار اور اُس کی مصلوبیت۔ اِس میں، اسلام مسیحیت سے سب سے گہرے کلیدی حصہ سے تضاد رکھتا ہے۔ دونوں مذاہب کے ''بھائی چارہ'' جیسا کہ آزاد خیال علمِ الٰہی کے ماہرین تقاضہ کرتے ہیں، یہ ناممکن ہے کہ مسیحیت ایمان اپنی بنیادوں کو ترک کرے یا اسلام اپنے مرکزی اصولوں کو ترک کرے۔ قرآن میں صلیب پر یسوع کی موت کا مقام غیر واضع ہے۔ بیانات غیر واضع ہیں اور وہ واضع تصویر فراہم نہیں کرتا۔ قرآن حقیقی مصلوبیت کا بیان ایک ہی جگہ کرتا ہے، جہاں سے اسے رد کرتا ہے، یعنی (سورۃ 157:4)۔

مسیحی نظریے میں یسوع کی مصلوبیت مرکز اور پورے بائبلی پیغام کا مینار ہے۔ مصلوبیت ایک غلطی نہیں بلکہ یسوع کے مقصد کا حِصہ تھا۔ خُدا نے اپنی قدرت کا عظیم اظہار کِیا جب اُس نے یسوع کو قبر سے زندہ انسان کی صورت میں زندہ کِیا۔ بائبل میں مصلوبیت ایک قبول کی ہوئی حقیقت ہے اور اس موضوع پر دوسری تاریخی گواہیاں بھی ہیں۔ ان ثبوتوں میں شامل ہیں:

☆ یسوع کی موت کی پرانے عہدنامہ کے نبیوں نے پشین گوئی کی تھی (یسعیاہ 53، زبور 22:18-1)۔

☆ یسوع کی قربانی والی موت پُرانے عہدنامہ کی تعلیمات کا منطقی نتیجہ ہے (لوقا 24:26، 24:44)۔

☆ یسوع کی قربانی والی موت نے پُرانے عہدنامہ کی قربانیوں کی جگہ لے لی جنہیں بار بار ادا کرنا پڑتا تھا (عبرانیوں 10:18-1)۔

☆ تقریباً ایک تہائی انجیل کا تعلق اس زمین پر یسوع کے آخری ہفتہ کے ساتھ ہے، اُس کی موت اور جی اُٹھنا۔

☆ یسوع نے اپنی موت پیش گوئی کی (لوقا 9:22، 22:37)۔

☆ کئی چشم دید گواہوں کی گواہیاں موجود ہیں (2 پطرس 1:18-16، 1 یوحنا 1:4-1، 1 کرنتھیوں 15:8-3)۔

☆ مورخین نے یسوع کی موت کو بیان کِیا ہے (مثال کے طور پر پہلی صدی کو مورخین Josphus اور Cornelius Tacitus)۔

مندجہ ذیل ٹیبل میں مسیحیت اور اسلام میں مصلوبیت کے بارے فرق کو بیان کِیا گیا ہے:

عنوان	مسیحیت	اسلام
کیا مصلوبیت ہوئی تھی؟	ہاں	ہاں
صلیب پر کون تھا؟	یسوع، مسیح اور خُدا کا بیٹا۔	کوئی صلیب پر مرا تھا مگر اُس کی شناخت واضع نہیں ہے۔ بہر حال وہ یسوع نہیں تھا۔
مصلوبیت کیوں تھی؟	یسوع خُدا کی مرضی کے مطابق صلیب پر موا، جیسا کہ بائبل میں	اس واقعہ کی کوئی وضاحت نہیں۔

	نبوت کی گئی ہے پوری دُنیا کے گُناہوں کیلئے بطور کامل قربانی (1 یوحنا 2:2)۔	
ثبوت	☆ بہتوں نے یسوع کو صلیب پر دیکھنے کا بیان کِیا ہے۔ ☆ نبیوں نے جنہیں سے اس واقعہ کے متعلق نبوت کی تھی۔ ☆ تاریخی بیان ☆ بائبل مصلوبیت کے بارے بہت کُچھ بیان کرتی ہے۔	اسلامی نسخہ میں کوئی ثبوت نہیں۔
اہمیت	یسوع کا مقصد بطور ''آخری، کامل'' قربانی کے صلیب پر مرنا تھا، تا کہ وہ تمام جو اُس پر ایمان لائیں وہ اُس میں گُناہوں کی معافی حاصل کر سکیں اور ابدی زندگی پا سکیں۔ (یوحنا 16:3، 24:5، 6:14، 31:20)۔	مصلوبیت کا اسلام میں ذکر ہے مگر اس کا اسلام میں کوئی مطلب نہیں ہے۔

بائبل میں (متی 15:16) میں درج ہے کہ یسوع نے اپنے پیروکاروں سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا: ''تُم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں؟''۔ شمعون پطرس نے جواب دِیا: ''تو زندہ خُدا کا مسیح ہے''۔ مگر آج لوگ کیا کہتے ہیں؟ مندرجہ ذیل ٹیبل مسیحیت اور اسلام کی تعلیمات کا موازنہ کرتا ہے۔ دلچسپی کی خاطر، یہودیت کا نظریہ بھی شامل کِیا گیا ہے:

مسیحیت	یہودیت	اسلام (قرآن کے مُطابق)
یسوع مسیحا ہے اور وہ صلیب پر موا۔ لوقا 23، متی 27، یوحنا 19۔	یسوع مسیحا نہیں تھا، مگر وہ صلیب پر موا تھا۔	یسوع مسیحا تھا، مگر وہ صلیب پر نہیں موا تھا۔ سورۃ 3:45، 4:157۔

3.2۔ مُنتخب لوگوں کے مسائل

1.3.2۔مسیحیت اور اسلام میں عورت

پوری تاریخ میں مُختلف تہذیبوں،اور مُختلف مُلکوں میں عورت کی حیثیت تبدیل ہوتی رہی ہے۔مندرجہ ذیل ٹیبل مسیحیت اور اسلام میں عورت کے بیان کردہ مُقام کے خاکہ کو پیش کرتا ہے۔

	بائبل	قرآن
خُدا/اللہ کا عورتوں کے بارے نظریہ	مردوزن مختلف تخلیق کئے گئے ہیں اور اکثر معاشرے میں اُن کا کردار بھی مُختلف ہے۔مگر بائبل یہ واضع کرتی ہے کہ،شروع سے ہی خُدا مردو زن کو روحانی اعتبار سے ایک جیسا دیکھتا ہے۔دونوں اُس کی صورت پر بنے ہیں۔ (پیدایش 27:1): ''اور خُدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کِیا۔خُدا کی صورت پر اُس کو پیدا کِیا۔ نرو ناری اُن کو پیدا کِیا۔'' دونوں،مردوزن گُناہ کی وجہ سے اُس سے جُدا ہیں اور نجات دہندہ کی ضرورت رکھتے ہیں (رومیوں 23:3)،ضرور ہے کہ دونوں مخلصی پائیں اور پاک روح حاصل کریں، جو اُنہیں خُدا کا وارِث بناتا ہے۔(گلتیوں 27-29:3)۔	مرکزی آیت سورۃ 34:4 ہے جو اللہ کی طرف سے مرد کو عورت پر اختیار کا اعلان کرتی ہے۔یہ آیت مردوں کو اپنی بیویوں کو مارنے کی بھی اجازت دیتی ہے: ''مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت حفاظت رکھتی ہیں،جس طرح اللہ نے حفاظت کا حُکم دِیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تُمہیں اندیشہ ہو تو اُنہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور اُنہیں مارو پھر اگر وہ تُمہارے حُکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بیشک اللہ بُلند بڑا ہے''

مریم یسوع کی ماں	عورت جس کا نام مریم تھا۔اس نام کی عبرانی صورت مِریم (یامِر یام ہے)،مِثال کے طور موسیٰ کی بہن کا نام نیا عہد نامہ چھ بار بیان کرتا ہے۔ بائبل میں سب سے بہتر جانی جانے والی مریم یسوع کی ماں مریم ہے۔مریم گلیل کے علاقے ناصرت میں رہتی تھی۔حالانکہ وہ کنواری تھی،وہ خُدا کا بیٹا پیدا کرنے والی تھی،اس دُنیا کا نجات دہندہ (لوقا 1:38-26)۔اس نے یوسف سے شادی کی،جو بڑھئی تھا،مگر وہ تب تک کنواری رہی جب تک یسوع بیت الحم میں پیدا نہ ہو گیا۔(متی 1:25)۔کلام مریم کو بطور حلیم،خُدا پرست اور مُبارک عورت کے بیان کرتا ہے۔مریم یسوع کی مصلوبیت کے وقت بھی موجود تھی۔یسوع کی موت کے بعد یوحنا رسول نے اُس کی دیکھ بھال کی۔(یوحنا 19:27-25)۔	اس نام کی قرآن میں صرف ایک ہی عورت کا ذکر ہے: مریم (عربی میں مَر یام)،جو عیسیٰ (یسوع) کی ماں تھی۔اسلام میں وہ مُمتاز مُقام رکھتی ہے،جو 70 بار واضع طور پر اُسے تمام عورتوں سے افضل (مُحمد کی ماں کو نہیں،جیسا کے توقع کی جاتی ہے) بیان کرتا ہے۔ قرآن میں مریم کی کہانی سات ابواب میں ملتی ہے: (66,23,21,19,5,4,3) کُچھ کہانیاں خاص طور پر بائبل کے ساتھ مِلتی ہیں مگر بعض میں تضاد پایا جاتا ہے۔قرآن کا انیسواں باب عنوان ''مریم'' (سورۃ مریم)،اُس کے نام پر رکھا گیا۔
مزید حوالاجات	یسوع کی ماں مریم کے علاوہ،اور بھی کئی عورتیں ہیں جن کا ذکر بائبل میں موجود ہے۔ذیل میں کُچھ اہم عورتوں کے ناموں اور کرداروں کی فہرست ہے ☆ حوا زمین پر پہلی عورت تھی،پہلی بیوی اور پہلی ماں۔اُسے ''تمام زندوں کی ماں'' کے طور پر جانا جاتا ہے (پیدایش 3:20)۔ ☆ روت کسی امکان کے بغیر ایک دُشمن قوم کی	☆ قرآن کی کُچھ مزید آیات جو اسلام میں عورت کے مقام کو بیان کرتی ہیں: ☆ عورت مرد کو مُقابلہ میں آدھی وراثت کی حقدار ہوتی ہیں۔ ☆ دو عورتوں کی گواہی مل کر ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے (سورۃ 2:282)۔قانونی طور پر مرد کے مُقابلہ میں عورت کی ''حیثیت آدھی'' ہے۔

بیوہ تھی۔ پھر بھی خُدا نے اُسے مسیحا کے اباؤ اجداد میں شامل کِیا۔ اس کی کہانی آج بھی بہتوں کو متاثر کرتی ہے (پرانے عہد نامہ میں روت کی کتاب)۔

☆ آستر کی کہانی ایک قابلِ ذکر عورت کے بارے متاثر کُن کہانی ہے جو اپنے لوگوں کو بچانے کیلئے اپنی زندگی خطرے میں ڈالنے کیلئے تیار ہے۔ مُشکل ترین حالات میں وہ دوسروں کی خِدمت کرنے کی ایک شاندار مِثال ہے۔ (پرانے عہد نامہ میں آستر کی کتاب)۔

☆ راخل کی شادی جھوٹوں کے اوپر مُحبت کی فتح کی کہانی ہے (پیدائش 29)۔ اپنے باپ کے دھوکوں کے دوران راخل اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی ہوئی۔ راخل نے یوسف کو جنم دِیا، جس نے قحط کے دوران اسرائیل کی قوم کو بچایا۔ (پیدائش 37)۔

☆ ہاجرہ کا مطلب ''اجنبی'' ہے۔ وہ مصر سے ایک غُلام لڑکی تھی۔ جب ہاجرہ، ابرہام سے حاملہ ہوئی، تو اُس کی پہلی بیوی، سارہ، حسد کا شکار ہوئی اور اُسے اپنے گھر سے باہر نکال دِیا۔ ایک فرشتہ نے اُسے سحرا میں دیکھا اور اُس کے بیٹے کیلئے برکت کا وعدہ کِیا، اُس کا نام اسمٰعیل رکھا، جس کا مطلب ''خُدا سُنتا ہے''، (پیدائش 16)۔ اسمٰعیل ایک بڑی قوم کا باپ بنا جیسا کہ خُدا نے وعدہ کِیا تھا۔

☆ الیشبع بانجھ تھی۔۔۔ اُس کے دور میں ایک ذلت

☆ قرآن میں مخصوص آیات عورت کو ناپاک بیان کرتی ہیں (سورۃ 43:4، 6:5)۔

☆ عورتوں کو اپنے گھروں میں خاموش رہنا ہے، پہناوے میں حیادار لباس، اور اگر وہ گھر سے باہر جائیں تو اُنہیں حجاب پہننا ہے (سورۃ 33:33)۔

☆ عورتوں کو مرد کی طرف نہیں دیکھنا اور اپنے قریبی خاندان کے علاوہ اُنہیں کسی اور کو اپنے جسم کا کوئی بھی حِصہ نہیں دِکھانا۔ (سورۃ 31:24)۔

☆ حرام کاری ممنوع ہے مگر اس قانون میں غُلام عورتوں کو رعایت ہے۔ (سورۃ 24:4)۔

مردوں کے پاس عورتوں کے مقابلہ میں طلاق کے معاملہ میں کم حقوق ہیں۔ (سورۃ 224-230:2)

☆ ایک آدمی چار بیویوں سے بیاہ کرسکتا ہے (سورۃ 3:4)۔

☆ ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرنا نامُمکن ہے (سورۃ 129:4)۔

☆ ہر بے حیا عورت موت تک قید میں رکھی جائے (سورۃ 15:4)۔

☆ آدمیوں کو عورتوں کے پاس کیسے آنا چاہیے:

''تُمہاری عورتیں تُمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ۔''

(سورۃ 223:2)۔ مسلمان مرد عام طور پر اس کو اس طرح سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں سے جب چاہیں جنسی تعلق قائم کرسکتے ہیں۔

	تھی۔مگر خُدا پر اُس کے ایمان نے اُسے ایک بیٹا بخشا جس نے بڑا ہو کر یسوع کا راستہ تیار کِیا، جو کہ مسیحا تھا (لوقا 1:15-13)۔ ☆ مریم مگدلینی یسوع کے ساتھ بطور ابتدائی اور قریبی پیروکار کے سفر کرتی تھی اور وہ اُس کی مصلوبیت اور تدفین کی گواہ تھی۔وہ یسوع کے جی اُٹھنے کی پہلی گواہ تھی (مرقس 1:16)۔	

2.3.2۔لوگ گُنہگار ہیں

مسیحی اور مسلمان انسانی گُناہ کے بارے بات کرتے ہیں۔۔۔مگر ایک قریبی نظر ظاہر کرتی ہے کہ اس کے مطلب پر دونوں کی سمجھ میں ایک بڑا فرق ہے۔مدرجہ ذیل ٹیبل ان تضادات کو واضع طور پر بیان کرتا ہے:

	مسیحیت	اسلام
گُناہ کا ذریعہ	آدم اور حوا باغِ عدن میں جب خوشنمائی سے آزمائے گئے تو شیطان نے نسلِ انسانی میں گُناہ کو مُنتقل کِیا، "تُم خُدا کی مانند بن جاؤ گے۔" پیدایش 3 آدم اور حوا کے خُدا کے اور اُس کے حُکم کے خلاف بغاوت کو بیان کرتا ہے۔رومیوں 12:5 بیان کرتا ہے کہ آدم کے وسیلہ گُناہ اس دُنیا میں آیا اور تمام آدمیوں میں موت مُنتقل ہوگئی "گُناہ کی مزدوری موت ہے،" (رومیوں 23:6)۔	اسلام سیکھاتا ہے کہ ایک شخص تب گُناہ آلودہ ہوتا ہے جب وہ گُناہ کرتا ہے۔جب ایک بچہ بڑھا ہوتا ہے، تو وہ بڑوں سے سیکھتا ہے کہ کیسے گُناہ کرنا ہے اور وہ ان گناہوں کی نقل کرتا ہے ان اعمال سے وہ گُنہگار بن جاتا ہے۔
گُناہ کی تعریف	بائبل میں گُناہ کو خُدا کی شریعت کی خلاف روزی سے بیان کِیا گیا ہے (1 یوحنا 4:3) اور خُدا کے خلاف بغاوت (اِستثنا 7:9، یشوع 18:1)۔حقیقی طور پر گُناہ کی وجہ سے ہم اپنے تخلیق کئے جانے کا مقصد	اسلام گُناہ کو ایک عمل سے بیان کرتا ہے جو اللہ کی تعلیمات کے خلاف جاتا ہے۔تمام انسان گُناہ کرتے ہیں اور کوئی بھی کامل نہیں ہے۔

	کھو چکے ہیں۔	
کیا گُناہ کے مختلف درجات ہیں؟	یسوع نے سیکھایا کہ گُناہ کے مختلف درجات ہیں (یوحنا 11:19 ،لوقا 42-43:7)۔ بہر حال بائبل کے مطابق گُناہ، گُناہ ہے اور تمام گُناہ لوگوں کو خُدا سے الگ کرتے ہیں (یسعیاہ 2:59) ہر کوئی جو خُدا کے ایک قانون کو توڑتا ہے وہ پوری شریعت کو توڑتا ہے (یعقوب 10:2)۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ گُناہ کی مزدوری موت ہے (گلتیوں 17:2؛ رومیوں 23:6)۔	اسلام گناہوں کو کم اور قبر کا زیادہ حوالہ دیتا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ کُچھ گُناہ دوسرے گُناہوں سے زیادہ سزا کے لائق ہیں۔ چھوٹے اور بڑے گُناہوں کے درمیان تقسیم کی گئی ہے۔ (سورۃ 31-32:5) اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اگر کوئی بڑے گناہوں سے دور رہتا ہے تو اُس کے چھوٹ گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ مفسرین ٹھہراتے ہیں کہ دو سب سے سنجیدہ گُناہ (اسلام کو چھوڑنا اور اللہ کے ساتھ کسی اور خُدا کو مِلانا) معاف نہیں کیئے جائیں گے۔ بہر حال مفسرین اور بڑے گناہوں میں اختلاف رکھتے ہیں۔
کیا تمام لوگ گنہگار ہیں؟	اس زمین پر رہنے والے تمام لوگ گہنگار ہیں سوائے ایک شخص؛ یسوع مسیح کے جو گناہ کے بغیر تھا (1 یوحنا 5:3؛ 1 پطرس 22:2؛ عبرانیوں 15:4)۔	تمام لوگ جو اس زمین پر رہیں ہیں وہ گنہگار ہیں۔ قرآن کے مطابق حتیٰ کے محمد کو بھی معافی مانگنے کا کہا گیا تھا (سورۃ 19:47؛ 1-2:48)۔ کچھ مفسرین یقین رکھتے ہیں کہ کُچھ نبی گُناہ سے پاک تھے۔
زمین پر رہتے ہوئے گُناہ کے بارے عزم	مسیحی چاہتے ہیں کہ وہ گُناہ سے پھریں اور خُداوند یسوع مسیح کی پیروی کریں۔	مسلمان کیئے گئے گناہوں کو اچھے کاموں سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3.3.2۔ خُدا/ اللہ اور بنی نوع انسان کے درمیان مُحبت

مسیحیت میں جو عام طور پر قبول کِیا جاتا ہے، یعنی کہ "خُدا مُحبت ہے"، یہ قرآن میں کم روشن ہے۔ جبکہ "اللہ بڑا ہے" (اللہ اکبر) ایمان کا بیان ہے، اسلام میں، "اللہ محبت ہے" کے اظہار کی تصدیق اللہ کی خصوصیات میں سے غائب ہے۔ ان دو مذاہب میں یہ ایک واضع فرق ہے۔ مندرجہ ذیل ٹیبل اس موضوع پر دونوں کے ایمان کے درمیان فرق کو بیان کرتا ہے (ان میں سے کُچھ معلومات ویب سائٹ answering-islam.org سے لی گئی ہے)۔

	بائبل میں مُحبت	قرآن میں مُحبت
مُحبت کی مُختلف صورتیں	بائبل میں مُحبت کی چار مُنفرد اقسام پائی جاتی ہیں اور یونانی کو چار مُختلف الفاظوں میں پہنچائی گئی ہیں 1۔اگاپے(Agape)خُدا کی الٰہی مُحبت 2۔سٹورگے(Storge)خاندانی مُحبت 3۔فِلیا(Phliea)دوستانہ مُحبت 4۔ایروس(Eros)رومانوی مُحبت	لفظ مُحبت hubb گرامر کی کئی صورتوں میں قرآن میں 69 دفعہ استعمال ہوا ہے۔یہ پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: 1۔انسان کا چیزوں کیلئے پیار 2۔انسانی مُحبت۔ 3۔انسان کا اللہ کیلئے پیار 4۔اللہ کا منفی نظریے میں پیار،مثال کے طور پر ’’اللہ پیار نہیں کرتا۔۔۔‘‘ 5۔انسان کیلئے اللہ کا پیار۔
حوالہ جات کے ساتھ گہری نظر	1۔اگاپے مُحبت اس قسم کی مُحبت ہے جو خُدا کی طرف سے آتی ہے۔اگاپے الٰہی،کامل، پاک اور ذاتی قربانی والی مُحبت ہے۔جب بائبل کہتی ہے کہ ’’خُدا مُحبت ہے‘‘(1یوحنا 8:4 تو یہ اگاپے محبت کا حوالہ دیتی ہے ایک غیر مشروط مُحبت جو بائبل ۵ میں کئی آیات میں ظاہر کِیا گیا ہے،جیسے کہ یوحنا 16:3 ’’کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی مُحبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔‘‘ 2۔سٹورگے مُحبت کو خاندانی مُحبت سے سمجھنا بہتر ہے،ایک سادہ اور فطرتی صورت کا بیان جو والدین اور اُن کے بچوں کے درمیان ہوتا ہے۔اس قسم کی مُحبت مضبوط اور یقینی ہوتی ہے	پانچویں حصہ (انسانوں کیلئے اللہ کی مُحبت) پر گہری نظر ڈالتے ہوئے ہم دس چھوٹی اقسام کو پاتے ہیں جو ایسی شخصیات ہیں جنہوں نے اپنے کاموں کی وجہ سے اللہ کی مُحبت کو حاصل کِیا۔اُن کے مکاشفہ میں ہم بنی نوع انسان کیلئے اللہ کا شخصی اور لامحدود پیار نہیں دیکھتے،مگر اس کی بجائے ہم زیادہ تر انسانی سرگرمیوں پر منحصر مشروط مُحبت کے بیانات دیکھتے ہیں: 1۔اللہ اُن سے پیار کرتا ہے جو اچھا کام کرتا ہے۔ 2۔اللہ پاکیزگی اور صفائی کو پیار کرتا ہے۔ 3۔اللہ اُن سے پیار کرتا ہے جو راستباز ہیں۔ 4۔اللہ اُن سے پیار کرتا ہے جو مُنصف اور بہتر عدالت کرتے ہیں۔ 5۔اللہ اُن سے پیار کرتا ہے جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۵ یہ کہ خُدا کی مُحبت بائبل میں 316 بار بیان کی گئی ہے، 200 بار پرانے عہد نامہ اور 116 دفعہ نئے عہد نامہ میں۔

اور ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ ایسی آیات میں ظاہر کِیا گیا ہے جیسے کہ لوقا 20:15: ''۔۔۔باپ نے دوڑ کر اپنے بیٹے کو گلے لگا لیا اور اُسے چوما۔

3۔ فِلیا محبت کو ایک جذباتی تعلق سے بیان کِیا گیا ہے جو محض ایک جان پہچان عارضی دوستی سے آگے جاتا ہے۔ جب ہم فِلیا کا تجربہ کرتے ہیں تو ہم گہرے درجے کے تعلق کا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ تعلق خاندان میں مُحبت سے گہرا نہیں ہے، نہ ہی یہ شہوانی یا رومانوی قسم کی مُحبت ہے۔ پھر بھی فِلیا ایک طاقتور بندھن ہے جو معاشرے کو ترتیب دیتا ہے اور اور جو اسے بانٹتے ہیں اُن کیلئے یہ زبردست فوائد رکھتا ہے۔ داؤد اور یونتن کے درمیان مُحبت بائبل میں فِلیا مُحبت کی ایک زبردست مِثال ہے: ''۔۔۔یونتن اور داؤد نے باہم عہد کِیا کیونکہ وہ اُس سے اپنی جان کے برابر مُحبت رکھتا تھا (1 سیموئیل 3:18)''

4۔ ایرو محبت ایک یونانی صورت ہے جو رومانوی یا شہوانی محبت کو بیان کرتی ہے۔ یہ اصطلاح جوش اور احساسات کی شدت کے نظریے کی تصویر کشی کرتی ہے۔ ایک اور مِثال 1 کرنتھیوں 7:9-8 ہے ''پس میں بیاہوں اور بیواؤں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ اُن کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں۔ لیکن اگر ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کر لیں کیونکہ بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے۔''

6۔ اللہ اُن سے پیار کرتا ہے جو ثابت قدم اور صابر ہیں۔

7۔ اللہ اُن سے پیار کرتا ہے جو اُس سے پیار کرتے ہیں اور نبی کی پیروی کرتے ہیں۔

8۔ اللہ خود ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جن سے وہ محبت کرے گا۔

9۔ اللہ موسیٰ کو پیار کرتا تھا۔

10۔ اللہ ان سے پیار کرے گا جو اُس کی راہ کیلئے لڑیں گے:

سورۃ 4:61 ''بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اُس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں''

قرآن میں سے کُچھ اور حوالہ جات:

205:2 ''اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اُس میں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو اور نسل کو نابود کر دے اور خُدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا''

7:60 ''عجب نہیں کہ اللہ تُمہارے اور اُن میں سے بعض لوگوں کے درمیان جن سے تُمہاری دشمنی ہے دوستی پیدا کر دے، اور اللہ بڑی قدرت والا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے''

8:76 ''اور باوجود یہ کہ ان کو خود طعام کی خواہش ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں''

8:100 ''اور تُو مال سے سخت مُحبت کرنے والا ہے''

☆اللہ کی محبت مشروط ہے۔ یہ اظہار کہ ''اللہ مُحبت ہے'' اسلام میں اللہ کہ 99 ناموں میں نہیں پایا جاتا۔ بہرحال ایک نام ہے جو ''مُحبت کرنے والا'' ہے، جو سورۃ 90:11 میں اور سورۃ 14:85 میں پایا جاتا ہے۔ ''مگر اپنے رب سے اپنی معافی مانگو اور اُس کی طرف پھر جاؤ: کیونکہ میرا رب ضرور رحم اور مُحبت سے بھرا ہے۔''	☆خُدا کی محبت غیر مشروط ہے۔ خُدا کی مُحبت میں تمام لوگ بشمول دُشمن بھی ہیں۔ مُحبت پر سب زیادہ جامع، چھیدنے والی گُفتگو 1 یوحنا 4:21-7 میں پائی جاتی ہے۔ ان آیات میں لفظ مُحبت 27 بار پایا جاتا ہے۔ انسانوں کا ایک دوسرے سے پیار کرنے کی جڑ خود خُدا کی فطرت سے ہے: ''خُدا مُحبت ہے'' مزید روشنی 1 کرنتھیوں 13:5-4 میں ہے: مُحبت صابر ہے، مُبت مہربان ہے، یہ حسد نہیں کرتی، یہ شیخی نہیں مارتی، یہ پھولتی نہیں، نازیبا کام نہیں کرتی، بدگمانی نہیں کرتی، اپنی ترقی نہیں چاہتی، سب کُچھ سہہ لیتی ہے۔''	کلیدی پہلو

4.3.2۔کھانے کے قوانین

اس حِصہ میں ہم مسیحیت اور اسلام کے درمیان غذائی فرق کو دیکھیں گے۔

اسلام	مسیحیت	
اسلام نے تقریباً ہر چیز کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اسے دو گروہوں میں تقسیم کِیا ہے کی ہے، جن میں کھانا اور پینا شامل ہے: حلال (جائز)، اور حرام (ناجائز)	وہ شریعت جو خُدا نے اسرائیلوں کو دی اُس میں کھانوں کے بارے تفصیل ملتی ہے کہ کون سے کھانے کھانے ہیں اور کون سے نہیں۔ پُرانے عہدنامہ میں، احبار 11 اگلے حِصہ میں نیچے دی گئی فہرست میں جانوروں کو ممنوع ٹھہرایا گیا ہے:	تعرف
حلال: رسمی طور پر پاک اور چنانچہ مسلمانوں کیلئے	وہ جو جگالی کرتے ہیں اور چیر والے پیروں والے مگر دونوں	عام درجہ بندی

	نہیں (جیسے اُونٹ، خرگوش، سور)۔ سمندری مخلوقات جن کے پر اور چھلکے نہیں ہوئے (جیسے خول والے جاندار)۔ پرندے جو گوشت اور مُردار کھاتے ہیں (جیسے کوے، شکاری پرندے، بگلے)۔ زیادہ پروں والے حشرات اُن کے علاوہ جو اُڑتے اور کودتے ہیں (مِثال کے طور پر ٹڈوں کی اِجازت تھی)۔	حلال۔ حرام: ممنوع؛ رسمی طور پر ناپاک اور چنانچہ حرام۔
مزید تفصیل	بتوں سے منسوب کھانا ممنوع ہے، تاکہ اردگرد لوگوں کیلئے یہ واضع ہو کہ مسیحی سوائے زندہ خُدا کے کسی اور خُدا کی پرستش نہیں کرتے۔ پولُس فضل کو مِلاتے ہوئے اور ممنوع کھانوں کی حقیقت کو دِکھاتے ہوئے 1 کرنتھیوں 10:28-27 میں بیان کرتا ہے کہ قربانی کا گوشت صرف اُس وقت ممنوع ہے جب ایماندار جانتا ہو کہ یہ قربانی کا گوشت ہے۔ جہاں تک جانوروں کے خون پینے کا تعلق ہے، چونکہ اس بارے میں کوئی واضع ہدایت نہیں مِلتی اس لئے یہ شخصی قائیلیت اور دُعا کا معاملہ ہے (اعمال 15:20-19 بھی دیکھیں)۔	غذائی کھانوں کے قانون کی تابعداری مسلمانوں کیلئے ناگزیر ہے اور اُن کے مذہب کی شناخت کیلئے اہم حِصہ ہے (سورۃ 5:5 دیکھیں۔ یہ عام طور پر ہر وہ چیز جو طبی اور اخلاقی طور پر نقصان دہ نہیں اُس کی اجازت ہے۔ ممنوع کھانے تین گروہوں میں تقسیم کئے گئے ہیں: 1۔ نشہ آور چیزیں جو حواس پر اثر کرتی ہیں (شراب اور خاص طور پر دوسرے نشیلے مشروب، اور نشہ بھی) 2۔ ایسے جانوروں کا خون یا گوشت جن کا خون مُکمل طور پر نہیں نِکلتا۔ سور کا گوشت استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔ تمام طرح کا گوشت جو بسم اللہ (جس کا ترجمہ "اللہ کے نام سے") پڑھے بغیر ذبح کئے جاتے ہیں، وہ بھی ناپاک ہے (مطلب کے حرام)۔ 3۔ نقصان دہ اور خراب کھانا بھی۔
نتیجہ	عام طور پر مسیحی یہودیوں کے غذائی قوانین میں بندھے ہوئے نہیں ہیں۔ نیا عہد نامہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ	ان قوئد کا مقصد پیروکاروں کو بطور ایک ہم آہنگ گروہ جوڑ کر رکھنا ہے، اور کُچھ عالِم دین کے مُطابق

مسیحیوں کو مُحبت سے پہچانا جانا چاہیے (یوحنا 35:13)، نہ کہ اُن کو کھانوں سے۔	ان قوانین سے ایک منفرد اسلامی شناخت قائم ہوتی ہے۔

5.3.2۔کلیسیا کا اُمہ سے موازنہ

مسیحیوں اور مُسلمانوں کے ذہنوں میں الگ الگ نظریہ ہوتا ہے جب وہ اپنی اپنی برادری کے بارے میں بات کرتے ہیں۔مندرجہ ذیل ٹیبل میں ان تفرقات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے:

	مسیحیت	اسلام
تعرف	جب لوگ ''کلیسیا کے بارے میں بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب ان میں سے ایک ہوسکتا ہے: 1۔لوگوں کیلیئے مسیحی ستایش کی ایک عمارت۔ 2۔مسیحی ستایش کیلیئے لوگوں کا جمع ہونا۔ 3۔مسیحی ایماندارون کا پورا بدن: مسیحیت۔ 4۔ایک مخصوص مسیحی فرقہ۔ 5۔مسیحیوں کا ایک گروہ جس سے وہ تعلق رکھتے ہیں۔	اسلام میں ''اُمہ'' کا مطلب ایک اسی برادری ہے جو لوگ یا قو،اور ایک قبیلہ سے بڑھ کر ہے۔اس میں تمام دُنیا کی مسلمان برادری شامل ہے۔ تنگ نظریے میں یہ اصطلاح پوری دُنیا کی مسلمان برادری کیلیئے مذہبی طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ قرآن میں یہ جملہ اُمہ واحدہ ''ایک قوم/لوگ''
حوالاجات	بائبل میں کلیسیا کا لفظ یونانی لفظ ایکلیسیا ecclesia سے آیا ہے،جس کا مطلب ایک جماعت ہے۔بائبل میں جب بھی یہ استعمال ہوا ہے اس کا مقصد لوگ ہیں نہ کہ عمارتیں یا عبادات۔کلیسیا تین طریقوں سے استعمال ہوا ہے: 1۔مسیح کا بدن،مقامی جماعت یا ایمانداروں کا گروہ (1 کرنتھیوں 2:1،گلتیوں 1-2:1)۔ 2۔انفرادی زندہ ایمانداروں کا بدن (1 کرنتھیوں 9:15،گلتیوں 13:1)۔	مُحمد کے زمانہ سے موجود مُسلمانوں کا حوالہ دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے ''جتنی اُمتیں لوگوں میں پیدا ہوئیں تُم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور خُدا پر ایمان رکھتے ہو۔۔'' (سورۃ 110:3)۔ سورۃ 52:23 بھی دیکھیں ''اور بیشک یہ تُمہارا دین اور ایک ہی دین ہے۔۔۔''

	3۔صدیوں سے کائناتی مسیحی گروہ (متی 18:16، افسیوں 5:27-23)۔	اُمہ کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں: ☆ اکٹھے اللہ کی ستایش کرنا۔
مقصد	بُنیادی مقصد اعمال 42:2 میں ملتا ہے۔خلاصہ کے طور پر مندرجہ ذیل مقاصد کی فہرست بنائی جاسکتی ہے ☆ خُدا کی ستایش کرنا اور اکٹھے دُعا کرنا۔ ☆ بائبل کا مُطالعہ کرنا اور اِس کا زورمرہ زندگی میں اطلاق کرنا۔ ☆ ایک دوسرے سے مُحبت کرنا، روحانی طور پر بڑھنا اور ''مسیح کی مانند'' بننا۔ ☆ عشائے ربانی کو لینا۔ ☆ بشارت کیلئے بنیاد بننا۔ ☆ تعلیم دینے اور شاگردیت کیلئے۔ ☆ ضرورت مندوں کی خُدمت کرنا ☆ اُن کی دیکھ بھال کرنا جو ایذارسانی کا شکار ہیں۔	☆ قرآن کی تعلیمات کی پیروی کرنا اور مُحمد کی روایات پر چلنا۔ ☆ اسلام کے مقصد کو پوری دنیا میں پھیلانا (دعوا: اسلامی مقصد) ☆ جہاد میں شامل ہونا اور اسلام کیلئے ہر علاقہ کو فتح کرنا۔ ☆ پوری دنیا میں شریعت (اسلامی قانون) کو نافذ کرنا۔

4.2۔اخیر زمانہ کے مسائل

1.4.2۔تقدیس/جہاد کے مقابلہ میں روحانی جدوجہد

مسیحی اور مُسلمان اس بات سے باخبر ہیں کہ اس دُنیا میں زندگی ایک امتحان ہے۔مسیحی اس روحانی جدوجہد کو ''تقدیس'' کہتے ہیں، جبکہ مسلمان اس کا اظہار ''جہاد'' سے کرتے ہیں۔مندرجہ ذیل ٹیبل ان دونوں نظریات کے فرق کا خاکہ پیش کرتا ہے:

	مسیحیت	اسلام
تعریف	تقدیس کو باطنی روحانی عمل سے بیان کیا جاسکتا ہے جہاں خُدا پاکیزگی لاتا ہے پاک روح اور انفرادی تابعداری کے وسیلہ سے ایک مسیحی کی	عربی اصطلاح جہاد کا مطلب ''اللہ کی راہ میں کاوش'' یا ''ایمان میں بڑھنا'' ہے۔مسلمان اِسے اس دُنیا میں بہتر مسلمان بننے کی جدوجہد اور جنت میں جگہ حاصل کرنے کے

	زندگی تبدیل کرتا ہے۔ تقدیس مسیحیوں کیلئے خُدا کی مرضی ہے جو سچائی کی پیروی کرنا چاہتے ہیں (1 تھسلنیکیوں 3:4)۔	طور پر لیتے ہیں (سورۃ 41:9، 15:49، 9:66)۔ زیادہ تر مسلمان مندجہ ذیل امتیاز کرتے ہیں:
وضاحت	پوری بائبل میں تقدیس کا بار بار ایک یاد دہانی کے طور پر ذکر ہے کہ ایک شخص کو خُدا کو حُکموں کے ماننا ہے (یوحنا 15:4-1؛ 1 کرنتھیوں 19:7؛ 1 تھسلنیکیوں 5:23؛ 2 تھسلنیکیوں 13:2؛ عبرانیوں 10,14:12)۔ جبکہ اس زندگی میں کامل علم مُمکن نہیں ہے، بہر حال مسیحی اُس جانب بڑھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، خُدا اور پاک روح کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے اور جس روحانی جنگ میں وہ ہیں اُس کیلئے مُہیا کردہ ہتھیاروں کو باندھنے کے وسیلہ سے (افسیوں 18:6-10)۔	1۔ عظیم جہاد: باطنی کاملیت کیلئے شخصی کوشش جیسے کے قرآن اور حدیث کی شرط ہے۔ اس کا مطلب بنیادی طور پر "اسلام کے پانچ کام" اور "ایمان کے چھ نکات" پر ایمان رکھنا ہے (سورۃ 177:2؛ 183:2؛ 78:17)۔ 2. کم درجے کا جہاد: پوری دنیا میں اسلام کو پھیلانے اور متعارف کرنے کی کوشش۔ اس میں اسلام کو علاقائی طور پر پھیلانا شامل ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے مسلمانوں کو جسمانی تشدد کی بھی اجازت ہے (سورۃ 193:2؛ 39:8؛ 5:9؛ 125:16)۔
نمونہ جس کی پیروی کرنا ہے	یسوع: متی 9:9 میں یسوع نے متی سے کہا: ۔۔۔"میرے پیچھے ہو لے"۔ مسیحیوں کو شاگردیت کی لاگت کا حساب لگانے کا کہا گیا ہے، خودی کا انکار کرنا اور یسوع کی پیروی کرنا۔ مسیحیوں کو یسوع کی پیروی کرنے کا حُکم دِیا گیا ہے اور وہ اُس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، اُس سے سیکھیں اور اُس کی خِدمت کریں (متی 16:26-24، 1 پطرس 21:2)۔	مُحمد: مسلمانوں کو جتنا مُمکن ہو سکے محمد کی طرزِ زندگی کی پیروی کرنا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ اُمید کرتے ہیں کہ جنت میں داخل ہونے کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔
زور ڈالتا ہے	مُحبت پر: یسوع نے خُدا کے حُکموں کو ایک لفظ میں سما دِیا: مُحبت (متی 22:40-35)۔ خُدا اور دوسروں (حتیٰ کے کسی کے دُشمن) سے مُحبت کریں، عملی اظہار سے	کاموں پر: بیرونی رویے اور کاموں پر زور ڈالتا ہے، جیسے کہ مُحمد کی طرح کا لباس پہننا؛ کسی لکڑی کے ساتھ دانت صاف کرنا؛ بچوں اور عورتوں سے اُس کی مانند پیش آنا وغیرہ۔

	ظاہر کریں کہ مسیحی یسوع کی پیروی کررہے ہیں۔	
حتمی مقصد	خُدا کی آسمانی بادشاہی: خُدا نے اپنے جلال کیلئے ایک روحانی بادشاہی اُن کیلئے قائم کی ہے جو یسوع کی پروی اور اُس سے پیار کرتے ہیں۔ یسوع کی پیروی کرنے کیلئے طرزِ زندگی میں ایک بنیادی تبدیلی کو مانگتا ہے جہاں مسیحی ہر چیز سے پہلے خُدا کی بادشاہی کی تلاش کرتا ہے (متی 17:4؛ 33:6)۔ یسوع کے پیچھے چلنا ہمیشہ آسان نہیں، یہ ایک روحانی جدوجہد ہے، مگر جو وراثت ملتی ہے وہ سمجھ سے بالاتر ہے۔ متی 10:4 میں یسوع کہتا ہے: ''مُبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے جاتے ہیں، کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے''۔	زمین پر اللہ کی بادشاہی: بنیادطور پر اسلام کا یہ مقصد نہیں کہ وہ لوگوں کو اللہ پر بھروسے اور یقین میں راہنمائی کرے۔ مسلمانوں کا زمین پر اللہ کی بادشاہی کا نظریہ یہ ہے کہ وہ دُنیا پر حُکمرانی کرے۔ اللہ تابعداری چاہتا ہے، جو کہ تب ہی مُمکن ہوسکتا ہے جب لوگ شریعت کے تابع رہیں گے۔ یہ صرف اسلامی ریاست میں ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ چنانچہ یہ مسلمانوں کے لئے انتہائی اہم ہے کہ وہ پوری دُنیا پر کنٹرول حاصل کرلیں، جیسا کہ قرآن تعلیم دیتا ہے: ''اور تُم ان کے ساتھ جنگ کرتے رہو، یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہ جائے اور سب دین اللہ ہی کا ہوجائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ اس کو جو وہ انجام دے رہے ہیں، خوب دیکھ رہا ہے'' (سورۃ 39:8)۔

2.4.2۔ آسمان/جنت کا راستہ

مسلمان یسوع کی صلیب پر عوضی قربانی کو رد کرتے ہیں۔ گُناہوں کی معافی پر اُن کا اپنا ہی ایک تصور ہے۔ مندرجہ ذیل ٹیبل نجات اور جنت کے راستہ کے متعلق مسیحیت اور اسلام کے مابین اختلافات کو بیان کرتا ہے:

	مسیحیت	اسلام
فراہمی	خُدا نے اُن کیلئے جو قربانی کے ذریعہ گُناہوں کی معافی ڈھونڈتے ہیں یسوع کی نجات بخش قربانی فراہم کی۔ نجات کیلئے صرف ایک راستہ پیش کیا گیا ہے! یوحنا 6:14 میں یسوع کہتا ہے: ''راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ میرے وسیلہ کے بغیر کوئی باپ کے پاس	اللہ جنت میں جگہ اُنہیں فراہم کرتا ہے جو اچھے کام کرنے کی کوشش اور شریعت کی تابعداری کرتے ہیں۔ لوگ جنت میں جانے کی کیلئے مُختلف طریقوں کو بھی آزما سکتے ہیں، مثال کے طور پر اچھے کام کرنے کے وسیلہ؛ مُحمد کی مداخلت کے وسیلہ؛ زیارت کے لمحہ مرجانے کے وسیلہ سے؛ تھوڑے عرصہ کیلئے جہنم میں جانے کے وسیلہ سے؛ قرآن حفظ کرنے سے؛ جہاد کرنے

	نہیں جاسکتا"۔	کے وسیلہ سے (سورۃ 20:9)۔
طریقہ	خُدا ابدی زندگی (آسمان) بطور مُفت تحفہ کے پیش کرتا ہے۔ جو کوئی اس تحفہ کو قبول کرے گا اُس کے گُناہ معاف ہو جائیں گے (یوحنا 16:3)۔	زیادہ تر ان طریقوں کا انحصار کسی کی اپنی انفرادی کوشش پر ہے آخر میں، کوئی بھی یقینی طور پر نہیں جان سکتا کہ اُن کے گُناہ معاف ہوئے ہیں یا نہیں یا جنت میں جگہ حاصل کرنے کیلئے اُنہوں نے اس حد تک اچھے کام کئے ہیں یا نہیں۔
ضمانت	خُدا اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ جو کوئی اُس کے دیے گئے نجات کے طریقہ کو ایمان سے قبول کرے گا اسے ابدی زندگی ملے گی اور وہ آسمان میں داخل ہوگا (1 یوحنا 5:13-11؛ یوحنا 5:24)۔	حالانکہ زیادہ تر مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ شہدا کو جنت میں جگہ کی ضمانت ہے، اللہ باقیوں کو یہ ضمانت نہیں دیتا۔

3.4.2۔عدالت کا دِن

مسیحی اور مسلمان دونوں یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس زمین پر زندگی ایک امتحان ہے، موت کے بعد کی زندگی کی تیاری ہے۔ عدالت والے دن یہ کائنات ختم ہو جائے گی اور تمام لوگ عدالت کیلئے خُدا کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ یہ دن اُس نئی زندگی کی شروعات ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگی: یا تو آسمان/جنت میں یا جہنم میں۔

اہم حوالہ جات	مسیحیت بائبل کہتی ہے:	اسلام قرآن کہتا ہے:
	خُدا نے وہ دن مقرر کر رکھا ہے جس دن وہ دُنیا کی عدالت کرے گا۔۔۔" اعمال 31:17)۔ "کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح کے تختِ عدالت کے سامنے ۔۔۔" (2 کرنتھیوں 10:5)۔ بائبل میں سے مزید حوالا جات: یوحنا 16:3، اعمال 31:16، رومیوں 1:8، 2 تیمُتھیس 1:4)۔	"اور جو ایمان لائیں اور اچھے کام کریں، وہ جنت کے مالک ہوں گے ہمیشہ اس میں رہیں گے" (سورۃ 82:2)۔ "اور جو شخص اسلام کے سِوا کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں ہوگا" (سورۃ 85:3، 91:3)۔

کِس کی عدالت ہوگی؟	تمام لوگوں کی عدالت ہوگی مگر وہ جنہوں نے خُدا کا مُفت تحفہ قبول کِیا ہے، یعنی اُس کے بیٹے یسوع کی قربانی۔۔۔وہ بچ جائیں گے اور اُن کو سزا نہیں ہوگی۔	ہر شخص کو اللہ کے سامنے ظاہر ہونا ہوگا اور وہ ہر ایک کی عدالت کرے گا۔عدالت کے دن کچھ اور امتحان بھی ہوں گے اور آخر کار اللہ فیصلہ کرے گا کہ کون جنت میں داخل ہوگا اور کون نہیں!
	یوحنا 5:24 میں یسوع کہتا ہے: ''میں تُم سے سچ کہتا ہوں جو کوئی میرا کلام سُنتا ہے اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے اُس کے اندر ہمیشہ کی زندگی ہے اور اُس پر سزا کا حُکم نہیں، وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو چُکا۔''	سورۃ 99:6-8 میں ہم پڑھتے ہیں: ''اُس دن لوگ گروہ گروہ ہوکر آئیں گے تا کہ اُن کو اُن کے اعمال دِکھائے جائیں۔تو جس نے ایک ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔''
نتیجہ	اہم: مسیحی بھی زمین پر اچھے کام کرتے ہیں۔۔۔آسمان حاصل کرنے کیلئے نہیں بلکہ خُدا کی شُکر گذاری کے طور پر جس کیلئے اُنہوں نے پہلے ہی ابدی زندگی کا تحفہ حاصل کر لیا ہے!	مسلمانوں کا عقیدہ: اچھے کام کرنا جیسے کہ پڑوسی کی مدد کرنا، مسجد کو صاف کرنا، کسی لکڑی کے ساتھ دانت صاف کرنا جیسے محمد کرتا تھا، زکواۃ دینا، جہاد لڑنا، کسی بھی شخص کو جنت حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

4.4.2۔ابدیت

ہر کسی کیلئے دو ہی مُمکنہ منزلیں ہیں: آسمان یا جہنم! اسلام اور مسیحیت دونوں جہنم میں گُنہگاروں کی سزا اور جنت میں راستبازوں کے انعام پر یقین رکھتے ہیں۔

جب مسیحی ''نجات'' کے بارے بات کرتے ہیں تو اُن کا مطلب عدالت کے دِن محفوظ ہونا ہے، کیونکہ اُن کے تمام گُناہ مُکمل طور پر معاف کئے جا چُکے ہیں۔وہ موت سے خوف زدہ نہیں ہوتے کیونکہ یہ عدالت کا نہیں بلکہ آسمان پر جانے کا دروازہ ہے جہاں وہ خُدا کی حضوری میں ہمیشہ کیلئے زندگی سے لطف اندوز ہوں گے۔

مندرجہ ذیل اختتامی حِصہ مسیحیت اور اسلام کے درمیان ابدیت میں زندگی کے فرق کو بیان کرتا ہے:

مسیحیت	اسلام
جہنم بائبل کے مطابق وہ لوگ جنہوں نے اپنی آزاد مرضی میں خُدا کی نجات کو رد کِیا ہے وہ جہنم میں جائیں گے۔	مسلمان جہنم میں گنہگاروں کی سزا پر یقین رکھتے ہیں (سورۃ 4:24؛ 4:56)۔ کُچھ آزاد خیال مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ جہنم عارضی ہے۔

	جہنم کو بطور ابدی آگ (متی 41:25)، اور سزا 2 پطرس 9:2-4، دُکھ (متی 42,50:13)، اذیت (مکاشفہ 11:14-9) اور ابدی تاریکی (متی 30:25) کے طور پر بیان کِیا گیا ہے۔ جہنم کے لوگوں کو خُدا کی حضوری اور اُس کے جلال سے دور رکھا گیا ہے (2 تھسلنیکیوں 9:1)۔ تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بائبل جہنم کو بطور سزا اور یقینی ابدیت بیان کرتی ہے (متی 8:18، 2 تھسلنیکیوں 9:1؛ یہوداہ 7)۔	۔۔ حالانکہ قرآنی حوالاجات میں بیان ملتا ہے کو لوگوں کیلئے جنت ہمیشہ کیلئے ہے (سورۃ 167:2، 36,40:5)۔ اسلام میں لوگ یقین رکھتے ہیں کہ جہنم نہ بجھنے والی آگ سے جلتی ہے، یہ خوفناک حد تک گرم اور خشک ہے۔ جہنم واضع طور پر دِکھائی گئی ہے، خاص طور پر تشدد کی قسم (اُبلتا پانی، زنجیریں، کانٹے وغیرہ۔) لوگ جہنم میں لمحہ سے بچنا چاہتے ہیں پر وہ ایسا نہیں کرسکتے (سورۃ 16:14، 19-22:22)۔
آسمان یا جنت	وہ لوگ جنہوں نے خُدا کے نجات کے راستہ کو قبول کِیا ہے وہ آسمان پر جائیں گے (یوحنا 16:3، 24:5)۔ آسمان میں، ایماندار خُدا کی حضوری میں ہیں۔ زبور 19:103 میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا کا تخت آسمان پر ہے۔ آسمان کو نئے یروشلیم، فردوس، مسیح کے ساتھ ہون یا ابرہام کی طرف ہونے سے بھی بیان کِیا گیا ہے۔ یہ بڑی خوشی اور آرام کی جگہ ہے (لوقا 22:16، 43:23، مکاشفہ 21)۔ ہر قوم سے ایماندار خُدا کی حمد کریں گے۔ وہ ہمیشہ خُداوند کے ساتھ رہیں گے اور یسوع مسیح کے جلال کا حِصہ ہوں گے (رومیوں 17:8، 1 تھسلنیکیوں 17:4؛ مکاشفہ 9:7)۔	مسلمان جنت میں راستبازوں کے ابدی انعام پر یقین رکھتے ہیں (سورۃ 124:4)۔ صرف وہ جو اچھے کاموں کی جدوجہد میں کامیاب ہوئے ہیں وہ ہی جنت میں داخل ہونے کے قابل ہوں گے (سورۃ 34-35:39)۔ اسلام میں جنت ایک جنسی لطف کی جگہ ہے جس میں حیرت انگیز باغات اور خوبصورت کنواریوں کے ساتھ لطف اندوزی اور بہترین کھانوں اور مشروبات کی جگہ ہے (سورۃ 57:4؛ 23:22:22؛ 20:52؛ 31-34:78)۔ جنت کے رہائشی بہترین کپڑے پہنے گے اور زبردست ماحول میں رہیں گے (سورۃ 88:16-8)۔ اللہ کی حضوری غیر یقنی ہے۔ مخصوص عالمِ دین یقین رکھتے ہیں کہ اللہ کا چہرہ دیکھا جاسکے گا۔

3۔سچائی کا انتخاب اور پیروی کرنا

1.3۔خُدا کو شخصی طور پر جاننا۔۔۔John Gilchrist

مندرجہ ذیل1.1.3-8.1.3 میں مُسلمان دُنیا کو مسیحیوں کے پیغام کے بارے میں بیان کِیا گیا ہے۔یہ وہی عبارت ہے جو میرے دوست John Gilchrist نے اپنے مشہور کِتابچہ ''Knowing God Personally'' میں لکھا ہے۔یہ عبارت یہاں بغیر کسی تبدیلی کے مُصنف کی اجازت سے پیش کی گئی ہے۔جس اہم سوال کا سامنا پڑھنے والوں کو ہوگا وہ یہ ہے:

☆حقیقی ایمان مذہبی رسومات کو ادا کرنے میں ہے یا خُدا کو وقف کِیا ہوا ایک دِل؟

نوٹ:

☆جتنے بائبلی حوالا جات ہیں وہ انگریزی کی بائبل RSV(Revised Standart Version),Zondervan Corporation, Grand Rapids USA, 1976 سے پیش کئے گئے ہیں۔3.4 میں بائبل کی کتابوں کے مخفف دیکھ سکتے ہیں۔

☆قرآنی آیات عربی کے قرآن سے ترجمہ کی گئی ہیں(Q=sura(chapter,)verse ۔1.3 سیکشن میں دےئے گئے گنتی کا نظام غیر نا معلوم ہے۔برائے مہربانی وہی آیات عربی/انگریزی میں 1946 یوسف علی ورژن میں دیکھیں،(شاید آپ خاص عبارت پانچ آیات پہلے یا آگے پائیں۔)

1.1.3۔تعرف: حقیقی ایمان یا رسمی توحید؟

مسیحیوں اور مُسلمانوں میں کئی چیزیں مشترکہ ہیں۔وہ ایک خُدا پر ایمان رکھتے ہیں،پاک مُقامات (گرجوں اور مسجدوں) میں عبادت کرتے ہیں،ایک جیسے سالانہ مذہبی کیلنڈر ہیں (کرسمس،گڈ فرائڈے اور ایسٹر مسیحیوں کیلئے،عیدالفطر،عیدالاضحیٰ،معراج،کدر مُسلمانوں کیلئے)،اور برادری کی ایک بڑی حمد وستایش کیلئے ایک خاص دن مقرر ہے(اتوار اور جمعہ بالترتیب)۔بیرونی طور پر دونوں مذاہب ایک جیسے نظر آسکتے ہیں۔اُن کی حمد وستایش کی عبادت بہت رسمی اور دہرانے جیسے لگ سکتی ہے۔خاص طور پر مُسلمانوں کی نماز ہر روز،سال بہ سال،کئی سال کسی بھی تبدیلی کے بغیر ایک ہی نمونہ کی پیروی کرتی ہے۔اذان،دُعا کیلئے بلاہٹ،کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔حج کی مذہبی ادائیگی بغیر کسی تبدیلی کے چودہ صدیوں سے ایک جیسی ہے۔کئی مسیحی گرجے بھی مختلف نہیں ہیں۔کاتھولک اور اور تھوڈکس راہب مسلمان اماموں کی اسلامی دعاؤں کی طرح ہفتہ بہ ہفتہ لکھی ہوئی دعائیں پڑھتے ہیں۔

کئی سال پہلے ایک مسلمان عورت نے مُجھ سے کہا''میں جب بھی کبھی قبرستان جاتی ہوں تو میں ایک طرف مسلمان قبروں اور دوسری طرف

مسیحی قبروں کو دیکھتی ہوں، اور میں خود سے کہتی ہوں، ُفرق کیا ہے؟''' خیر، اگر آپ زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈ رہے ہیں تو آپ کو زیادہ کُچھ نہیں ملے گا۔ یہودیت زیادہ مُختلف نہیں ہے۔ تینوں توحیدی مذاہب نے اپنے مذہب کو اداراتی نظام میں تبدیل کر دیا ہے، وہ ایک ہی دائرے میں چل رہے ہیں، جب وہ سالانہ ایک ہی معمول، تقریبات اور پاک دنوں میں چلتے ہیں، یہ تمام بیرونی بنیاد اور رسمی عبادت سے مطابقت رکھتا ہے۔ یروشلیم میں ایک مسلمان دُکاندار نے ایک بات کہا ''یروشلیم میں تین ہی بڑے کاروبار ہیں۔ ایک جمعے کو پیسے جمع کرتا ہے، دوسرا ہفتے کو اور تیسرا اتوار کو۔ (یہ اقتباس Discovery video Jerusalem:City of Heaven سے لیا گیا ہے)۔

رسمی توحید۔ کیا یہ وہی ہے جو خُدا چاہتا ہے؟ جب تک ہم زندہ ہیں ایک جیسی تقریبات کیلئے ایک غلامانہ عہد؟ بائبل مقدس سے ایک آیت یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ کتنا ناگوار اور بے معنی ہو سکتا ہے۔ میں کلیدی الفاظ پر زور دینے کیلئے نقطہ کو نمایاں کروں گا: ''اور ہر ایک کاہن تو کھڑا ہو کر ہر روز عبادت کرتا ہے اور ایک ہی طرح کی قربانیاں بار بار گذرانتا ہے جو ہر گز گُناہوں کو دور نہیں کر سکتیں۔'' (عبرانیوں 11:10)۔ ستم ظریفی واضع ہے کہ جب آپ کُچھ بھی حاصل کرنے کی ناقابلیت کا دہرانے کے عمل سے موازنہ کریں: ہر ایک۔۔۔ روز۔۔۔ بار بار۔۔۔ ایک ہی چیز۔۔۔ مگر پھر بھی کُچھ بھی حاصل نہیں!

اسلام ان رسمی دہرانے والی عبادت پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ ہر رکعت ادا کرتے یا حمد کرتے اپنی طرف سے دُعا کرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ حقیقی مسلمان نہ صرف داڑھی رکھے گا بلکہ محُمد کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ایک خاص لمبائی تک اُسے کٹوائے گا۔ مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے ٹوپی پہننا لازمی ہے۔ جوتے اُتارنا ضروری ہیں۔ ہاتھ دھونے (وضو) کا قرآن کی تابعداری کرنے کا ایک ہی طریقے کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ ''اپنے مُنہ دھونا، اور کہنیوں تک ہاتھ دونا، اور اپنے ہاتھ دھونا اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھونا'' (6:5Q)۔ ہر رکعت (جھکنا) اور سجدہ کرنا دوسروے موجود ستایش کرنے والوں کے ساتھ اتحاد میں، ایک ہی طرح، ایک ہی وقت، ہر روز کرنا ضروری ہے۔ قدح (بیٹھنے کا مقام) کے دوران وہی تسلیم پڑھنا ضروری ہے جب ہر ستایش کرنے والا اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتا ہے۔ اس تقریت میں کسی بھی وقت کسی بھی تبدیلی کی اجازت نہیں ہے۔

اسلام با آسانی خُدا کی اصلی تابعداری کے مذہب کو دوہراتا ہے جس کی تمام پچھلے نبیوں نے پیروی کی اور لاگو کِیا۔ قرآن کہتا ہے کہ جو کُچھ پہلے تھا یہ اُسی کی تصدیق کیلئے آیا ہے (37:10Q) نہ کے بطور نئے مذہب کے۔ اگر ایسا ہے تو حقیقی خُدا کے مذہب نے ہمیشہ رسمی، دوہرانے والی تابعداری پر توجہ مرکوز کی ہے، الٰہی مالک کی تعظیم کو شخصی طور پر نہ جانا سکا نہ اُس سے مُحبت کی جا سکی۔

بائبل بہت مُختلف تصویر پیش کرتی ہے۔ یہ خُدا کے مذہب کو ایک جیسا نہیں دیکھتی، ایک ہی نمونے کی ستایش جو نہ کبھی تبدیل ہوئی ہے اور نہ کبھی تبدیل ہوگی۔ جیسا کہ یہ خُدا کے ساتھ اُس کے لوگوں کی رفاقت کو بیان کرتی ہے، یہ ایک تسلسل اور وسعت کو دکھاتی ہے جب خُدا خود کو قریب کرتا ہے، اور یہ ایک جلالی اِختتام سے ختم ہوتی ہے جب وہ لوگوں کو بچانے کا قدم بڑھاتا ہے اور اُنہیں اپنے ساتھ شخصی اور زندہ رفاقت میں بُلاتا ہے۔ اُس کے ایسے نوکروں کے طور پر نہیں جو اُس کے حُکم ماننے کے پابند ہیں بلکہ روح القدس کے وسیلہ پیدا ہوئے اُس

کے بیٹے اور بیٹیوں کے طور پر، اُن کے گُناہوں کی معافی سے اور ابدی جلال میں داخلے کیلئے ۔ میرے ساتھ اس سفر کا حِصہ بنیں جب ہم مسلمان دُنیا کو مسیحی پیغام کی دریافت کرتے ہیں۔

2.1.3۔قائن اور ہابل: ایک ہی قابلِ قبول قربانی

ہمارے پاس زمین پر کئی مذاہب ہیں۔اس میں یہودیت جس کا بانی موسیٰ ہے، مسیحیت یسوع سے، اسلام محمد سے، بدھ مت بُدھا سے، اور ایسے کئی جیسے ہندو جن کے آغاز کرنے والے نامعلوم ہیں۔ بہر حال، آسمان صرف تین کو دیکھتا ہے۔ پہلا دھریت ہے۔ یہ خُدا کے علاوہ کسی اور کی ستایش ہے، خالق کی جگہ مخلوق کی۔ چاہے یہ غیر اقوام کے بتوں کی تعظیم ہو یا آبائی تاثیروں یا شخصیات، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آسمان کے فرشتوں کیلئے یہ ایک جیسا ہے ۔۔۔ کہ حقیقی خُدا کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی ستایش۔ بائبل اس دھریت کو صحیح بیان کرتی ہے: ’’اس لئے کہ اگر چہ اُنہوں نے خُدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خُدائی کے لائق اُس کی تمجید اور شکر گذاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے۔‘‘ اس بیان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے: ’’اس لئے کہ اُنہوں نے خُدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اُس خالق کے جو ابد تک محمود ہے۔ آمین۔‘‘

دوسرے دو مذاہب جنہیں آسمان دیکھتا ہے، وہ سب سے پُرانے ہیں جو موجود تھے۔ یہ دو بھائیوں کی جانب سے، بیرونی طور پر، قائم کئے گئے تھے، وہ ایک جیسے ہی لگتے ہیں۔ یہ بھائی قائن اور ہابل ہیں، آدم اور حوا کے بیٹے۔ اُس دن جب زمین پر سب سے پہلی مذہبی رسم ادا کی گئی، قائن اور ہابل دونوں اپنے ہدیے خُدا کے پاس لائے۔ قائن کسان بن چُکا تھا، زمین پر کاشتکاری کرنے والا۔ سو وہ اپنی کمائی سے پھلوں کا حِصہ لایا اور خُدا کے حضور پیش کِیا۔ بہر حال، ہابل چرواہا بن چُکا تھا وہ خُدا کے حضور مُختلف نظرانہ لایا، اپنے جوان برہ کی قربانی اور اُس کی چربی۔ دونوں کے ہدیوں کے درمیان کوئی خاص فرق نظر نہیں آتا، مگر بائبل کہتی ہے ’’خُداوند نے ہابل کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور کِیا۔ پر قائن کو اور اُس کے ہدیہ کو منظور نہ کِیا‘‘ (پیدایش 4:5-4)۔ اس کے بعد جو ہوا سب کو معلوم ہے: قائن ناراض ہوا اور اپنے بھائی ہابل کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا، کھیتوں میں اُسے مار ڈالا۔

قرآن اس کہانی کی تصدیق کرتا ہے: ’’آپ ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کی خبر سنائیں جو بلکل سچی ہے۔ جب دونوں نے قربانی پیش کی سو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی تو اس نے کہا: میں تُجھے ضرور قتل کر دوں گا‘‘ (Q5:27) کوئی بھی کتاب یہ بیان نہیں کرتی کہ قائن کی قربانی کیوں رد کر دی گئی تھی، مگر بائبل مزید بتاتی ہے کہ ہابل کو خُدا کی حمایت کیوں حاصل ہوئی۔ یہ بیان کرتی ہے ’’ایمان ہی سے ہابل نے قائن سے افضل قربانی خُدا کیلئے گذرانی اور اُسی سبب سے اُس کے راست باز ہونے کی گواہی دی گئی کیونکہ خُدا نے اُس کی نذروں کی بابت گواہی دی اور اگر چہ وہ مر گیا ہے تو بھی اُسی کے وسیلہ سے اب تک کلام کرتا ہے۔‘‘ (عبرانیوں 11:4)۔ کلیدی الفاظ پہلے دو ہیں: ایمان ہی سے۔

ہابل کی قربانی بتاتی ہے کہ ایمان کیا تھا۔ اُس نے اپنے بچھڑے کا خون پیش کِیا۔ ہابل خُدا سے پیار کرتا تھا، مگر وہ اس تلخ حقیقت سے بھی

آ گاہ تھا کہ کبھی کبھار وہ اُس کے بھائی کی مانند اُس سے سرد مہر بھی ہوسکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کے باغِ عدن کے گُناہ میں شامل ہے اور وہ خُدا کے سامنے اپنی کمائی سے پھل پیش کر کے خود کو مخلصی نہیں دِلا سکتا۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ، بہر حال، خُدا نے باغ میں سانپ کو تنبیہ کی تھی۔ ''اور مَیں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گا اور تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔'' (پیدائش 15:3)۔ یہ بیان واضع کرتا ہے کہ ایک دِن خُدا حوا کی نسل میں سے ایک نجات دہندہ اُٹھا کھڑا کرے گا جو انسانی نجات کیلئے بُری طرح تکلیف سے گذرے گا، مگر وہ سانپ کو شدید زخمی کرے گا اور اُس کی نسل کو اُس کی طاقت سے چھُڑا لے گا، یہی ہابل کی اُمید تھی۔ اُس کی قربانی نے خود کا ایک پیغام دِیا: ''میں اپنے گناہوں سے واقف ہوں اور یہ کہ میں کسی بھی مذہب میں خود کو تیرے سپرد نہیں کرسکتا لیکن میں تُجھے اُس چیز کا نذرانہ واپس کر رہا ہوں جو تیرا ہی ہے، خون بہانے کی قربانی، کیونکہ میں یہ خیال کرتا ہوں میری مخلصی تیری قابلِ غور قیمت سے آئے گی۔'' ہابل پہلا انسان تھا جس نے خُدا کو حقیقی ایمان پیش کِیا۔

بہر حال، قائن کے اندر خُدا کیلئے سچی مُحبت نہیں تھی۔ وہ یہ یقین نہیں رکھتا تھا کہ وہ اپنے والدین کے گُناہ میں شامل ہے۔ اُس نے خُدا کو یہ بھی بتایا کہ وہ اس بات پر بھی یقین نہیں رکھتا کہ وہ اپنے بھائی کا محافظ ہے (پیدائش 9:4)۔ اس نے سرد مہری سے ہابل ہو مار دِیا۔ پھر بھی قائن خُدا کو بطور خالق ماننے پر تیار تھا اور وہ بھی اپنا ہدیہ لے کر آیا، مگر یہ صرف اُس کا ایک عمل تھا، اپنی کثرت کی کمائی سے ایک ہدیہ۔ شاید وہ کبھی کبھار خُدا کی ستایش کرنے کو تیار تھا، مگر اُس نے اپنی زندگی کو اپنا ہی سمجھا تھا اور یقین رکھتا تھا کہ وہ اکیلے اپنے فائدے کیلئے زمین کا استحصال کرنے کیلئے آزاد ہے۔ وہ جب کبھی کبھار خُدا کو سلام کرنے آسکتا ہے، شاید ہفتہ میں ایک بار یا کٹائی کے وقت سال میں ایک بار، یا شاید کبھی نہیں۔ قائن رسمی دھریت کی بنیاد باندھنے والا تھا، حقیقی طور پر خُدا اسے پیار کئے بغیر حمد کرنے والا۔ قائن کا یہ مذہب تھا، تیسرا مذہب جو آسمان دیکھتا ہے اور اِسے مُکمل طور پر جھوٹا قرار دیتا ہے۔ یہ آج زمین پر سب سے بڑا مذہب ہے اور رسمی دھریت کے ہر اظہار کو گلے لگاتا ہے، چاہے یہودی، مسیحی اور اسلامی۔ خُدا نے خود ان الفاظ میں خلاصہ کِیا ہے: ''پس خُداوند فرماتا ہے چونکہ یہ لوگ زُبان سے میری نزدیکی چاہتے ہیں اور ہونٹوں سے میری تعظیم کرتے ہیں لیکن ان کے دِل مُجھ سے دور ہیں کیونکہ میرا خوف جو اِن کو ہوا فقط آدمیوں کی تعلیم سُننے سے ہوا۔'' (یسعیاہ 13:29)۔

قائن کے غُصہ نے اُس کے اور اُس کے بھائی کے درمیان فرق کو پیش کِیا۔ اُس نے ضرور جواب دِیا ہوگا: ''میں کئی بار تجھے سلام کرنے تیرے حضور آنے پر تیار ہو جاتا، ضرورت پڑتی تو ہفتہ میں ایک بار۔ تو نے میرے پہلے ہدیے کو کیوں مُکمل طور پر رد کر دِیا؟'' خُدا کا اُس کو جواب یہ ہوتا: ''ہابل نے صرف ایک قربانی پیش کی، مگر نجات کیلئے مُجھ پر بھروسہ کرنا میرے نزدیک یہ اُس کی پوری زندگی کا عہد تھا۔ میں ایک دِن، صرف اپنی ایک قربانی سے، اُن سب کو کامل کر دوں گا جو ڈھل چُکے ہیں'' (عبرانیوں 14:10)۔ ہابل کا ایمان ایک ہر حقیقی مذہب ہے جو دُنیا جانتی ہے اور ہمیشہ جانتی رہے گی۔ یہ مُتحرک ہے، خشک، بیرونی مطابقت کے مُقابلہ میں زندہ ایمان۔ یہ اپنے آپ میں خُدا کو کُچھ پیش نہیں کرتا، مگر نجات کیلئے مُکمل طور پر خُدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ یہ بیرونی شخصیت کو دیکھ کر یہ نہیں کہتا کہ میں کیا ہوں؟ ایک مسلمان، یہودی یا مسیحی جن کی شناخت پہناوے، داڑھی، سر ڈھانپنے، چوغوں اور ہفتہ وار عبادت میں حاضری وغیرہ سے کی جاتی ہے، ایک

مخصوص مذہب کی طرف اشارہ ہے؟ نہیں، یہ ایک ترش سوال پوچھتا ہے کہ میں کون ہوں؟ میں اپنی جان میں کتنے گہرے طور پر خُدا سے پیار کرتا ہوں اور میں اُس کی کامل دیانتداری، خالص پن، مُحبت اور راستبازی تلاش کرنے کیلئے کس حد تک تیار ہوں؟ میرے مذہبی کپڑے اُتارنے، داڑھی منڈوانے، میرے کاہن کا چوغہ اُتارنے کے بعد، کیا باقی ہے؟ میرے اندر خُدا کے پیش کرنے کیلئے کیا ہے؟ اس زمین پر صرف ایک حقیقی مذہب ہے۔۔۔ یہ انسانی ایمان ہے جو خُدا کی وفاداری کا جواب دیتا ہے، اس خیال کو ہم مزید جانیں گے جب ہم آگے بڑھیں گے۔

3.1.3۔ابرہام: ایمان کا باپ

تمام مسلمان ابراہیم علیہ اسلام کی عزت کرتے ہیں۔ اُسے خُدا کا ایک عظیم پیغمبر سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح مسیحی بھی اُسے حقیقی ایمانداروں کی بُنیاد اور ایمانداروں کے باپ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اُس نے حقیقی ایمان کی پیروی کی، ہابل کے ایمان کی، اور حقیقی مسیحیوں سے کہا گیا ہے ''جو ابرہام کی مانند ایمان والی ہے۔ وہی ہم سب کا باپ ہے۔'' (رومیوں 16:4)۔ اسی طرح قرآن بھی ابراہیم کے بارے میں بولتا ہے ''ہمارے باپ ابراہیم کا ایمان'' (78:22Q)۔ مگر کیوں ابرہام کو اُس کے ایمان سے پہچانا گیا ہے نہ کہ خُدا کی مذہبی سُپردگی سے؟ قرآن ابراہام کے عقیدے کو بلاشبہ خُدا کی مرضی کی تابعداری کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ بیان کرتا ہے کہ وہ ایک مسلمان، ایک ''تابع'' ہونے والا تھا۔ (67:3Q) اور بیان کرتا ہے ''جب اُس کے خُداوند نے اُسے تابع ہونے کو کہا! تو اُس نے کہا میں جہانوں کے خُدا کے سامنے تابع ہوتا ہوں'' (131:2Q)۔ یہ تینوں الفاظ ایک ہی بُنیادی لفظ سے آئے ہیں جیسے کہ اسلام اور مسلمان۔ بہر حال، یہ حقیقی ایمان نہیں ہے۔ یہ خُدا کی مرضی سے دست برداری کی ناسمجھی سے زیادہ کُچھ نہیں ہے۔

بائبل بتاتی ہے کہ خُدا نے محض اپنی مرضی کی تابع فرمانی سے کہیں بڑھ کے ابرہام کو اپنے ساتھ ایک گہرے رشتہ میں بُلایا۔ یہ ایک سادہ وعدہ سے شروع ہوا جو خُدا نے تب باندھا جب اُس نے شکایت کی کہ اُس کی سلطنت کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ''آسمان کی طرف نِگاہ کر اور اگر تو ستاروں کو گن سکتا ہے تو گن۔۔۔ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی۔'' (پیدائش 5:15)۔ اس کے بعد جو ہوا سادہ طریقے سے بیان کِیا گیا ہے: ''اور وہ خُدا پر ایمان لایا اور اِسے اُس نے اُس کے حق میں راستبازی شمار کِیا۔'' (پیدائش 6:15)۔ اُسے دن میں کئی بار دُعا کرنے کی، کُچھ مہینے روزے رکھنے کی، اور زیارت پر جا کر خُدا کی گواہی کو حاصل کرنے کیلئے غریبوں کو کئی گُنا دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ اُس نے صرف وعدہ پر یقین کِیا اور وہ اُسی لمحہ خُدا کے ساتھ ایک ہی جگہ پر تھا۔

بہر حال، اُس کے ایمان کو بار ہا امتحان سے گُذرنا پڑا۔ کُچھ بھی ہوئے بغیر کئی سال بیت گئے۔ اُس کی بیوی سارہ جو کبھی بھی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ تھی اور ہر سال بوڑھی ہو رہی تھی، اُس نے اپنی نوکرانی ہاجرہ سے اولاد پیدا کرنے کو کہا (پیدائش 2:16)۔ جب اسمٰعیل پیدا ہوا تو ابرہام قائل تھا کہ یہی وہ وارث ہے جس کا وعدہ کِیا گیا تھا، مگر تیرا سال بعد جب ابرہام ننانوے سال کا اور اُس کی بھی نوے سال کی اور ابھی تک بانجھ تھی، خُدا نے اُس سے کہا: ''میں اُسے برکت دوں گا، اور میں اس میں سے تُجھے بیٹا دوں گا؛ میں اسے برکت دوں گا اور یہ

قوموں کی ماں ہوگی؛ بادشاہ اُس میں سے پیدا ہوں گے (پیدایش 16:17)۔ پہلے ابرہام اس خیال پر ہنسا، مگر پھر اُس پر یہ ظاہر ہوا کے ظاہری طور پر اسمٰعیل وعدے کا فرزند نہیں تھا۔ تو وہ خُدا کے حضور چلایا ''اسمٰعیل تیری نظر میں جیتا رہے!'' مگر خُدا نے جواب دِیا: ''نہیں، سارہ تیری بیوی تیرے لئے بیٹا پیدا کرے گی، اور تو اُس کا نام اضحاق رکھنا۔ میں اُس کے ساتھ اس کی آنے والی نسلوں کے ساتھ ایک ابدی عہد باندھوں گا۔'' (پیدایش 17:19-18)۔

آخر کار جب اضحاق پیدا ہوا تو سارا نے ابراہام سے مطالبہ کِیا کہ وہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو دور بھیج دے۔ سردار نہایت غمگین تھا، مگر خُدا نے اُس کی مرضی کی تصدیق کی، اسی وقت خُدا نے ابرہام کو بتایا کہ وہ اسمٰعیل کو بھی ایک بڑی قوم بنائے گا۔ چودہ سال کی عمر میں وہ بیابان میں بھیج دِیا گیا۔

جب کبھی بھی ابرہام نے نئے نوجوان کو دیکھا جس کے بارے میں وہ یقینی طور پر جانتا تھا کہ یہ وہی بچہ ہے جس کا وعدہ کِیا گیا تھا۔ وہ اُس دن کے انتظار میں تھا جب اضحاق بڑا ہوگا اور خُدا کے یہ وعدہ پورا گا کہ وہ قوموں کا باپ بنے گا۔ مگر جب اضحاق اسمٰعیل والی عمر تک پہنچا تو اُسے بھی دور کِیا گیا، خُدا نے بل آخر بزرگ سے دوبارہ کلام کِیا۔ ''ابرہام!'' اُسے اچانک بُلایا گیا (پیدایش 1:22)۔ ابرہام نے اپنی مرضی سے جواب دِیا، خُدا سے سُننے کی توقع کر رہا تھا کہ اب کیسے اُس کا بیٹا آنے والی نسلوں کیلئے برکت کا باعث ہوگا۔ اس کی بجائے خُدا نے اُس سے کہا: ''اپنے بیٹے کو لے، اپنے اکلوتے بیٹے اضحاق کو، جس سے تو پیار کرتا ہے، اور موریا کی سرزمین پر جا اور جو پہاڑ میں تجھے دکھاؤں گا وہاں اُسے سوختنی قربانی ہونے کیلئے قربان کر دے'' (پیدایش 2:22)۔ (قرآن اس واقعے کو کا بیان کرتا ہے مگر جس بیٹے کی قربانی ہو رہی تھی اُس کی شناخت کیلئے اُس کا نام بیان نہیں کرتا۔۔۔(102:37Q)۔ بہر حال یہ نبیوں کی نبوت اور کتاب کی لڑی کی تصدیق کرتا ہے جو اضحاق کی نسل سے ہوگی۔۔۔(27:29Q)۔

یہ بزرگ کیلئے قدرے بڑا امتحان تھا۔ جب اسمٰعیل نوجوان بن رہا تھا تو خُدا نے ابرہام کو رد کرنے کا کہا، مگر اب جب اسحاق اُسی عمر کو پہنچا تو خُدا نے اُسے ذبح کر دینے کا کہہ دِیا تھا! یہ انسان کی خُدا سے مُحبت کا سب سے بڑا امتحان تھا۔۔۔ کہ وہ اپنا بیٹا اُس کیلئے قربان کر دے۔ اگر وہ اپنے بیٹے کو نہ بخشتا، تو یقیناً وہ اُسے سب کُچھ دے دیتا جو کُچھ اُس کے پاس تھا (رومیوں 32:8)۔ یہ سب سے بہترین تھا جو کوئی بھی انسان خُدا کو پیش کر سکتا تھا۔

مگر ابرہام قدرے سخت امتحان کا سامنا کر رہا تھا۔ خُدا نے اُس سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اُس کی نسل کو اسحاق کے وسیلہ سے ستاروں کی مانند بڑھائے گا۔ اگر وہ اُسے سوختنی قربانی کیلئے پیش کر دیتا تو اُس کا وعدہ کیسے پورا ہوتا؟ ابرہام نے ضرور اُس منظر کا تصور کِیا ہوگا جب اُس کا بیٹا قربانی کے بعد راخ بن جاتا اور جیسے ہی ہوا آتی تو اُس کی راخ کو اُڑا لے جاتی، اور وہ مایوسی سے اپنے اندر تصور کرتا ''وہ گیا خُدا کا وعدہ ہوا کے ساتھ۔''

بہر حال، اُس وقت تک، بغیر سوال کئے ابرہام خُدا کی تابعداری میں بہت آگے جا چُکا تھا۔ اس سے کُچھ ہی دیر پہلے جب خُدا نے سدوم اور عمورہ کو اُن کی شرارت کے سبب سے برباد کرنے کی دھمکی دی تھی تو بزرگ نے اعتراض کِیا تھا: ''کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے

گا؟ شاید اُس شہر میں پچاس راست باز ہوں۔ کیا تُو اُسے ہلاک کرے گا اور اُن پچاس راست بازوں کی خاطر جو اُس میں ہوں اُس مقام کو نہ چھوڑے گا؟ ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جائیں۔ یہ تجھ سے بعید ہے۔ کیا تمام دُنیا کا انصاف کرنے والا انصاف نہ کرے گا؟'' (پیدائش 18:25-23)۔

ایک نبی کیسے خُدا کے فیصلے میں بحث کر سکتا ہے؟ یہ ایک فروتن تابع فرمانی نہیں تھی۔ مگر خُدا نے اُس کی بات رکھی، آخر کار خُدا نے وعدہ کِیا کہ اگر اُس شہر میں دس بھی راست باز ہوں تو وہ اُسے برباد نہیں کرے گا۔ (وہاں دس بھی نہیں تھے، آخر کار صرف لوط اور اُس کی بیٹیاں ہی اُس تباہی سے محفوظ رہے۔)

جتنا نظر آتا ہے اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ ابرہام خود سچا ہونے کیلئے خُدا پر بھروسہ کر رہا تھا۔ یہ یقین رکھتے ہوئے کہ خُدا وفادار ہے، اُس نے اپنا پورا ایمان خُدا کی وفاداری پر رکھا۔ ''خُدا کا ہر سُخن پاک ہے'' کلام بیان کرتا ہے (اِمثال 30:5)۔ جب خُدا نے ابرہام کو اُس کے بیٹے کو قربان کرنے کا کہا تو اُس نے اُلجھن کا سامنا کِیا۔ اگر اسحاق نے قربان ہی ہو جانا تھا تو خُدا کا وعدہ کیسے پورا ہو گا؟ وہ خود سے کہہ سکتا تھا'' مُجھے نہیں پتا مگر اس سے فرق نہیں پڑتا۔ خُدا نے مُجھے اُسے برباد کرنے کا حُکم دِیا ہے، تو میں ایسا کروں گا۔ میں بلاشبہ اُس کی مرضی کی تابعداری کروں گا۔ نامُکمل وعدہ کا مسئلہ اُس کا ہو گا، میرا نہیں۔''

مگر ابرہام نے ایسا نہیں کِیا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کا ایمان، جس نے خُدا کی نظر میں اُس کے حق میں راست باز ہونے کی گواہی دی تھی، وہ خُدا کی وفاداری کا محض ہلکا سا عکس ہے۔ سورج روشنی کو پیدا کرتا ہے، چمکدار روشنی۔ چاند اس روشنی کے منعکس کرنے کے علاوہ اور کُچھ نہیں کر سکتا، جب وہ سورج کا بھرپور سامنا کرتا ہے تو وہ پوری طرح اُس کی روشنی منعکس کرتا ہے۔ اگر چاند کو پیچھے کر دیں تو سورج کی چمکتی ہوئی روشنی مُکمل طور پر غیر متاثر ہو گی، مگر سورج کو ہٹا دیں تو چاند ذرا بھی نہیں چمکے گا۔ تو ایسے ہی خُدا وفاداری کو پیدا کرتا ہے جیسے سورج روشنی کو، مگر ابرہام کا ایمان چاند کی روشنی کی مانند ہے۔۔۔ خُدا کی جلالی وفاداری کے عکس سے بڑھ کر کُچھ بھی نہیں۔

پھر بھی ابرہام نے اس ایمان کو تھامے رکھا۔ ہابل کی طرح، اُس نے دُنیا میں ایک ہی حقیقی مذہب کی پیروی کرنا جاری رکھا، حقیقی ایمان، اور ہابل کی طرح اُس کی تعریف کی گئی: ''ایمان ہی سے ابرہام نے آزمایش کے وقت اِضحاق کو نذر گذرانا اور جس نے وعدوں کو سچ مان لیا تھا وہ اس اکلوتے کو نذر کرنے لگا۔ جس کی بابت یہ کہا گیا تھا کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی۔ کیونکہ وہ سمجھا کہ خُدا مُردوں میں سے جِلانے پر بھی قادر ہے چنانچہ اُن ہی میں سے تمثیل کے طور پر وہ اُسے پھر مِلا'' (عبرانیوں 11:19-17)۔

خُدا نے ابرہام کی عزت کی اور اُس کے بیٹے کو بحال کِیا۔ اُس نے اُس بڑے امتحان کو پاس کر لیا تھا۔ وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی برکت خُدا کو واپس دینے کو تیار تھا۔ اس کی وجہ سے ابرہام نے ایک بہت خاص خطاب حاصل کِیا تھا۔ وہ خُدا کا دوست کہلایا۔ یہوسفط، یہوداہ کا راستباز بادشاہ، اُس نے کئی صدیوں بعد خُدا سے یہ دُعا کی: ''اے ہمارے خُدا! کیا تو ہی نے اس سرزمین کے باشندوں کو اپنی قوم اسرائیل کے آگے سے نکال کر اپنے دوست ابرہام کی نسل کو ہمیشہ کو نہیں دِیا؟'' (2 تواریخ 20:7)۔ خُدا خود ایک بار اسرائیل کی قوم سے ایسے مُخاطب ہوا ''جو میرے دوست ابرہام کی نسل سے ہے'' (یسعیاہ 41:8)۔ یعقوب جو یسوع کا ابتدائی شاگرد اور اُس کا سگا بھائی تھا، اُس

نے بھی ابرہام کے ایمان کے بارے لکھتے ہوئے کہا'' وہ خُدا کا دوست کہلایا'' (یعقوب 23:2)۔

قرآن اس خطاب کی تصدیق کرتا ہے: کیونکہ خُدا نے ابرہام کو اپنے دوست کو طور پر لیا'' (125:4Q)۔ یہاں عربی لفظ khalilan ہے، ''ایک دوست'' اور اس کے نتیجہ میں ابرہام اسلام میں ہمیشہ خلیل اُللہ سے جانا جاتا ہے، خُدا کا دوست۔ بہرحال، قرآن اس خطاب کی کوئی وضاحت پیش نہیں کرتا۔

بہرحال، بائبلی بیان میں ہم زیادہ سے زیادہ دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقی ایمان کیا ہے۔ خُدا اپنے لوگوں کے ساتھ زندہ رشتہ چاہتا ہے۔ وہ مذہبی معمول کی سخت تابعداری، تقریبات کو منانے، اور پہلے سے لکھی گئی دُعاؤں کو دہرانے اور دُعا یا اوقات وغیرہ سے بڑھ کر اس کی خواہش کرتا ہے۔ جب ہم آگے بڑھتے ہیں تو یہ اور بھی زیادہ واضح بن جاتا ہے۔ بہرحال، موجودہ وقت میں ہم ابرہام کی پہچان کیلئے ایک علامت ٹھہرا دیتے ہیں۔۔۔ حقیقی ایمان۔ خُدا نے زبردستی اپنی راستبازی اُس پر نہیں تھوپی، اور توقع کی کہ وہ اس کے ہر مُطالبے میں کامل راستبازی اور تابعداری میں جواب دے گا۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی شخص کتنا بھی مذہبی، متقی یا خود کو وقف کرنے والا ہو، وہ خُدا کی کامل راستبازی سے نہیں مل سکتا۔ اُس کا گُناہ بار بار اُسے پیچھے کھینچتا رہے گا۔

خُدا نے اپنی وفاداری دکھانے کیلئے ابرہام کا انتخاب کِیا اور جب نبی نے مُسلسل ایمان سے جواب دِیا تو وہ خوش ہوا، اور آخرکار اپنے بیٹے کی قربانی کے حُکم کو مان کر اسے کامل کِیا۔ ہمارے پاس کہنے کو اور بھی بہت کُچھ ہوگا جب ہم اُس کے اختتام پر آئیں گے جس کے بارے ہم نے پہلے بات کی ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ ابرہام کا قربانی دینے والا ایمان خُدا کی مُحبت میں پیش کی جانے والی قربانی کا عکس تھا۔ بہرحال، اس لمحہ ہمیں اسرائیل کے ایک اور عظیم بزرگ کی طرف بڑھنے دیں، موسیٰ، اور دیکھیں کے خُدا کے منصوبے اور مقاصد کیسے اُس کے لوگوں کیلئے بڑھتے اور وسیع ہوتے چلے گئے۔

4.1.3۔ موسیٰ جو خُدا کو روبرو جانتا تھا

چار سو سال سے زیادہ گُزرنے جانے کے بعد خُدا ایک بار پھر اپنے لوگوں سے کلام کرنے کو اُٹھا۔ مصر میں بطور شہزادہ خوشحالی کے چالیس سال بعد، اور پھر سینا کے بیابان میں مزید انصاف سے مفرور، موسیٰ نے اچانک خود کو اسرائیل کے خُدا کے روبرو پایا۔ خُدا نے موسیٰ کے فرعون کی حُکمرانی سے چھُڑانے کیلئے بُلایا، یکے بعد دیگرے آفتوں کے آنے سے بل آخر مصریوں کی مزاحمت کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، موسیٰ نے اُسی بیابان میں وعدہ کی سرزمین، کنعان کیلئے لوگوں کی راہنمائی کی۔

اس کہانی میں سب سے زیادہ مشہور منظر کو پھر سے بتانے کی ضرورت ہے۔ فرعون نے صرف تب نرمی کی جب خُداوند کی طرف سے فرشتہ نے اُس رات ہر مصری خاندان کے پہلوٹھے کو مار دِیا۔ صرف وہ اسرائیلی جنھوں نے عیدِ فسح کیلئے برہ قربان کرنے کیلئے خُدا کے کلام کی تابعداری کی تھی وہ بچے رہے۔ اُنہیں ہدایت دی گئی کہ ''باسن کے خون میں سے کُچھ اوپر کی چوکھٹ اور دروازہ کے دونوں بازؤں پر لگا دینا'' خروج (22:12)۔ اور اُنہیں مزید بتایا گیا ''اور تُم اِس بات کو اپنے اور اپنی اولاد کیلئے ہمیشہ کی رسم کر کے ماننا'' (خروج 24:12)۔ موت

کا فرشتہ اُترے گا اور اسرائیلیوں کے پہلوٹھے کو نہ مارے گا۔ایک واضع طریقہ تعمیر ہورہا تھا خُدا کا رشتہ لوگوں کے ساتھ ترقی کررہا تھا۔ہابل نے اپنے بروں کو بطور کفارہ کی قربانی پیش کیا، آنے والی قدرے بڑی قربانی کا عکس ظاہر کیا۔اب اسرائیل کے لوگوں کو حُکم دِیا گیا تھا کہ وہ بہائے ہوئے خون کو اپنے دروازوں کی چوکھٹوں پر لگائیں۔حقیقی ایمان اپنی بابت آپ بتانا شروع ہورہا تھا۔خُدا کے حقیقی لوگوں کی اُمید، اکیلے خُدا کے فضل پر تھی نہ کہ اپنی خودکی راستبازی پر، اب ساری توجہ خُدا کے حقیقی برے کی پیروی کرنے پر مرکوز ہو رہی تھی۔حقیقی ایمانداروں نے اس کا ادراک حاصل کِیا اور اپنا ایمان خُدا کے مخلصی دینے والے فضل پر رکھا جو ابھی مُکمل طور پر ظاہر ہونے والا تھا۔

مصر سے نکلنے سے کُچھ دیر بعد ہی خُدا نے موسیٰ کو حُکم دِیا: ''اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل اُن کو پاک کر اور وہ اپنے کپڑے دھولیں۔ اور تیسرے دِن تیار رہیں کیونکہ خُداوند تیسرے دن سب لوگوں کے دیکھتے دیکھتے کوہ سینا پر اُترے گا'' (خروج 19:11-10)۔تیسرے دن جب خُدا کی حضوری پہاڑ پر ظاہر ہوئی تو لوگ ڈر گئے۔خُدا نے براہ راست قوم سے بات کی اور دس احکام دئے جو یہودیوں کے اخلاقی شریعت کی ریڑھ کی ہڈی بن گئے۔یہ ایک منفرد موقع تھا، جس کیلئے خُدا صدیوں سے تیار ہورہا تھا۔

موسیٰ سے کسی فرشتہ نے بطور آسانی درمیانی کے طور پر ملاقات نہیں کی تھی۔خُدا خود نبی اور قوم کے قریب ہوا تھا، اور اُس کے بعد خُدا نے براہ راست لوگوں سے تعلق باندھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔خُدا نے اُن کے درمیان اپنی حضوری ظاہر کرنے کیلئے موسیٰ سے کہا کہ وہ ایک صندوق بنائے اور اُس کے اوپر ایک سرپوش بنائے اور کہا: ''وہاں میں تُجھ سے مِلا کروں گا اور اُس سرپوش کے اُوپر سے اور کروبیوں کے بیچ میں سے جو عہدنامہ کے صندوق کے اوپر ہوں گے اُن سب احکام کے بارے میں جو مَیں بنی اسرائیل کے لئے تُجھے دوں گا تجھ سے بات چیت کِیا کروں گا۔'' (خروج 25:22)۔

قوم کے پاس ظاہری ثبوت تھا کہ خُدا خود اُن کے درمیان موجود ہے۔جب کبھی موسیٰ پاک مقام میں داخل ہوا جو ایک ہیکل کے طور پر تعمیر ہوا تھا اور جہاں صندوق رکھا ہوا تھا، ''اور جب موسیٰ خیمہ کے اندر چلا جاتا تو ابر کا ستون اُتر کر خیمہ کے دروازہ پر ٹھہرا رہتا اور خُداوند موسیٰ سے باتیں کرنے لگتا'' (خروج 33:9)۔جب لوگ ابر کو دیکھتے تو وہ کھڑے ہوتے اور ستایش کرنا شروع کرتے۔کہانی کے اختتام میں: ''اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے ویسے ہی خُداوند روبرو ہوکر موسیٰ سے باتیں کرتا تھا'' (خروج 33:11)۔موسیٰ اس بات سے بہت شادمان تھا کہ خُدا اُس سے اور اُس کے لوگوں سے براہ راست تعلق جوڑنے کی خواہش رکھتا ہے اور اپنی حضوری اُن کے درمیان ظاہر کرنا چاہتا ہے۔اُس نے خُدا سے کہا'' کیونکر یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ مجھ پر اور تیرے لوگوں پر تیرے کرم کی نظر ہے؟ کیا اِسی طریق سے نہیں کہ تُو ہمارے ساتھ ساتھ چلے تا کہ مَیں اور تیرے لوگ روئے زمین کی سب قوموں سے نرالے ٹھہریں؟''

موسیٰ نے بڑی دلیری سے دُعا کی ''مَیں تیری مِنت کرتا ہوں مُجھے اپنا جلال دِکھادے۔'' خُدا نے جواب دِیا: ''مَیں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے ظاہر کروں گا اور تیرے ہی سامنے خُداوند کے نام کا اِعلان کروں گا؛ اور مَیں جس پر مہربان ہونا چاہوں مہربان ہوں گا اور جس پر رحم کرنا چاہوں رحم کروں گا'' (خروج 33:19-18)۔

احترام کے ساتھ، حتیٰ کے اس موقع پر بھی خُدا نے اسلام سے کئی گُناہ زیادہ حضوری اور مہربانی کو ظاہر کیا ہے۔ قدرے زیادہ دو گہرا تعلق، رفاقت، فضل اور رحم خُدا اور اس کے لوگوں کے درمیان آنے والا تھا، مگر اس لمحہ میں بھی خُدا اور لوگوں کے درمیان تعلق اسلام کی توقعات سے بڑھ کر موجود تھا۔ خُدا خود ظاہری طور پر اُن کے درمیان موجود تھا۔ وہ ابر، جو اُس کے حضوری کا ایک خاص ظہور تھا، دن میں سرپوش پر جنبش کرتا اور رات کو چمکتا تھا۔ جب وہ جنبش کرتا تو قوم جان جاتی کہ اُنہیں پیروی کرنا اور خُدا کے قریب رہنا ہے کیونکہ وہ اپنے لوگوں میں رہتا تھا۔

جب موسیٰ کوہ سینا سے وہ دو لوحیں لے کر اُترا جس پر دس احکام خُدا نے کندہ کئے تھے، ''موسیٰ کو خبر نہ تھی کہ خُداوند کے ساتھ باتیں کرنے کی وجہ سے اُس کا چہرہ چمک رہا ہے'' (خروج 29:34)۔ جب کبھی بھی وہ خُداوند سے باتیں کرنے کے بعد واپس آیا، ''اور بنی اسرائیل موسیٰ کے چہرہ کو دیکھتے تھے کہ اُس کے چہرہ کی جِلد چمک رہی ہے'' (خروج 35:34)۔ قرآن موسیٰ اور خُدا کے اس مفرد تعلق کی تصدیق کرتا ہے: ''اور موسیٰ سے اللہ براہ راست بات کرتا تھا'' (Q4:164)۔ یہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتا مگر اُن کے درمیان ایک خاص رشتے کی تصدیق کرتا ہے۔ بائبل میں موسیٰ کی کہانی کا اختتام اس الفاظ سے ہوتا ہے: ''اور اُس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خُداوند نے روبرو باتیں کیں نہیں اُٹھا۔''

ابرہام خُدا کا دوست کہلایا۔ موسیٰ نے خُدا سے روبرو باتیں کیں جیسے ایک دوست اپنے دوست سے کرتا ہے۔ یہاں ہم خُدا کا بڑھتا ہوا اعلیٰ مقصد باقاعدہ ظاہر ہوتا ہوا دیکھتے ہیں۔ خُدا کی حضوری اتنی قریب سے ظہور پذیر ہوتی تھی کہ جب وہ اُس سے باتیں کرتا تھا تو موسیٰ کا چہرہ چمکتا تھا۔ خُدا مذہبی رسم و رواج سے کہیں آگے جا رہا تھا۔ لوگوں سے شخصی طور پر ملنے اور اُسے براہ راست جاننے کی اُس کی حتمی خواہش وقت کے ساتھ بڑھتی چلی گئی۔

بدقسمتی سے، خُدا کی قریبی حضوری نے اسرائیل اور اُس کے درمیان ایک مستقل پریشانی اور اُلجھن پیدا کر دی۔ بار بار اُنہوں نے اُس کا بھروسہ توڑا اور اُس کے خلاف بغاوت کی۔ ابتدا ہی سے جب خُدا نے قوم کو اپنا کلام سُننے اور اپنے دس احکام لینے کیلئے بُلایا، لوگوں نے موسیٰ سے کہا، ''تُو ہی ہم سے باتیں کِیا کر اور ہم سُن لیا کریں لیکن خُدا ہم سے باتیں نہ کرے تا نہ ہو کہ ہم مَر جائیں'' (خروج 19:20)۔ جب موسیٰ پہاڑ پر خُدا کے ساتھ چالیس دن کیلئے بات چیت کرنے گیا، لوگوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُس کی حضوری کو ہلانے اور اُس پر اختیار حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے سُنہری بچھڑا بنایا اور اُس کی پرستش کرنا شروع کر دی، فوری اُس کے ہر حُکم کو توڑ کر اُسے ظاہر کروانا چاہتے تھے کہ وہ اُس کے بارے میں کیا سوچتے تھے۔

خُدا کا غُصہ اُس کے اندر گہرا ہو گیا۔ بار بار اُس نے اُنہیں برباد کرنے کی دھمکی دی۔ ''اور خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ مَیں اس قوم کو دیکھتا ہوں کہ یہ گردن کش قوم ہے۔ اس لئے تو مُجھے چھوڑ دے کہ میرا غضب اُن پر بھڑکے اور مَیں اُن کو بھسم کر دوں''، خُدا نے اعلان کِیا (خروج 32:10-9)۔ ناپاک اور بدتمیز لوگوں کے درمیان ایک مہربان اور راستباز خُدا۔۔۔ اُلجھن ناگزیر تھی۔ قوم خُدا کے قریب نہیں جانا چاہتی تھی۔ اُن کی بے اعتقادی کی وجہ سے اُس نے اُنہیں بیابان میں تھوڑے کھانے اور پینے کے ساتھ چالیس سال بھٹکنے دِیا۔

اُس کی تمام مہربانی کے باوجود بھی لوگ اُس کے قریب نہیں آرہے تھے۔اُن کے اتنے قریب رہنے سے،اُن کے گُناہ اور دل کی سختی اُس کی راستبازی اور پاکیزگی کے خلاف ناگزیر حد تک بڑھ گئی تھی۔

''اور اب اسرائیل،''موسیٰ نے کہا،''خُداوند تیرا خُدا تجھ سے اس کے سوا اور کیا چاہتا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کا خوف مانے اور اُس کی سب راہوں پر چلے اور اُس سے مُحبت رکھے اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے خُداوند اپنے خُدا کی بندگی کرے'' اور خُداوند کے جو احکام اور آئین مَیں تجھ کو آج بتاتا ہوں اُن پر عمل کرے تاکہ تیری خیر ہو؟''(اِستثنا 10:13-12)۔اس میں موسیٰ نے خُدا کا حتمی مقصد ظاہر کیا ہے۔۔ایک گہرا باہمی تعلق جو جوابی مُحبت اور تابعداری پر مُنحصر ہو۔حتیٰ کے اُس نے کئی صورتوں کی مذہبی تقریبات اور رسومات لاگو کی تھی تاکہ کم ازکم اُس کے لئے رسمی پرستش ہوتی ہے،اسرائیلی اُس سے مُڑ گئے۔وہ اپنے دل کی گہرائی سے خالص پن،وفاداری اور مُحبت میں اُس کے قریب نہیں آنا چاہتے تھے۔بڑی آسانی سے،وہ واپس مصر کی غلامی میں رہنے کو ترجیح دینے کی بجائے اُس کی وفاداری کے ایمان میں رہتے اور اُس کی روح کو اپنے دل اور جانوں کی گہرائیوں کی جانچ کرنے کی اجازت دیتے۔

ایک موقع پر،من سے اُکتانے کے بعد خُدا نے ہر روز آسمان سے اُن کے لئے کھانے کو بھیجا،بھیڑ میں سے کُچھ لوگ بڑی شدید طلب رکھتے تھے؛اور اسرائیل کے لوگ بار بار روئے بھی اور کہا:''ہم کو کون گوشت کھانے کو دے گا؟ ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مصر میں مُفت کھاتے تھے ہائے وہ کھیرے اور وہ خربوزے اور وہ گندنے اور پیاز اور لہسن۔لیکن اب تو ہماری جان خشک ہوگئی۔یہاں کوئی چیز مُیسر نہیں اور من کے سِوا ہم کو اور کچھ دکھائی نہیں دیتا''(گنتی 11:6-4)۔بعد کی نسلوں نے اس من کو آسمانی روٹی کی عزت دی،مگر اُس وقت اسرائیلیوں نے موسیٰ سے گِلہ کِیا کہ''ہمارا جی اس نکمی خوراک سے کراہیت کرتا ہے''(گنتی 21:5)۔

جب وہ مُلکِ کنعان میں داخل ہوگئے،سرپوش پر ظاہری ابر دھندلا ہوگیا۔اب اُن کی بھوک مٹانے والا من ختم ہوگیا۔خُدا دیکھ سکتا تھا کہ وہ اُس کی راستبازی کا عکس نہیں دِکھا سکتے اور اگر وہ اپنی حضوری کو ظاہر کرنا جاری رکھے گا تو وہ محض اُس کے غضب اور عدالت کے لئے منظرِ عام پر آجائیں گے۔سو اُس نے اُس قوم کو جانے دِیا،ابھی بھی اپنے لوگوں میں رہ رہا تھا،مگر روبرو اُلجھن سے مزید بچنے کیلئے اُس نے اپنی ظاہری حضوری کو نکال لیا تھا۔خُدا نے بڑے صبر سے آنے اور جانے والی نسلوں کو دیکھا۔کُچھ صدیوں بعد خُدا نے اسرائیل کے لوگوں کے درمیان دوبارہ اپنی حضوری کو محسوس کروانا شروع کِیا۔ایک اور شخص خُدا کیلئے سلگتی مُحبت لئے اُٹھا،ایک مضبوط آدمی جو قوم کو مُتحد کر سکتا تھا،اور خُدا اُس سے تعلق بنانے کیلئے اُٹھا اور اُس کی اُمیدیں جاگ اُٹھیں اس سے پہلے کے قوم مادی پرست بننا شروع ہوجاتی۔

5.1.3۔داؤد:خُدا کے دل کے موافق ایک شخص

جب داؤد اسرائیل کا بادشاہ بنا،خُدا نے کہا:''مُجھے ایک شخص یسی کا بیٹا داؤد میرے دل کے موافق مل گیا۔وہی میری تمام مرضی کو پورا کرے گا''(اعمال 13:22)۔خُدا داؤد کی راستبازی،بیرونی آرائش،پاک دِنوں کی تعظیم کی بات نہیں کر رہا تھا،وہ اُس کے باطن کی بات کر رہا تھا۔۔اُس کی درست روح،خُدا کیلئے مُحبت،صاف کردار،شخصی مُخلصی اور گہرے ایمان کی بات کر رہا تھا۔داؤد نے اپنی خُدا کے لئے

عقیدت اپنے کئی زبوروں میں ظاہر کی ہے۔ وہ ایک بڑی کمزوری اور گرنے والا شخص تھا، ان سب کے باوجود اُسے خُدا کی شدید خواہش تھی اور اُس نے اپنا دل مسلسل اُس کی جانب رکھا۔ اُس نے دُعا کی: ''جیسے ہرنی پانی کے نالوں کے ترستی ہے ویسے ہی اے خُدا! میری روح تیرے لئے ترستی ہے۔ میری روح خُدا کی۔ زندہ خُدا کی پیاسی ہے۔'' (زبور 42:2-1)۔

اپنے ایک اور ستائشی گیت میں اُس نے یہ اقرار کیا: ''اے خُداوند! اے میری قوت! مَیں تُجھ سے مُحبت رکھتا ہوں۔ خُداوند میری چٹان اور میرا قلعہ اور میرا چھڑانے والا ہے۔ میرا خُدا۔ میری چٹان جس پر مَیں بھروسا رکھوں گا۔ میری سپر اور میری نجات کا سینگ۔ میرا اونچا بُرج۔ مَیں خُداوند کو جو ستایش کے لائق ہے پُکاروں گا۔ یوں مَیں اپنے دشمنوں سے بچایا جاوٴں گا۔'' (زبور 18:3-1) وہ کسی دعا یا کتاب سے نہیں پڑھ رہا تھا، وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے خُدا پر اپنے یقین کا اظہار کر رہا تھا۔ داوٴد جانتا تھا کہ حقیقی ایمان خُدا کی جانب رجوع کرنے والی جان کی گہرائی سے آتا ہے۔ اُس نے بیرونی شخصیت کی راستبازی کی تجویز لوگوں کو نہیں، جبکہ وہ خود اپنے اندر نیا نہیں ہوا تھا۔ اُس نے اپنی تمام سوچوں، لفظوں اور کاموں میں خالص ہونے کی خواہش کی۔ وہ چلایا: ''اے خُدا تُو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان۔ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے۔ اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بری روش تو نہیں اور مجھ کو ابدی راہ میں لے چل''

(زبور 139:24-23)۔

جب وہ اپنے دل کی جانچ میں ناکام ہوا اور اس نے دعا کی: ''دیکھ تو باطن کی سچائی پسند کرتا ہے اور باطن ہی میں مُجھے دانائی سکھائے گا۔'' (زبور 51:6)، منت میں آگے بڑھتا ہے: ''اے خُدا! میرے اندر پاک دل پیدا کر اور میرے باطن میں ازسرِنو مُستقیم روح ڈال۔ مُجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر اور اپنی پاک روح کو مُجھ سے جُدا نہ کر۔ اپنی نجات کی شادمانی مُجھے پھر عنایت کر اور مستعد روح سے مجھے سنبھال'' (زبور 51:12-10)۔ جب اُس کی دعا جاری رہتی ہے تو خُدا کے سامنے حقیقی فروتنی نکل آتی ہے: ''شِکستہ روح خُدا کی قربانی ہے۔ اے خُدا تو شِکستہ اور خستہ دِل کو حقیر نہ جانے گا۔'' (زبور 51:17)۔ داوٴد کا انتخاب اسرائیل کی راہنمائی کرنے کو ہوا کیونکہ اُس کا دل خُدا کے لئے حقیقی تھا۔ وہ ایمان کو سمجھتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ شخصی باطنی نئے پن میں اُس کی رضامندی ہے، یہ خُدا کی کامل وفاداری کا جواب ہے۔ جب خُدا نے سیموئیل کو داوٴد کو بادشاہ ہونے کیلئے مسح کرنے کا کاہ، اُس نے اُس سے کہا: ''خُداوند انسان کی مانند نظر نہیں کرتا اس لئے کہ انسان ظاہری صورت کو دیکھتا ہے پر خُداوند دل پر نظر کرتا ہے'' (1 سیموئیل 16:7)۔ داوٴد نے اسے جانا اور سمجھا۔

اپنی پوری زندگی داوٴد نے اسرائیل کو ایک حقیقی خُدا کی پرستش کرنے کیلئے متحد کرنے میں محنت کی۔ جب وہ اپنے تمام دشمنوں کو زیر کر کے آرام کرنے کے قابل ہوا، داوٴد نے ناتن نبی سے کہا' دیکھ مَیں تو دیودار کے گھر میں رہتا ہوں پر خُدا کا صندوق پردوں کے اندر رہتا ہے۔ تب ناتن نے بادشاہ سے کہا جا جو کچھ تیرے دل میں ہے کر کیونکہ خُداوند تیرے ساتھ ہے' (2 سیموئیل 7:3-2)۔ داوٴد نے خُدا کیلئے ایک ہیکل تعمیر کرنے کی تجویز دی، تا کہ اسرائیل کے لوگوں کو مسلسل خُدا کی پرستش کرنے کے لئے ایک ہیکل میں جمع کیا جائے جہاں خُدا کا جلال رہے۔ مگر خُدا نے ناتن سے کہا کہ وہ داوٴد سے بات کرے اور کہے: ''اور جب تیرے دن پورے ہو جائیں گے اور تُو اپنے باپ دادا کے ساتھ سو جائے گا تو مَیں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیرے صُلب سے ہوگی کھڑا کر کے اُس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔ وہی میرے نام کا ایک

گھر بنائے گا اور مَیں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا۔ اور مَیں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا''
(سیموئیل 7:14-12)۔ خُدا نے اُسے بتایا کے جس ہیکل کی تجویز اُس نے پیش کی ہے اُس کا بیٹا اُسے بنائے گا اور خُدا نے ایک وعدہ کے ساتھ اسے ختم کِیا: 'اور تیرا گھر اور تیری سلطنت سدا بنی رہے گی۔ تیرا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کِیا جائے گا'' (2 سیموئیل 7:16)۔ جیسے خُدا نے ابرہام سے بیٹے کا وعدہ کِیا تھا، اب ایسا ہی وعدہ داوٗد کے ساتھ بھی کِیا تھا۔ سلیمان وعدے کا فرزند تھا اور اُس کی وفات کے بعد وہ یہودیوں کیلئے پہلی ہیکل بنانے کیلئے تیار تھا۔ نسلوں تک یہودیوں کو اس بات کا احساس تھا کہ جیسے سلیمان وعدہ کا فرزند تھا ایسے ہی ایک آنے والے عظیم بیٹے کی بھی نبوت موجود ہے۔ خُدا نے داوٗد کو یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ وعدے کا فرزند ہمیشہ اُس کے تخت پر حکومت کرے گا۔ جب سلیمان وفات پا گیا تو جلد ہی لوگوں کو احساس ہو گیا کہ یہ نبوت تب پوری ہو گی جب داوٗد کا وہ عظیم بیٹا آئے گا اور وہ اُس دن کا انتظار کرنے لگے۔ نمایاں طور پر خُدا نے داوٗد سے کہا تھا کہ وہ عظیم بیٹا اُس کا اپنا بیٹا ہوگا۔ خُدا نے غیر واضع طور پر اِضافہ کِیا ''میں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا۔''

یہ نبوت پرانے عہد نامہ میں ملتی ہے۔ مسلمانوں کی طرح، یہودیوں نے بھی کبھی اس بات کو تسلیم نہیں کِیا کہ خُدا کا بیٹا ہے۔ بہر حال، اُن کی اپنی کتابوں میں سے ایک میں (2 سیموئیل) کو جب سے یہ لکھی گئی ہے نسل در نسل خُدا کے کلام کے طور پر عزت دی جاتی ہے، خُدا کا یہ وعدہ کہ اس کا اپنا بیٹا آئے گا اور اُس کی ابدی بادشاہی کو قائم کرے کا صاف نبوت تھی۔ اس وعدہ کی ایک اور عبارت میں تصدیق کی گئی ہے: ''وہ مُجھے پکار کر کہے گا تُو میرا باپ میرا خُدا اور میری نجات کی چٹان ہے۔ اور مَیں اُس کو اپنا پہلوٹھا بناوٗں گا اور دنیا کا شاہنشاہ۔ مَیں اپنی شفقت کو اس کے لئے ابد تک قائم رکھوں گا اور میرا عہد اُس کے ساتھ لاتبدیل ہے گا۔ مَیں اُس کی نسل کو ہمیشہ قائم رکھوں گا اور اُس کے تخت کو جب تک آسمان ہے'' (زبور 89:29-26)۔ یہ اقتباس یہودیوں کی ایک اور مرکزی کتاب میں سے ہے، جو کہ مسیحیت شروع ہونے کے ہزار سال پہلے لکھی گئی۔

جب سلیمان نے ہیکل مُکمل کر لی اور کاہن پاک ترین مقام میں عہد کا صندوق رکھ کر باہر آئے: 'خُداوند کا گھر ابر سے بھر گیا۔ سو کاہن اُس ابر کے سبب سے خِدمت کیلئے کھڑے نہ ہو سکے اس لئے کہ خُداوند کا گھر اُس کے جلال سے بھر گیا تھا' (1 سلاطین 8:11-10)۔ ایک بار پھر خُدا نے ظاہری طور پر اپنی حضوری قوم پر ظاہر کی جیسے اُس نے تب کی تھی جب موسیٰ نے بیابان میں خیمہ اجتماع بنایا تھا۔ اسلام کے پاس اس سے موازنہ کے لائق کُچھ بھی نہیں۔

اُن چالیس سالوں کے دوران جب اسرائیلی اپنی بے اعتقادی کی وجہ سے بیان میں بھٹک رہے تھے، قوم سے اُس کی زرخیزی چھین لی گئی تھی اور اُنہیں من کھانے اور پینے کے پانی کے علاوہ کچھ نہ دِیا گیا۔ لوگوں نے ایک دباوٗ کے نیچے دُکھ اُٹھایا جب خُدا نے سختی سے اُن کا امتحان لیا کہ وہ اُس کے لئے سچے ہیں یا نہیں۔ اُس نے اُن پر اپنی راستی کو سختی سے پیش کِیا، جب کبھی اُنہوں نے نافرمانی کی، اُس نے فوری ردِعمل کِیا، اُن کے خیموں میں آفات اور آگ بھیجی۔

بہر حال، اب خُدا نے قوم کو چالیس سال کا بے مِثال اطمینان اور خوشحالی بخشی۔ اس بار اُس نے اِسے جانے دِیا، وہ خوش تھا کہ موسیٰ کے

ساتھ باندھا گیا عہد اب آخر کار کام کرتا نظر آ رہا تھا۔قوم کیلئے اُس کی اُمیدیں عروج پر تھیں اور اس نے اِس کی شان میں خوشی کی اجازت دی۔حتیٰ کے اسرائیل کے دُشمن بھی اُس کے ساتھ صلح میں تھے۔ یہ ایک سنہرا دور تھا، آنے والے جلال اور اطمینان کی ایک آسمانی علامت۔ ''اور بادشاہ نے یروشلیم میں افراط کی وجہ سے چاندی کو تو ایسا کر دیا جیسے پتھر اور دیوداروں کو ایسا جیسے نشیب کے ملک کے گولر کے درخت ہوتے ہیں'' (1 سلاطین 27:10)۔

بدقسمتی سے اچھا وقت زیادہ دیر تک نہ رہا۔سلیمان اپنے ایمان میں توجہ دینے میں نا کام رہا اور مادی شان کی جانب مُڑ گیا۔اُس نے غیر اقوام کی عورتوں سے شادیاں کِیں جنہوں نے اُس سے غیر قوموں کی رسومات مُتعارف کروائیں۔ ''سلیمان'' اُن ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا'' (1 سلاطین 2:11)۔جب وہ بوڑھا ہوا تو اُس کی غیر اقوام کی بیویوں نے ''اُس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اُس کا دل خُداوند اپنے خُدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اُس کے باپ داؤد کا تھا'' (1 سلاطین 4:11)۔سلیمان کی وفات کے بعد جلد ہی قوم دو حصوں میں تقسیم ہو گئی، یہوداہ کے لوگوں نے سلیمان کے بیٹے یرُبعام کی پیروی کی، جبکہ شمالی قبیلے رجعام کی طرف مائل ہو گئے جس نے بیت ایل اور دان کے ضلع میں دو سونے کے بچھڑے رکھوا دیے تا کہ لوگوں کی یروشلیم میں خُداوند کی ستایش سے توجہ ہٹ جائے (1 سلاطین 12:29-28)۔

خُدا نے رجعام سے کہا ''پر تُو نے اُن سبھوں سے جو تجھ سے پہلے ہوئے زیادہ بدی کی اور جا کر اپنے لئے اَور اَور ڈھالے ہوئے بت بنائے تا کہ مجھے غُصہ دِلائے بلکہ تُو نے مجھے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینکا'' (1 سلاطین 14:9-8)۔بُرے بادشاہوں کے سلسلہ نے اسرائیل کے قبیلوں کو ہر طرح کی بُت پرستی اور شرارت میں ڈال دِیا۔یہوداہ کی تاریخ زیادہ رنگین تھی۔۔۔اس کے کُچھ بادشاہ جیسا کہ آخز بادشاہ اسرائیل کے بُرے بادشاہوں کی مانند تھے جبکہ یہوسفط کی مانند کُچھ بادشاہوں نے لوگوں کو خُدا کیلئے سچا رکھا، مگر یہ محض کچھ ہی وقت کی بات تھی کہ یہوداہ بھی گر پڑا اور خُدا کو شدید غُصہ دِلایا۔

قوم کیلئے خُدا کی اُمیدیں چکنا چور ہو چُکی تھیں۔وہ اسرائیل اور دُنیا کی تمام دوسری قوموں کو، جنہوں نے بہت دیر پہلے ہی خُدا کی ستایش کرنا بند کر دی تھی، آخری عدالت میں بُلا سکتا تھا۔لیکن اُس نے ایسا نہیں کِیا۔مُکمل وفاداری کا خُدا، جس کی مُحبت اس کے لوگوں کیلئے انتہائی بُلندی تک پہنچ چُکی تھی، اس کی اپنی شدت میں، اُس نے اپنے لوگوں کو اپنے ساتھ رشتہ میں بُلایا۔خُدا نے عدالت کا مُتبادل تلاش کِیا۔ اُسے کیا کرنا تھا۔۔۔عدالت یا چھٹکارا؟ اُس کی شدید مُحبت نے دوسرے کا انتخاب کِیا، مگر اس بات کی پرواہ کئے بغیر کے اُس کو اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے کیا قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

6.1.3۔یرمیاہ اور حزقی ایل: نئے عہد کا وعدہ

یہودی صحائف (پُرانہ عہد نامہ) کی 39 کتابوں میں سے 17 کتابیں یرمیاہ نبی اور حزقی ایل نبی کے دور میں لکھی گئیں۔داؤد کے بعد وہ تقریباً تین صدیوں تک زندہ رہے۔اُن کے دور کی تحریریں، یوناہ کی کتاب کو نکال کر، سب نبوتی کام ہے۔ یہ تمام نبوتیں مستقبل کے متعلق

ہیں اور خُدا کے مکاشفہ کو بڑھانے اور آنے والے اِختتام کے متعلق ہیں۔ بہر حال، ان کتابوں کے کچھ اقتباسات یہ دِکھاتے ہیں کہ مُختلف اوقات میں جب لوگوں نے خُدا کو رد کِیا تو اُن کے خلاف خُدا کی غُصہ کِتنا شدید تھا۔

''میرا غُصہ چرواہوں کے خلاف ہیں، اور میں راہنماؤں کو سزا دوں گا،'' خُدا فرماتا ہے (زکریاہ 10:3)۔ دوبارہ وہ چلایا: ''اُن پر افسوس! کیونکہ وہ مجھ سے آوارہ ہوگئے۔ وہ برباد ہوں! کیونکہ وہ مجھ سے باغی ہوئے۔ اگرچہ مَیں اُن کا فدیہ دینا چاہتا ہوں وہ میرے خلاف دروغ گوئی کرتے ہیں'' (ہوسیع 7:13)۔ اُس نے پھر اعلان کِیا: ''کیونکہ مَیں تُمہاری بے شمار خطاؤں اور تُمہارے بڑے بڑے گُناہوں سے آگاہ ہوں۔'' مزید کہتا ہے ''مَیں تُمہاری عیدوں کو مکروہ جانتا اور اُن سے نفرت رکھتا ہوں اور مَیں تُمہاری مُقدس محفلوں سے بھی خوش نہ ہوں گا'' (عاموس 5:12,21)۔

پھر بھی یہ محض ایک سخت ناراضگی نہیں تھی جس نے خُدا کو زبردستی بولنے پر مجبور کِیا، یہ ایک گہرا دکھ بھی تھا کیونکہ وہ قوم جسے اُس نے چُنا اور اپنے پورے دل سے محبت کی اس نے بڑی سرد مُہری سے اُسے ایک جانب کر دِیا جیسا کہ ہم اس متن میں دیکھتے ہیں: ''مَیں نے اسرائیل کو بیابانی انگور کی مانند پایا۔ تُمہارے باپ دادا کو انجیر کے پہلے پکے پھل کی مانند دیکھا جو درخت کے پہلے موسم میں لگا ہو لیکن وہ بعل فغور کے پاس گئے اور اپنے آپ کو اُس باعث رسوائی کے لئے مخصوص کِیا اور اپنے اُس محبوب کی مانند مکروہ ہوئے'' (ہوسیع 9:10)۔ چنانچہ خُدا نے اعلان کِیا: ''اُن کی بداعمالی کے سبب سے مَیں اُن کو اپنے گھر سے نِکال دوں گا اور پھر اُن سے مُحبت نہ رکھوں گا۔ اُن کے سب اُمرا باغی ہیں'' (ہوسیع 9:15)۔

مگر ان اقتباسات کے درمیان، جو کہ ایک نامنظوری کے اعلانات کے چند ایک انتخابات ہیں، ایسے ہی اور بہت ساری آیات ہیں جہاں خُدا نے بکثرت اپنے لوگوں کیلئے شدید مُحبت اور اُن کی مخلصی کیلئے اپنی خواہش کا کا اعلان کِیا۔ ''اور مَیں یہوداہ کے گھرانے کی تقویت کروں گا اور یوسف کے گھرانے کو رہائی بخشوں گا اور اُن کو واپس لاؤں گا کیونکہ میں اُن پر رحم کرتا ہوں اور وہ ایسے ہوں گے گویا مَیں اُن کو کبھی ترک نہیں کِیا تھا۔ کیونکہ مَیں خُداوند اُن کا خُدا ہوں اور اُن کی سُنوں گا'' (زکریاہ 10:6)۔ دوبارہ اُس نے کہا: ''میرا دل مجھ میں پیچ کھاتا ہے۔ میری شفقت موجزن ہے۔'' مَیں اپنے قہر کی شدت کے مُطابق عمل نہیں کروں گا۔ مَیں ہر گز افرائیم کو ہلاک نہ کروں گا کیونکہ مَیں انسان نہیں۔ خُدا ہوں۔ تیرے درمیان سکونت کرنے والا قدوس اور مَیں قہر کے ساتھ نہیں آؤں گا'' (ہوسیع 11:8-9)۔ اور کئی حوالے خُدا کے جذبات کی گہرائی پیش کرتے ہیں جب اُس کے جذبات اُس کے اندر شدت اختیار کر گئے۔ اُس نے اپنے لوگوں سے مُحبت کی اور اُن کے لئے اُس کا رحم ایک حد تک جا پہنچا، مگر اُن کی سردمہری کے خلاف اُس کا غضب بھی نقطہ عروج تک پہنچ گیا۔

یہ محض سکہ اُچھالنے اور انتخاب کرنے کا معاملہ نہیں تھا کہ کیا رائج ہوگا۔ پوری بائبل میں ہم دیکھتے ہیں کہ گُناہ کے خلاف خُدا کا رویہ حتمی ہے۔ وہ ان گناہوں کو جو انسان کرتے ہیں، غلط کاموں، خطا، غلطیاں، فیصلے کی غلطی کے طور پر نہیں دیکھتا جو آسانی سے معاف کئے جا سکتے ہیں۔ وہ اُس کا مقابلہ اور اُس کی پاکیزگی کی توہین کرتے ہیں۔ اس وقت سے جب آدم اور حوا نے خُدا کے خلاف پہلی بغاوت کی تب سے خُدا انسانی گناہ کو بغاوتی حالت سے ہی سلوک کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان حقیقی طور پر اُس سے پیار نہیں کرتے، اور یہ کہ اُن

کے دل اُس کی طرف سرد ہیں، اور یہ کہ وہ اُس کے ساتھ قریبی تعلق میں داخل ہونے میں دلچسپی نہیں لیتے جہاں روح اُن کے باطن کو جانچنے میں اور اُن کی جانوں کو صاف کرنے میں آزاد ہے۔ متقی ایک خاص وقت میں دُعا کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، رسمی طور پر بیرونی رسموں اور تقریبات کو مناتے ہیں جو اُس دل کو تبدیل نہیں کر سکتے جو اُس کیلئے سرد ہیں۔ نہ ہی ان پر چلنا اُس تابعداری کا ثبوت ہیں جو دل سے نکلتی ہے۔

17 کتابیں سرائیل کی تاریخ کے اہم موڑ پر لکھی گئیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ خُدا انسانی گُناہوں کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے۔ انسانی حالت کے بارے خُدا کی بُنیادی تشخیص یہ ہے: دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لاعلاج ہے۔ اُس کو کون دریافت کر سکتا ہے؟ مَیں خُداوند دل و دِماغ کو جانچتا اور آزماتا ہوں تاکہ ہر ایک آدمی کو اُس کی چال کے موافق اور اُس کے کاموں کے پھل کے مُطابق بدلہ دوں'' (یرمیاہ 17:10-9)۔ دو دوسری کتابیں جو اُس وقت میں لکھی گئیں وہ خُدا کی کامل پاکیزگی کو ظاہر کرتی ہیں اور پیش کرتی ہیں کہ گُناہ کیوں اُسے ناراض کرتا ہے اور یہ آسانی سے معاف نہیں کِیا جاتا: ''خُدایِ قدوس کی تقدیس صداقت سے کی جائے گی'' (یسعیاہ 16:5)۔ اور ''تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تو بدی کو دیکھ نہیں سکتا اور کج رفتاری پر نگاہ نہیں کر سکتا'' (حبقوق 13:1)۔

بائبل ظاہر کرتی ہے کہ گوکہ خُدا کی کئی خوبیاں ہیں (جیسے کہ وہ 99 اللہ کے نام جو اسلام میں درج ہیں)، دو بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ فطرت سے وہ راست باز ہے، یہ اُس کی شخصیت کا بنیادی پہلو ہے۔ گُناہ آلودہ عمال اُس راستباز رویے کا مقابلہ کرتے ہیں اور جیسے کہ انسان کے خُدا کے ساتھ رشتہ کی ابتدائی تحریریں ظاہر کرتی ہیں کہ خوفناک فیصلے آسکتے ہیں۔ شیطان گرایا گیا اور فرشتے کبھی نہ معاف کئے جانے کیلئے تاریک غاروں میں ڈال دیے گئے۔ (2 پطرس 4:2)۔ مصر میں ہر ایک پہلوٹھا مار دِیا گیا کیونکہ قوم نے خُدا کے سامنے مزاحمت کی (خروج 29:12)، جبکہ کئی اسرائیلی بیابان میں ہلاک ہو گئے جب کبھی بھی اُنہوں نے موسیٰ اور شریعت کی خلاف ورزی کی (گنتی 33:11، 35:16)۔

خُدا کے کردار میں ایک اور خوبی اُس کی مُحبت ہے جو کہ اس کی شخصیت میں اتنے گہرے طور پر نقش ہے کہ بائبل بیان کرتی ہے ''خُدا مُحبت ہے'' (1 یوحنا 8:4)۔ مگر جہاں تک اُس کی راستبازی کا تعلق ہے وہ سب سے پہلے ہے اور اُن ابتدائی اوقات میں جنہوں نے اُس کی راستبازی کا انکار کِیا، اُن کے لئے بھی اُس کی مُحبت بھلائی چاہتی تھی باوجود اس کے کہ وہ اُس کے دُشمن بنے۔ اس دُنیا کے لئے اُس کی یہ محبت قوت دینے والی تھی جو دنیا مسلسل یہ ثابت کر رہی تھی کہ اُس سے محبت نہ کی جائے۔ جس وقت یرمیاہ اور حزقی ایل کا دور نقطہ عروج پر پہنچا اور حالانکہ خُدا قانوناً تمام بنی نوع انسان کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے عدالت میں بُلا سکتا تھا، اس کی بجائے اُس نے اُن کیلئے اپنی مُحبت کی بھرپوری کا اظہار کِیا، اس نے آنے والے دِنوں کیلئے انسانی نسل کے رویہ کو درست کرنے کیلئے ایک حتمی اور یقینی بیان دِیا: ''مَیں نے تجھ سے ابدی محبت رکھی اسی لئے مَیں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی'' (یرمیاہ 3:31)۔ خُدا نے آگے بڑھنے کا فیصلہ کِیا اور فی الفور اعلان کِیا کہ اُس نے کیسے خُدا اور انسان کے رشتہ کو تبدیل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور دونوں کو ایک نئے حیرت انگیز طریقہ سے اِکٹھا کِیا ہے، انہیں ایک کامل رفاقت میں متحد کِیا، نیک خیال، شخصی علم اور باہمی ساتھ۔

خُدا نے کہا: ''دیکھ وہ دِن آتے ہیں خُداوند فرماتا ہے جب مَیں اسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا۔ اُس عہد کے مطابق نہیں جو مَیں نے اُن کے باپ دادا سے کِیا جب مَیں نے اُن کی دست گیری کی تاکہ اُن کو مُلکِ مِصر سے نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑا اگرچہ مَیں ان کا مالک تھا خُداوند فرماتا ہے۔ بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مَیں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا خُداوند فرماتا ہے مَیں اپنی شریعت ان کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دِل پر اُسے لکھوں گا اور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔ اور پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خُداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مُجھے جانیں گے خُداوند فرماتا ہے اس لئے کہ مَیں اُن کی بدکرداری کو بخش دوں گا اور اُن کے گُناہ کو یاد نہ کروں گا'' (یرمیاہ 31:31-34)۔

یہ ایک بے مثال وعدہ تھا۔۔۔خُدا اپنے لوگوں کو ایک الٰہی تحریک دے رہا تھا اور طاقت کے وہ اُس کے پاک آئین کو مان سکیں، اپنے لوگوں کیلئے دروازے کھول رہا تھا تاکہ اُسے شخصی طور پر جانیں اور اُسی وقت اور لمحہ اُن کے گناہوں کو معاف کرنے کی ضمانت دے رہا تھا۔ اور صرف ہی سب نہیں۔ حزقی ایل نبی کے وسیلہ خُدا نے مزید فرمایا: ''اور مَیں تُم کو نیا دل بخشوں گا اور نئی روح تُمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تُمہارے جسم میں سے سنگین دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتین دل تُم کو عنایت کروں گا۔ اور مَیں اپنی روح تُمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تُم سے اپنے آئین کی پیروی کراؤں گا اور تُم میرے احکام پر عمل کرو گے اور اُن کو بجا لاؤ گے'' (حزقی ایل 31:31-34)۔ اضافہ کرتے ہوئے: ''مَیں اُن کو اُن کے تمام مسکنوں سے جہاں اُنہوں نے گُناہ کِیا ہے چھڑاؤں گا اور اُن کو پاک کروں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے اور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا'' (حزقی ایل 37:23)۔ پہلے عہد کے برعکس، جہاں خُدا نے اپنے لوگوں کو مسلسل حُکم دیا ''تُم کرنا'' اور ''تُم نہ کرنا''، اُن پر کُھل کر اپنی تابعداری کی ذمہ داری ڈال رہا تھا، اب وہ مُسلسل اعلان کر رہا ہے ''میں کروں گا، میں کروں گا، میں کروں گا''، اس طرح وہ اپنے اوپر ذمہ داری ڈال رہا تھا کہ اور اپنے لوگوں کو یقین دہانی کرا رہا تھا کہ وہ وفاداری سے اُس کو جواب دیں گے۔ حقیقی ایمان اپنے نقطہ عروج پر جا پہنچا تھا۔ خُدا کی وفاداری جتنا مُمکن ہو سکے اُتنا آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ اُن کے ایمان کو ضمانت دے رہا تھا جو اُس کے مہیا کردہ کھلے دروازے میں سے داخل ہو کر اُس کے ساتھ شخصی رفاقت میں دال ہو جائیں گے۔ بہرحال، فرشتے تعجب کرتے ہوں گے کہ وہ اپنی کامل راستبازی کے ساتھ کیسے صلح کرنے کا کھلا دعوت نامہ دے سکتا ہے جبکہ وہ فطری طور پر گہنگاروں کے ایک خلیج پر رکھتا ہے۔ ایک کامل راستبازی کیسے ایک کامل فضل اور رحم کو راستہ دے سکتی ہے؟ یہ کیسے مُمکن ہے کہ خُدا اپنے لوگوں کے لئے ایک سُنہری دور متعارف کروا سکتا ہے، جو اندر سے گُنہگار رہیں، کہ وہ مُکمل معاف کئے جائیں اور اُس کے ساتھ اب ایک کامل پاک رشتہ میں رہیں اور اُس کو گہرے طور پر جان سکیں؟ مختصراً، خُدا کا پاک روح کیسے آرام سے ناپاک انسانوں کے دِلوں میں بسیرا کر سکتا ہے؟ خُدا نے اُنہیں جواب دِیا: ''مَیں اپنے بندہ شاخ کو لانے والا ہوں۔۔۔ مَیں اس ملک کی بدکرداری کو ایک ہی دن میں دور کروں گا'' (زکریاہ 3:8-9)۔

کئی صدیوں سے وہ آرزومند رہا ہے کہ اُس کے لوگ اُسے جواب دیں، کہ وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے اُس کی تابعداری کریں اور اُس کے احکام کو مانیں۔ مگر جب اُن کی مزاحمت بڑھی، تو اُس کا پیار بھی وہاں تک بڑھا جہاں وہ اُس کے ساتھ ایک مالک نوکر سے بڑھ کر رشتہ

کی خواہش کریں۔ خُدا جانتا تھا کہ اُس کے پاک کردار اور انسانوں کے ناپاک گُناہوں کے کردار کے درمیان خلا ایک ہی طور پر پُر کِیا جا سکتا ہے کہ اُس کے غضب کو ٹھنڈا کرنے اور اُس کی راستبازی کو ثابت کرنے کیلئے جو قیمت ہمیں ادا کرنی چاہیے تھی وہ خود ادا کرے۔ اُس نے چھُڑانے والے کو بھیجنے کا وعدہ کِیا، جسے اُس نے شاخ کہا، جو انسانی نسل میں ایک دن سے بھی پہلے مخلصی کو لائے گا۔ اور یہ ظاہر تھا کہ اگر وہ اعلیٰ قیمت ادا کرے اور خُدا کے لوگوں کو کُچھ ہی گھنٹوں میں چھُڑالے تو وہ اُس کی اپنی ذات میں سے ہی نکل کر آئے گا۔

خُدا واپس اُسی وعدے کی طرف گیا جو اُس نے داؤد سے کِیا تھا کہ وہ اُسے ایک بیٹا بخشے گا جو ہمیشہ اُس کی سلطنت پر حکومت کرے گا۔ یاد رکھیں کہ خُدا نے کہا، ''مَیں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا'' (2 سیموئیل 14:7)۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اِسے پہلے بھی اُبھارا گیا ہے۔۔۔ یہ اصلی مسیحی متن سے نہیں آیا؛ یہ مسیحی دور سے پہلے یہودی صحائف میں لکھا گیا تھا۔ اہم بات یہ کہ خُدا اپنا سب سے بڑا مقصد حاصل کرنے کیلئے اپنے بیٹے کو بخشنے پر تیار تھا۔۔۔ اور جو بھی اپنے گناہوں کی معافی کے لئے اُس پر یقین رکھیں اُن کا پورا قرضہ اور اس کے ساتھ، ابدی زندگی کا مُفت تحفہ۔ یہاں ہم جو دیکھتے ہیں وہ خُدا کا حتمی مقصد ہے۔۔۔ انسان کو قریبی ترین رشتہ میں لانا۔۔۔ اور وہ اسے حاصل کرنے کیلئے تیار تھا۔ مختصر یہ کہ، خُدا دُنیا کی نجات کیلئے اپنے بیٹے کو بھیجے پر تیار تھا تاکہ ہم آگے کو نااہل نوکر نہ رہیں بلکہ خُدا کے مخلصی پائے بیٹے اور بیٹیاں اور اُس کی بادشاہی کے وارث بن جائیں۔ خُدا انسانی دُنیا کے تاریک خلا میں داخل ہونے کو تیار تھا تاکہ ہم اُس کی جلالی روشنی کو دیکھ سکیں۔

اُس سے گذرنے کے بعد جو نہایت دردناک تھا جب اُس نے ہماری مخلصی کیلئے اپنے دل کو چیر لیا، خُدا نے خود کو اس لمحہ کے نتیجہ کو چکھنے کی اجازت دی۔ بڑی شادمانی اور دِکھائی دینے والے آرام میں اُس نے کہا: ''اور وہ میرے لوگ ہوں گے اور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا۔ اور مَیں اُن کو یک دل اور یک روِش بنادوں گا اور وہ اپنی اور اپنے بعد اپنی اولاد کی بھلائی کے لئے ہمیشہ مجھ سے ڈرتے رہیں گے۔ اور مَیں اُن سے ابدی عہد کروں گا کہ اُن کے ساتھ بھلائی کرنے سے باز نہ آؤں گا اور مَیں اپنا خوف اُن کے دِل میں ڈالوں گا تاکہ وہ مُجھ سے برگشتہ ہوں'' (یرمیاہ 32:41-38)۔ اُس نے اُن کے گُناہوں کی مکمل معافی کی تصدیق کی تاکہ وہ اُسے شخصی طور پر جان سکیں اور وہ اُس کی ستائش اور جلال کی بڑی خوشی میں رہ سکیں: ''اور میں ان کو ان کی ساری بدکرداری سے جو اُنہوں نے میرے خلاف کی ہے پاک کروں گا اور مَیں اُن کی ساری بدکرداری جس سے وہ میرے گنہگار ہوئے اور جس سے اُنہوں نے میرے خلاف بغاوت کی ہے معاف کروں گا'' (یرمیاہ 8:33)۔ ہم اُس جلالی نئے عہدنامہ کے دور میں بڑھتے ہیں جس کا وعدہ خُدا نے کِیا ہے۔

7.1.3۔ یسوع مسیح: ابنِ داؤد، ابنِ ابرہام

مسیحیت کا انسانی فطرت کے بارے سب سے مایوس کُن نظریہ ہے۔۔۔ اس حد تک وہ گناہ میں جکڑے اور اس کے غلام ہیں کہ خود کو بری نہیں کر سکتے۔۔۔ مگر اس کا سب سے زیادہ پُر اُمید نظریہ بھی ہے کہ مرد و زن کیا بن سکتے ہیں۔۔۔ خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں، اُس کے روح سے پیدا ہو کر، اُس کی شخصی صورت پر تبدیل ہو کر اور ہمیشہ کیلئے اُس کے جلال کو پیدا کر سکتے ہیں۔ پھر بھی جب خُدا کا سب سے اعلیٰ

چھُڑانے والا اسے پورا کرنے کو آیا، اُس کے اپنے لوگوں نے اُسے رد کر دِیا اور اُس کے مقصد کو نظر انداز کرتے ہوئے ان گِنت لوگ آج تک بھی اُسے رد کر رہے ہیں۔

17 نبوتی کام جو اُس وقت لکھے گئے جب خُدا نے اپنے نئے عہد کا وعدہ کِیا اور یہودی لوگوں میں خُدا کے بھید کا اِختتام کِیا۔ مسیحا کے آنے کا وعدہ، ایک چھُڑانے والا، اُن کے لئے خُدا کی آخری اُمید کا مقصد تھا جو انسانی نسل میں شامل کِیا جاتا۔ ان کتابوں کے بعد کوئی نیا نہیں آیا۔ تقریباً چار سو سال تک خاموشی ہو گئی۔ جس وقت یسوع پیدا ہوا تھا اسرائیل کی قوم مسیحا کی توقع کیلئے بے قرار تھی۔ ایسا ہی خاموشی کا دور، جو چار سو سال سے زیادہ تھا، تب آیا جب خُدا نے ابرہام کے ساتھ پہلے عہد کا وعدہ کِیا تھا اور یہ موسیٰ کے وسیلہ متعارف ہوا تھا۔ نئے عہد کے نافذ کرنے کا وقت یقینی طور پر آ چُکا تھا۔ اسرائیل نے بے چینی سے انتظار کِیا تھا اور۔۔۔ صحیح طور پر، جب یہ آیا۔۔۔ تو اُس وقت مسیحا کے آنے کی توقع کی جا رہی تھی۔ جب وہ آیا محض کُچھ لوگوں نے ہی اُسے پہچانا جب کہ پوری قوم نے اُسے نظر انداز کر دیا اور ابھی تک اُس کے مُخالف اور اُسے رد کر رہے ہیں۔

خُدا نے داؤد سے ایک بیٹے کا وعدہ کِیا تھا جو اُس کی سلطنت پر ہمیشہ کیلئے بادشاہی کرے گا۔ جب ایک دِن یسوع نے یہودیوں سے پوچھا: ''تُم مسیح کے کیا سمجھتے ہو؟ یہ کس کا بیٹا ہے؟'' اُنہوں نے جواب دِیا ''داؤد کا بیٹا'' (متی 42:22)۔ سلیمان داؤد کا بیٹا، اسرائیل کا سب سے خوشحال اور طاقتور بادشاہ تھا۔ اُس کے دور میں اسرائیل نے آس پاس کی دُنیا پر حُکمرانی کی تھی۔ سلامتی قائم تھی۔ قوم ایسے ہی بادشاہ کی آرزومند تھی جو ایسی ہی حُکمرانی کرے اور وہ جو کبھی رُخصت نہ ہو۔ اُنہوں اپنے مسیحا بادشاہ سے توقع کی تھی کہ وہ یہودی قوم کو زمین پر سب سے زیادہ طاقتور اور امیر بنا دے گا۔ مگر اُنہوں ایک اہم نقطہ کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اور اُن کے پاس اپنی اس خطا کا کوئی بہانہ نہیں تھا۔ خُدا نے ایک اور بزرگ سے داؤد اور سلیمان کے دور سے بھی پہلے ایک بیٹے کا وعدہ کِیا تھا جسے ایک اور آنے والے عظیم بیٹے کا تصور کرنا تھا، اور اُنہیں اُس پر زیادہ توجہ دینا تھی، کیونکہ وہ پہلے ظاہر ہوا تھا۔

آپ کو مسیحی صحائف (نیا عہد نامہ) میں اُسے تلاش کرنے کیلئے بہت زیادہ دور تک دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کون تھا۔ صرف اس کی پہلی کتاب کی پہلی آیت کو پڑھیں، یعنی متی کی انجیل۔ مسیحی کلام کا ابتدائی بیان یوں ہے: ''یسوع مسیح، ابنِ داؤد، ابنِ ابرہام کا نسب نامہ'' (متی 1:1)۔ یہ ابنِ ابرہام تھا جس کی توقع پہلے اُنہیں کرنی چاہیے تھی۔ ہم نے کسی حد تک ابرہام کے بیٹے پر نظر ڈالی جس کا خُدا نے وعدہ کِیا تھا، یعنی اضحاق، اُس کی بیوی سارہ کا بیٹا۔ جب ابرہام اُسے قربانی کرنے کو موریاہ کے پہاڑ پر لے گیا، تو اضحاق نے اُس سے کہا ''دیکھ آگ اور لکڑیاں تو ہیں پر سوختنی قربانی کیلئے برہ کہاں ہے'' (پیدائش 7:22)۔ ابرہام نے جواب دِیا ''اے میرے بیٹے خُدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کیلئے برہ مُہیا کرے گا'' (پیدائش 8:22)۔ اصلی عبرانی زیادہ زوردار ہے۔۔۔ یہ موثر طریقے سے کہتی ہے، ''خُدا اپنے پاس سے سوختنی قربانی کیلئے برہ مُہیا کرے گا۔'' حقیقت میں ابرہام اضحاق سے کہہ رہا تھا ''میرے بیٹے، تو برہ ہے، مگر خاطر جمع رکھ۔ تو محض آنے والے کی ایک قسم ہے۔ ایک دن خُدا آپ ہی حقیقی قربانی کیلئے برہ دے گا۔''

یوحنا بپتسمہ دینے والا (اسلام میں یحیی) جب یسوع ایک دن جا رہا تھا اُس پر نگاہ کر کہ کہتا ہے: ''دیکھو یہ خُدا کا برہ ہے جو جہان کا گُناہ اُٹھا

لے جاتا ہے!'' (یوحنا1:29)۔ابرہام نے جس برہ کی بات کی اُس کی شناخت کرتا ہے۔ایک اوردن یسوع نے خوداُن یہودیوں سے کہا جواُس سے بحث کررہے تھے: ''تُمھاراباپ ابرہام میرادن دیکھنے کا مشتاق تھا؛ اُس نے دیکھااورخوش ہوا'' (یوحنا8:56)۔اُس کے ذہن میں واضع طور پر وہ لمحہ تھاجب ابرہام نے کہا''خُدا آپ ہی اپنے واسطےسوختنی قربانی کیلئے برہ مُہیا کرے گا۔''

ابرہام نے پیشتر پوری مسیحی انجیل کودیکھا۔اضحاق منفردحالات میں روح سے پیدا ہوا،سوابرہام جانتا تھا کہ خدا کا بیٹا بھی منفردطور پر پیدا ہوگا(یسوع کنواری عورت سے پیدا ہواتھا)۔ابرہام نے اضحاق کوقربان کرنے کا منصوبہ بنایا، جانتے ہوئے کہ ابنِ خُدا بھی قربان کِیا جائے گا۔ابرہام نے ایمان رکھا کہ اضحاق مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ایسا کرتے ہوئے اُس نے ابنِ خُدا کومُردوں میں سے جی اُٹھتے پیشترہی دیکھ لِیا۔کوئی تعجب نہیں کہ ہم اِسے کلام میں لکھادیکھتے ہیں''پہلے سے ہی ابرہام کویہ خوشخبری سُنائی'' (گلتیوں3:8)۔

جب کبھی بھی یہ سوال پوچھا جاتا ہے کہ ''خُدا نے اپنی مُحبت ظاہر کرنے کیلئے آپ کوسب سے عظیم تحفہ کیا دیا ہے؟''شاید کُچھ کہیں''میری صحت''،بعض کہیں''میرے بچے'' یاچاہے بعض کہیں''اُس نے میری دُعا کوسُنا اور جب میں بہت مُشکل میں تھا تو اُس نے میری مدد کی۔'' یہ تمام اچھے جوابات ہیں، یہ خُدا کی مہربانی کوظاہر کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مُہیا کرتااورفکر کرتا ہے۔مگراِن میں سے اُس نے کسی کی بھی قیمت ادا نہیں کی، ہمارے لئے یہ اُس کے دل کی گہرائی سے مُحبت کا ثبوت نہیں ہے۔لیکن اگراُسے ہمارے لئے اپنابیٹا دینا پڑے تا کہ ہم ابدی زندگی کوبطور مُفت تحفہ کے حاصل کریں،اوراپنے گناہوں سے معافی پائیں،اورخُدا کوشخصی طور پرجاننے کے قابل ہوجائیں، یہ سب سے عظیم تحفہ ہے جووہ ہمیں دے سکتاہے کیونکہ یہ مُمکنہ طوراس کیلئے اِس کی بڑی قیمت ہے۔اورجب یسوع اس دُنیامیں آیا تواصل میں ہی ہوا! جیسا کہ اُس کے سب سے زیادہ مشہورشاگرد، پولُس رسول نے لکھا:''جس نے اپنے بیٹے ہی دریغ نہ کِیا بلکہ ہم سب کی خاطراُسے حوالہ کردِیاوہ اُس کے ساتھ اورسب چیزیں بھی ہمیں کس طرح نہ بخشے گا؟'' (رومیوں8:32)۔

خُدابڑاخزانہ جس کی اُسے تلاش تھی حاصل کرنے کیلئے ایک عظیم قیمت دینے کیلئے تیار ہورہاتھا۔۔۔ایک صاف،معاف کردہ لوگ جن میں اس کااپناپاک روح بڑی آسانی سے بسیرا کرسکے۔جب یسوع صلیب پرموا،اُن کے خلاف خُدا کا قہرٹھنڈا ہوگیا جواپنے گُناہوں کی معافی کیلئے اُس پرمُکمل بھروسہ کریں گے۔گُناہ۔۔۔پاکیزگی کا مسلئہ جوموسیٰ کے وقت اورآنے والی نسلوں میں زخم کا باعث بنا تھااب حل ہوچُکا تھا۔اُن تمام حیرت انگیز چیزوں کیلئے دروازہ کھُلا ہوا تھا جس کا وعدہ خُدا نے یرمیاہ اورحزقی ایل کے دور میں کِیا تھا۔

حقیقی مسیحی ناصرف خُداپرایمان رکھتے ہیں، بلکہ اُن کے پاس اپنے ساتھی توحید پرست مسلمانوں کیلئے کوئی خاص سوال نہ ہوتا اگروہ یقین نہ رکھتے۔مگراُن کے پاس مسلمانوں سمیت پوری دُنیامیں بسنے والے لوگوں کیلئے ایک خاص پیغام ہے۔یسوع مسیح،ابنِ خُدا نے حقیقی ایمانداروں کی تمام اُمیدوں کے پورا کردِیا ہے جب اُس نے اُن کی مخلصی کیلئے اپنی جان دی۔ہابل کی اُس کے بروں کی قربانی خُدا کی آنے والی نجات کی اُمید کی علامت تھی۔ابرہام اپنے بیٹے کی قربانی دینے کیلئے تیارتھا اوراُس کے خون کوبطورعکس اورخُدا کی شخصیت کی عظیم مُحبت کو پیش کرنے کوتیارتھا جوایک دن وہ بدلے میں کرنے کوتھا۔موسیٰ نے ہراسرائیلی کوحُکم دِیا کہ وہ برے کے خون کواپنے دروازوں کی اوپرکی چوکھٹوں اور بازوؤں پرلگادیں، یہ ابنِ خُدا کے بطورابدی چھڑانے والے کی آمد اورمصلوبیت کی علامت تھی۔

پوری دُنیا اور مسلمانوں کو مسیحی پیغام کا نتیجہ یہ ہے۔۔۔ یسوع میں ہم نے خُدا کی نجات حاصل کی ہے، ہمیں گناہوں کی مُکمل معافی ملی ہے، ہم خُدا کے بچے بن گئے ہیں، ہم نے خُدا کے روح کو حاصل کرلیا ہے، ہم خُدا کی بادشاہی کے وارثت ہیں اور، سب سے زیادہ اہم، ہم خُدا کو بطور بچائے گئے، مخلصی پائے ہوئے لوگوں کے جان چُکے ہیں۔

جب خُدا موسیٰ سے باتیں کرتا تھا تو اُس کا چہرہ چمکتا تھا، خُدا کی قریبی حضوری کو خُدا کے سامنے اور اُس کے لوگوں کے درمیان منعکس کر رہا تھا۔ خُدا کا جلال سب سے پہلی یہودی ہیکل میں ظہور پذیر ہوا جب سلیمان نے اِسے خُدا کیلئے مخصوص کِیا، دوبارہ یہ ثابت کِیا کہ خُدا نہایت خاص طریقے سے اپنے لوگوں کے درمیان موجود ہے۔ مگر جب یسوع، ابنِ خُدا، اپنے لوگوں میں کھڑا ہوا، تو ظہور ایک نئی وسعت میں پہنچ گیا۔ وہ اپنے تین شاگردوں کو لے کر پہاڑ پر گیا اور اچانک وہ اُن کے سامنے تبدیل ہوگیا۔ اُس کا چہرہ آفتاب کی مانند چمکتا تھا اور اُس کے کپڑے نور کی مانند سفید تھے (متی 17:2)۔ اس بار جلال کا ظہور موسیٰ اور سلیمان کے وقت سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی، مگر یہ اور بھی بڑھتی گیا۔ یسوع خود تبدیل ہوگیا تھا۔ جلال اُس میں سے چمک رہا تھا۔ وہ اِسے منعکس یا دیکھ نہیں رہا تھا، وہ اِسے اپنے اندر بڑی شان میں پیدا کر رہا تھا۔ جب ابنِ خُدا نے انسانی صورت اختیار کی، خُدا اور انسان ہمیشہ کیلئے مُتحد ہو گئے۔ جلد ہی ہم دیکھیں گے کہ ابدیت میں، یسوع کے پیروکار کیسے وہی جلال اپنے اندر سے پیدا کریں گے۔

دوسرے تمام توحیدی مذاہب میں خُدا کی شبیہ ایسی ہی ہے: اُس نے اپنے قوانین ظاہر کئے، اپنے خِدمت گذاروں سے تابعداری مانگتا ہے، اپنے ہاتھ باندھے دیکھتا اور انتظار کرتا ہے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ یہ قائن اور اُس کی رسمی توحیدی نسل کا مذہب ہے۔ مگر ہابل ابرہام اور موسیٰ جنھیں وہ اپنا دوست کہنے کو تیار ہے، کی اُمیدوں کو پورا کرنے میں،، خُدا اپنے تخت سے اُتر آیا، اپنے بازوؤں کو کھولا اور پوری دُنیا کے گِرد پھیلا دِیا۔ پھر خُدا نے خود کو فروتن کِیا اور ہماری دُنیا میں آیا، ہمیں اپنی کامل، ابدی مُحبت اور آسمانی بادشاہت میں جلالی جگہ دینے کی یقین دہانی کروانے کیلئے ایک بڑی قیمت ادا کی۔

یہودیوں سے ابنِ ابرہام چھوٹ گیا۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکے کہ مسیحا کو پہلے اُس کے بیٹے کے طور پر آنا ہے، مُکمل فروتنی میں، ہماری مخلصی کیلئے قربانی دینے کیلئے۔ پولُس اسے ان الفاظ میں ڈھالتا ہے: ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ اُس نے اگرچہ خُدا کی صورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادِم کی صورت اِختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہوگیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہوکر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی'' (فلپیوں 2:8-5)۔

مسیحا کی قربانی والی موت کی نبوتیں یہودیوں کے صحائف میں درج ہیں۔ زیادہ تر یسوع کے آنے سے صدیوں پہلے داؤد اور یسعیاہ نے کی تھیں۔ بہتوں نے اُس کو موت کی پیشگوئی پوری وضاحت سے کی تھی (زبور 22:21-1؛ 69:29-1) جبکہ دوسروں نے دُنیا کے گُناہوں سے مخلصی بخشنے کی اُس کی قربانی کے مقصد کو وضاحت اور غلطی سے پاک زبان میں بیان کِیا (یسعیاہ 53:12-1)۔ نبی پورے طور پر نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا پیشگوئی کر رہے ہیں مگر جانتے تھے کے یہ آنے والی نسلوں کیلئے ہے۔ جیسا کے پطرس رسول نے لِکھا: ''اسی نجات کی بابت اُن نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنھوں نے اُس فضل کے بارے میں جو تُم پر ہونے کو تھا نبوت کی۔ اُنھوں اس بات کی تحقیق

کی کہ مسیح کا روح جو اُن میں تھا اور پیشتر سے مسیح کے دکھوں کی اور اُن کے بعد کے جلال کی گواہی دیتا تھا وہ کون سے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ اُن پر یہ ظاہر کِیا گیا کہ وہ نہ اپنی بلکہ تمہاری خدمت کیلئے یہ باتیں کہا کرتے تھے جن کی خبر اب تُم کو ان کی معرفت ملی جنہوں نے روح القدس کے وسیلہ سے جو آسمان پر سے بھیجا گیا تُم کو خوشخبری دی اور فرشتے بھی ان باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مُشتاق ہیں'' (1 پطرس 1:12-10)۔

بطور ابنِ داؤد اپنے جلال میں حکومت جو کے ابھی آنے والی ہے، اس کی کئی پیشگوئیوں نے بھی اسی کلام کے صفحات کو بھرا ہے۔ بعض اوقات بطور دکھ اُٹھانے والے ابنِ ابرہام مسیحا کے آنے کی پیشگوئیوں نے آسمانی جلال کی پیشگوئیوں کی جگہ لی، اس لئے یہودیوں کے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا۔ یہاں ایک خاص مِثال ہے: ''دیکھو میرا خادم اقبال مند ہوگا۔ وہ اعلیٰ و برتر اور نہایت بلند ہوگا۔ جس طرح بہتیرے تجھ کو دیکھ کر دنگ ہو گئے (اس کا چہرہ ہر ایک بشر سے زائد اور اُس کا جسم بنی آدم سے زیادہ بگڑ گیا تھا)۔ اُسی طرح وہ بہت سی قوموں کو پاک کرے گا۔ اور بادشاہ اُس کے سامنے خاموش ہوں گے کیونکہ جو کُچھ اُن سے کہا نہ گیا تھا وہ دیکھیں گے اور جو کچھ اُنہوں نے سُنا نہ تھا وہ سمجھیں گے'' (یسعیاہ 52:15-13)۔

جیسے کے پہلے دکھایا گیا کہ ابنِ ابرہام، یسوع مسیح نے نہ صرف خود کو فروتن کِیا بلکہ صلیب پر اپنی موت کیلئے بے عزتی کیلئے تیار بھی ہوا، پھر پولُس نتیجہ اخذ کرتا ہے: ''اسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بہت سر بُلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے۔ خواہ آسمانیوں کو ہو خواہ زمینیوں کا۔ خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔ اور خُدا باپ کے جلال کیلئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خُداوند ہے'' (فلپیوں 2:11-9)۔

یسوع نے اپنے وقت کے یہودی راہنماؤں کو اشارہ دِیا کہ وہ حقیقت میں کون ہے اور یہ کہ اُس کے آنے کی پیشگوئیاں واضع طور پر کی گئیں تھیں۔ موسیٰ نے اُس کے بارے لکھا (یوحنا 5:46)۔ ابرہام اُس کا دن دیکھ کر خوش ہوا (یوحنا 8:56)۔ داؤد، روح میں الہام سے، اُسے خُداوند کہتا ہے (متی 22:43)۔ یہودیوں کو یسوع کے جاننا اور پہچاننا چاہیے تھا۔

بہر حال، اُس کے اپنے شاگردوں کیلئے، اپنی مصلوبیت سے ایک رات پہلے یسوع نے کہا: ''اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کیلئے دے دے۔ جو کچھ میں تُم کو حُکم دیتا ہوں اگر اُسے کرو تو میرے دوست ہو۔ اب سے مَیں تُمہیں نوکر نہ کہوں گا کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے بلکہ تُمہیں مَیں نے دوست کہا ہے۔ اس لئے کہ جو باتیں میں نے اپنے باپ سے سُنیں وہ سب تُم کو بتا دیں'' (یوحنا 15:15-13)۔ خُدا کا دائرہ مُکمل ہو چُکا تھا۔ اُس نے ابرہام کو اپنا دوست کہا تھا۔ اُس نے موسیٰ سے ایسے روبرو بات کی تھی جیسے کوئی اپنے دوست سے کرتا ہے۔ اب یسوع اپنے شاگردوں سے خُدا کے حقیقی دوست کے طور پر بات کر سکتا تھا۔ اُس کی آنے والی موت اور جی اُٹھنے نے آخر کار دروازہ کھول دِیا تاکہ لوگ خُدا کو شخصی طور پر جان سکیں، اُن کے گُناہ معاف ہو سکیں، اُس سے پورے دل سے پیار کر سکیں اور آخر میں اپنے خود کے معیار پر جلالی ہو سکیں۔ یہ وہ تھا جس کیلئے خُدا نے گہری خواہش کی اور جس کیلئے خُدا نے بہت کُچھ ضبط کِیا۔

8.1.3۔ پاک روح: خُدا کی بسیرا کرنے والی حضوری

مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد یسوع اپنے شاگردوں پر مُختلف موقعوں پر ظاہر ہوا۔ چالیسویں دِن آسمان پر جانے سے پہلے اُس نے اُن سے کہا ''اور دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کِیا ہے مَیں اُس کو تُم پر نازل کروں گا لیکن جب تک عالمِ بالا سے تُم کو قوت کا لباس نہ مِلے اس شہر میں ٹھہرے رہو'' (لوقا 24:49) اُس نے قوت کی شاندہی بڑی واضع طور پر کی: ''تُم تھوڑے دِنوں کے بعد روح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے'' (اعمال 1:5)۔ اُس کے آسمان پر جانے کے دس دن کے بعد جب شاگرد یروشلیم میں جمع تھے ''۔۔۔آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سُناٹا ہوتا ہے۔۔۔اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے'' (اعمال 2:2-4)۔

اپنے لوگوں سے ساتھ قریبی تعلق کی خُدا کی گہری خواہش پوری ہوگئی جب اس کا اپنا روح یسوع کے شاگردوں پر آٹھہرا۔ یہ نئے عہد نامہ کے سُنہری دور کا آغاز تھا۔ خُدا اور انسان ایک دوسرے کے ساتھ مُتحد۔۔۔ پوری ابدیت کیلئے! وہ اپنے اعلیٰ مقصد کے عروج پر پہنچ چُکا تھا۔ جب یسوع، ابنِ خُدا، انسانی صورت میں اسرائیلیوں کے درمیان چل پھر رہا تھا تو خُدا اپنے لوگوں میں شخصی طور پر موسیٰ کے دور سے کہیں زیادہ قریب اور شدید طور پر موجود تھا۔ اور اب جب پاک روح لوگوں کے دلوں میں رہنے آیا اور یسوع کے آنے تک موجود رہے گا، خُدا اپنے لوگوں میں موجود ہے، اُن کے دلوں میں گہرے طور پر رہتا ہے۔

حقیقی مسیحی ایماندار جو خُدا کے روح سے پیدا ہوئے ہیں، خُدا کو شخصی طور پر جانتے ہیں۔ وہ خُدا کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ اُن کے دل کی گہرائیوں کی جانچ کرے، تا کہ غیر ایمانداری، مغروری، فخر، حرص، مذہبی پن اور بدنیتی کو باہر نکال سکے۔ اُن کے پاس ابدی زندگی کی مُکمل یقین دہانی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اُن کے تمام گُناہ پہلے ہی معاف کر دیے گئے ہیں۔ وہ اپنے پورے دل سے خُدا سے محبت کرتے ہیں۔ اُن کی مخلصی کی اعلیٰ قیمت ادا کرنے سے، وہ جانتے ہیں کہ خُدا اُن کی گہری اُنسیت کا اہل ہے۔ جب وہ اس مُحبت کو بیٹے کی کامل قربانی میں دیکھتے ہیں تو وہ اُس سے پورے دل، جان اور عقل سے مُحبت کرنے میں آزاد ہیں۔ اُن کے اور آسمانی بادشاہی کے درمیان اب کوئی رکاوٹ نہیں۔

پولُس رسول نے پہلے مسیحی ایماندار کو اس طرح بیان کِیا ہے: ''مگر اب جو تُم نے خُدا کو پہچانا بلکہ خُدا نے تُم کو پہچانا۔۔۔'' (گلتیوں 4:9)۔ یہ واضع طور پر بیان کرتا ہے کہ یہ خُدا کی اچھی بھلائی تھی کہ اس نے اُس کیلئے دروازہ کھولا تا کہ وہ پہچانا جائے نہ کہ اس معاملے میں انسانی مذہبی کوشش شامل ہو جو اُسے اس مقام تک لے کر آئے۔ آپ بھی خُدا کو شخصی طور پر جان سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ خود کو یسوع مسیح کیلئے وقف کرنے کو تیار ہیں اور اُس کی نجات کی معموری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ابرہام کے ایمان نے اُس کی مرضی کو کال کِیا کہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی دے، یہ خُدا کی وفاداری کی ایک حیرت انگیز مِثال ہے۔ مگر خُدا کے بیٹے کی قربانی کا تحفہ ہماری مخلصی ہے، یہ اس بات کا کامل ثبوت ہے کہ وہ ہم سے شدید مُحبت رکھتا ہے۔ ''جو محبت خُدا کو ہم سے ہے وہ اس سے ظاہر ہوئی کہ خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا ہے تا کہ ہم اُس کے سبب سے زندہ رہیں مُحبت اس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے محبت کی بلکہ اس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گُناہوں کے کفارہ کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا'' (1 یوحنا 4:9-10)۔

یسوع نے کہا،''جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو، وہ خُدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہوسکتا''(یوحنا3:3)۔اس میں آپ بھی شامل ہیں۔خُدا کے روح سے پیدا ہونا ہی پر کسی کیلیئے، کسی بھی عمر میں، اور گُناہوں کی معافی کے بعد آسمانی شہری بننے کا واحد راستہ ہے۔حقیقی ایمان، ہابل کا ایمان ہی اس دُنیا کا اصلی مذہب ہے، اگر اِسے مذہب کہا جاسکتا ہوتو۔حقیقت میں حقیقی ایمان ایک زندہ ایمان ہے، بل آخر خُدا کی وفاداری کو جواب دینا اور یسوع مسیح کے وسیلہ اُس کی پوری نجات کو ظاہر کرنا۔خُدا کا ابرہام کے بارے یہ اعلان کرنا کہ وہ خُدا کی نظر میں راستباز ٹھہرا اس لئے ہے کیونکہ اُس نے اُس کی وفاداری پر مُکمل بھروسہ کیا، پولُس کہتا ہے:''اور یہ بات کہ ایمان اُس کیلیئے راستبازی گِنا گیا نہ صرف اُس کے لئے لکھی گئی۔بلکہ ہمارے لئے بھی جن کے لئے ایمان راست بازی گنا جائے گا۔اس واسطے کہ ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں جس نے ہمارے خُداوند یسوع کو مُردوں میں سے جِلایا۔وہ ہمارے گناہوں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہم کو راست باز ٹھہرانے کے لئے جِلایا گیا''(رومیوں4:24-23)۔

سو پولُس مزید کہتا ہے:''اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہوگئیں''(2 کرنتھیوں5:17)۔خُدا کے حقیقی لوگ وہ ہیں جنہوں نے یسوع، ابنِ خُدا پر یقین کیا ہے اور اُس کے حتمی وعدہ، خُدا کے روح کو حاصل کیا ہے۔مسیحی جب قرآن پڑھتے ہیں تو وہ اکثر ضرب لگانے والے بیانات کو پڑھ کر ضرب کھاتے ہیں کہ حقیقت میں یہ کتاب اس کی تصدیق کرتی ہے۔قرآن اس بھید کی تصدیق کرنے میں حیران کُن طور پر قریب ہے۔پہلے تو یہ کہتا ہے کہ یسوع کی ماں پر فرشتہ ظاہر ہوا اور اُس نے اُس سے یہ کہا:''مریم خُدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح ابنِ مریم ہوگا''(Q3:44)۔اصلی عبرانی متن میں کلیدی الفاظ''kalimatim-minhu''''اُس کی طرف سے کلام''ہے۔غور کریں لفظ minhu۔۔۔''اُس کی طرف سے''۔۔۔کا مطلب ہے کہ یسوع خود خُدا کی طرف سے آیا اور وہ محض دوسرے عام انسانوں کی طرح انسان نہیں تھا۔

ایک اور متن میں قرآن حقیقی ایمانداروں کے بارے بیان کرتا ہے''یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی''(Q58:22)۔کلیدی الفاظ یہاں ایک جیسے ہیں:''اُس کی طرف سے روح''۔۔۔ruhim-minhu۔یہ غیر معمولی ہے کہ قرآن مسیحی انجیل کی بنیادی تصدیق کر رہا ہے۔یسوع خُدا کا کلام تھا جو خُدا کی طرف سے آیا (minhu-''اُس کی طرف سے'')، اور پاک روح جو اُس کے بعد آیا وہ بھی خُدا کی طرف سے آیا (minhu''اُس کی طرف سے'')۔قرآن زور دیتے ہوئے یہ بیان کرتا ہے کہ یہ دونوں شخصیات خُدا کی طرف سے آئیں۔یہ اس تاثر (minhu) کو ایسے ہی سیاق وسباق میں کسی اور شخصیت کیلیئے استعمال نہیں کرتا۔

آپکے لئے دروازہ کھُلا ہے کہ آپ خُدا کے مخلصی دینے والے، یسوع مسیح پر ایمان لائیں اور روح القدس کو حاصل کرنے سے آپ اُس کے ساتھ شخصی تعلق میں داخل ہوجائیں۔اس کے لئے صرف ایک ایمان کا اعلیٰ عمل چاہیے۔۔۔یسوع پر بطور خُداوند اور نجات دہندہ ایمان رکھنا۔

میں نے حالیہ سالوں میں، اکثر مُسلمانوں سے 3 اہم سوالات پوچھے ہیں:

۱۔کیا آپ خُدا کو شخصی طور پر جانتے ہیں؟ کیا آپ اس عظیم رشتہ میں آئیں ہیں۔۔۔اس کے ساتھ ایک زندہ، شخصی رشتہ میں؟

۲۔کیا اُس کی خاطر آپ کے گُناہ معاف ہیں؟ کیا آپ نا صرف اس کی شرمندی سے بلکہ گُناہوں کے اثر سے بھی صاف ہوئے ہیں؟

۳۔کیا آپ پورے دل، پوری جان، پوری عقل اور پوری طاقت سے خُدا سے مُحبت کرتے ہیں؟ کیا خُدا سے پیار کرنے کا آپ کے پاس حقیقی ثبوت ہے، کہ اُس نے آپ کے ساتھ مُحبت کو ثابت کرنے کیلئے کُچھ شاندار کِیا ہے اور آپ سے صرف بدلے میں دل سے مُحبت چاہتا ہے؟

میں نے ان سوالات کے جواب میں الگ الگ جوابات حاصل کئے ہیں، مگر حال ہی میں ایک نوجوان مسلمان لڑکی نے تین جوابات دیے، جو میرے نظریے میں اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ایک مُسلمان اسلامی علمِ الٰہی کے مطابق جوابات دے سکتا ہے:

۱۔اُس نے کہا: ''اسلام کے مطابق خُدا کو شخصی طور پر جاننا ناممکن ہے۔آپ اللہ پر یقین کر سکتے ہیں، اُس سے دُعا کر سکتے ہیں، اُس کی پرستش کر سکتے ہیں، مگر اُسے کبھی جان نہیں سکتے۔''

۲۔اس نے مزید کہا: ''۔۔۔یہ جاننا ناممکن ہے کہ آپ کے گُناہ معاف کئے جا چُکے ہیں۔آپ معافی کے لئے دُعا کر سکتے ہیں، اللہ کیا حکام ماننے کی کوشش کر سکتے ہیں اور اُس کے رحم کی اُمید کر سکتے ہیں مگر اس زندگی میں آپ کبھی یہ نہیں جان سکتے کہ آپ معافی حاصل کر چُکے ہیں۔''

۳۔آخر میں اُس کے کہا: ''۔۔۔کیا میں پورے دل سے خُدا سے پیار کرتی ہوں؟ میں نے کبھی اس بارے میں نہیں سوچا۔میں اُس پر ایمان رکھتی ہوں، میں اُس کی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔۔۔مگر اُس سے مُحبت؟ یہ میرے ذہن میں کبھی نہیں آیا۔''

خوشخبری یہ ہے کہ یہ تینوں آپ کیلئے دستیاب ہیں۔حقیقی خُدا نے اس رکاوٹ کو گرا دیا جو گُنہگار مرد و زن اور اُس کے درمیان تھی، جب یسوع اس جہان کے گُناہوں کیلئے موا۔پاک روح کو حاصل کرنے کا دروازہ تمام حقیقی ایمانداروں کیلئے کُھلا تھا جو صرف ایمان سے اُس میں رہنا چاہتے ہیں (ہابل کا ایمان)، بجائے کہ اپنی تعریف کیلئے اُس کے غلام بن کر بیکار مذہبی معمول اور رسموں (قائین کا مذہب) میں رہیں۔آپ خُدا کو شخصی طور پر جان سکتے ہیں، آپ اپنے گُناہوں سے معاف کئے جا سکتے ہیں اور اپنے پورے دل، جان اور عقل اور اُس سے محبت کر سکتے ہیں۔یہ ابدی زندگی کی کُنجیاں ہیں۔

ابرہام کے ایمان نے خُدا کی وفاداری کا عکس پیش کِیا۔یہ سورج کی روشنی کے جواب میں چاند کی طرح چمکا۔مگر حقیقی ایماندار اس سے بھی بڑھ کے کر سکتے ہیں۔یہ خُدا کی مُحبت واپس اُس کیلئے پیدا کر سکتے ہیں۔وہ آسمانی بادشاہی میں چھوٹے سورج کی طرح چمکیں گے۔یسوع نے کہا، ''راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانند چمکیں گے'' (متی 43:13)۔جب وہ دن آئے گا تو فرشتے خُدا کے جلال کی مسلسل عکاسی کرتے رہیں گے، مگر حقیقی مسیحی ایماندار اسے واپس خُدا کیلئے پیدا کریں گے۔فرشتے آسمانی خِدمت گذار ہیں مگر جن لوگوں کو خُدا نے زمین پر مخلصی بخشی وہ خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔وہ اپنے اندر روح القدس کی حضوری کو ظاہر کریں گے۔وہ اندر سے صاف

روشنی میں چمکیں گے۔کوئی تعجب نہیں پولُس نے یہ لکھا:''جو باتیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ خُدا نے اپنے مُحبت کرنے والوں کے لئے رکھ لیں'' (1 کرنتھیوں 9:2)۔

یسوع پر ایمان کے وسیلہ،اور صرف ایمان کے وسیلہ آپ خُدا کے حقیقی بچے بن سکتے ہیں،اُسے شخصی طور پر جان سکتے ہیں،گُناہوں سے معافی حاصل کر سکتے ہیں اور ابدی زندگی کے وارث بن سکتے ہیں:''راہ،حق اور زندگی میں ہوں میرے وسیلہ کے بغیر کوئی باپ تک نہیں آتا'' (یوحنا 14:6)۔تمام مسیحی ایمانداروں کو یقین دہانی ہے:''اُس سے تُم بے دیکھے محبت رکھتے ہو اور اگرچہ اس وقت اُس کو نہیں دیکھتے تو بھی اُس پر ایمان لا کر ایسی خوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے۔اور اپنے ایمان کا مقصد یعنی روحوں کی نجات حاصل کرتے ہو'' 1 پطرس 1:9-8)۔

زمین پر تمام انسانوں کیلئے دروازہ کھُلا ہے،اس سے فرق نہیں پڑتا کے اُن کا پس منظر کیا ہو،اُن کے گُناہوں کے باوجود اور فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنے دکھی یہ کیوں نہ ہوں،آپ اس دور میں خُدا کے فضل کو حاصل کر کہ اُس کی ابدی بادشاہی کے وارث بن سکتے ہیں۔

جیسے یسوع نے کہا:''دروازہ مَیں ہوں۔اگر کوئی مُجھ سے داخل ہو تو نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارا پائے گا'' (یوحنا 10:9)۔یہ دروازہ اُس کے آنے تک کھُلا رہے گا۔یہ آپ کے لئے کھُلا رہے گا۔

2.3۔بائبل میں ''خوشخبری''

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہم سب نے گُناہ کِیا ہے اس لئے ہم خُدا سے دور ہیں (واعِظ 7:20)،(رومیوں 3:23)۔جو خلا آپ اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں آپ کی زندگی میں خُدا کی کمی ہے۔ہم سب خُدا کے ساتھ رشتہ رکھنے کیلئے تخلیق کئے گئے تھے۔اپنے گُناہ کی وجہ سے ہم خُدا سے جُدا ہیں۔وہ وجہ کے آپ روحانی بھوک محسوس کرتے ہیں،وہ وجہ کہ آپ تاریکی میں کھوئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں،یہ وجہ کہ آپ اپنی زندگی میں مقصد نہیں پا سکتے،اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خُدا سے جُدا ہیں۔مزید بدتر،ہمارے گُناہ ہمیں اس دُنیا اور آنے والی دُنیا میں ہمیشہ کیلئے خُدا سے دور کر دیں گے۔(رومیوں 6:23،یوحنا 3:36)۔

کیا آپ سوچتے ہیں کہ اس زندگی کے بعد کیا ہوگا؟ کیا آپ ایسی چیزوں کیلئے زندگی گُذارتے تھک گئے ہیں جو خراب اور زنگ آلودہ ہو جاتی ہیں؟ کیا آپ کبھی شک کرتے ہیں کہ کیا زندگی کا واقعی کوئی مطلب ہے؟ کیا آپ مرنے کے بعد بھی جینا چاہتے ہیں؟

کیا اس اُلجھن کا کوئی حل ہے؟ہاں۔۔۔اور یہ بائبل میں ایک حیرت انگیز''خوشخبری'' ہے جو ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا نے اس اُلجھن کا ایک حل مُہیا کِیا ہے:خُدا نے نجات کا ایک منفرد راستہ مُہیا کِیا ہے!چونکہ خُدا نے تمام لوگوں کو آزاد مرضی دی ہے،ہر شخص خُدا کی اس پیشکش کو قبول یا رد کر سکتا ہے۔۔۔اُس کے نجات کے راستہ کو!

خلاصہ میں،بائبل میں''خوشخبری'' کو اس طرح بیان کِیا جا سکتا ہے:

ا۔حقیقت یہ کہ:ہم سب نے گُناہ کیا اور اس لئے ہم خُدا سے جُدا ہیں!

۲۔خُدا نے اپنے رحم میں اس اُلجھن کا حل مُہیا کِیا ہے۔۔۔۔خُدا نے نجات کا راستہ مُہیا کِیا ہے!

۳۔خُدا نے یسوع کے نجات کا راستہ بنا کر بھیجا۔یسوع کا مقصد تھا آنا،تعلیم دینا اور قربانی کے طور پر خِدمت کرنا اور صلیب پر مر جانا۔!

۴۔یسوع،گُناہ کے بغیر ایک ہی شخص ہونے کی وجہ سے،بطور''خُدا کا برہ''خِدمت کرنے کے قابل تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے عوضی کے طور پر موا!نجات مُفت ہے،خُدا کی طرف سے تحفہ ہر ایک شخص کو پیش کِیا گیا!

۵۔اس طریقے سے،خُدا نے اُس الجھن کا حل پیش کِیا اور خُدا کے ساتھ ہماری رفاقت کے راستہ کو بحال کِیا!

٦۔نجات کا راستہ ہر ایک کیلئے خُدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے:یہ صرف ایمان ہی سے قبول کِیا جا سکتا ہے۔یہ کسی ادائیگی یا اچھے کاموں یا کُچھ مذہبی سرگرمیوں سے حاصل نہین کِیا جا سکتا!

۷۔نجات کا یہ راستہ خُدا کی طرف سے دِیا گیا ہے،اُس کی محبت کی وجہ سے جو ہر ایک کے لئے ہے!وہ ہماری ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ ہمارے دلوں میں اطمینان چاہتا ہے اور ہمارے مرنے کے بعد خُدا کی حضوری میں زندہ رکھنا چاہتا ہے۔

بائبل سے کُچھ اہم حوالاجات جو اس کو نمایاں کرتے ہیں:

☆بائبل وضاحت کرتی ہے کہ ایک آدمی آدم کے گُناہ آلودہ کام کی وجہ سے تمام انسانی متاثر ہوئے اور خُدا کی حضوری سے نکال دیے گئے۔ بہرحال،خُدا نے اپنے رحم میں ایک شخص،یسوع کو بھیجا جس کے وسیلہ سے اُن تمام لوگوں کے لئے جو اُس کو قبول کرتے ہیں آسمان کا دروازہ دوبارہ کھل گیا ہے(رومیوں 5)۔

☆یسوع نجات کا راستہ ہے!یسوع نے کہا،''قیامت اور زندگی مَیں ہوں۔جو کوئی مجھ پر ایمان لائے گو وہ مر بھی جائے تو بھی زندہ رہے گا اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا''(یوحنا 11:26-25)۔

☆راستہ کیا ہے؟سچائی کیا ہے؟زندگی کیا ہے؟یسوع نے جواب دِیا،''راہ،حق اور زندگی میں ہوں۔میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس کوئی نہیں آتا''(یوحنا 14:6)۔

☆جو بھوک اور پیاس آپ محسوس کرتے ہیں وہ ایک روحانی بھوک اور پیاس ہے،جو صرف یسوع سے ہی بجھ سکتی ہے۔یسوع نے کہا:''۔۔۔جو کوئی اُس پانی میں سے پیئے گا جو مَیں اُسے دوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کیلئے جاری رہے گا''(یوحنا 4:14)۔

☆یسوع واحد ہے جو تاریکی کو دور کر سکتا ہے۔یسوع مُطمئن زندگی کا دروازہ ہے۔یسوع وہ دوست اور چرواہا ہے جس کی آپ تلاش کر رہے تھے۔یسوع نے کہا:''اچھا چرواہا میں ہوں۔اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے''(یوحنا 10:11)۔

☆یسوع زندگی ہے۔۔۔اس دُنیا اور اگلی دنیا میں۔یسوع نجات کا راستہ ہے!''خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے''(یوحنا 3:16)۔

☆ خُدا یسوع میں ضمانت دیتا ہے کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا وہ نجات پائے گا اور آسمان میں داخل ہوگا۔ یسوع نے کہا "مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سُنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے اور اُس پر سزا کا حُکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے" (یوحنا5:24)۔

3.3۔ خُدا کی نجات کے طریقہ کو قبول کرنے کے اقدام

اس کتاب کا عنوان ہے: "کیا ہم سچائی کو جان سکتے ہیں؟"۔ اس کتاب کا مصنف ہوتے ہوئے، میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ ہاں، ہم سچائی کو جان سکتے ہیں کیونکہ ہمارا خُدا محبت بھرا خُدا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ ہم غافل رہیں۔ خُدا یرمیاہ نبی کے وسیلہ بولتے ہوئے کہتا ہے: "اور تُم مُجھے ڈھونڈو گے اور پاؤ گے۔ جب پورے دل سے میرے طالب ہوگے" (یرمیاہ29:13)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دُنیا میں ہر شخص جو پورے دل سے خُدا کو ڈھونڈ رہا ہے وہ خُدا اور اُس کی سچائی کو پا لے گا!

اب آخری سوال ہے:

کیا آپ سچائی کو قبول کرنے کو تیار ہیں حقیقی خُدا پر یقین ور اُس کی نجات کے راستہ کو قبول کرنے کو تیار ہیں؟

☆ یہ ابدی زندگی اور موت کا معاملہ ہے!

☆ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس سب سے اہم معاملے کے لئے سنجیدگی سے غور اور دُعا کریں۔

اگر آپ خُدا کی نجات کے راستہ کو قبول کرنا چاہتے ہیں، تو مندرجہ ذیل اقدام تجویز کئے گئے ہیں:

ا۔ اس سے پہلے کے آپ ایمان کا قدم بڑھائیں، مسیحی پیغام کی بنیادی سمجھ حاصل کرنا اہم ہے۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کِیا اور اگر یہ ممکن ہے تو اپنی زبان میں بائبل حاصل کریں اور خُدا کے کلام کا مُطالعہ کریں۔ برائے مہربانی اپنی بائبل پڑھیں اور اس کی سمجھ کیلئے خُدا سے دُعا کریں۔ اگر مُمکن ہو تو مسیحیوں سے بات کریں اور موزوں چرچ کا دورہ کریں۔

۲۔ اگر آپ کے پاس مزید سوالات ہوں اور آپ مخصوص پہلوؤں کی وضاحت چاہتے ہیں، یہ مشورہ ہے کہ تجربہ کار مسیحی ایمانداروں کو، خادمین یا صلاح کاروں کے ساتھ رابطہ کریں۔ بنیادی اسباق موجود ہیں جو آپ کو مسیحی ایمان سے متعارف کروائیں گے۔

۳۔ آپ اپنی زندگی کے ایمان اور یسوع کو بطور نجات کا راستہ قبول کرنے کے متعلق خود خُدا سے بات کر سکتے ہیں۔ مگر آپ کسی اچھے مسیحی دوست کو جانتے ہیں جس پر آپ بھروسہ کرتے ہیں، تو آپ اُس کی موجودگی میں اس ایمان کہ قدم کو لے سکتے ہیں تا کہ وہ اس اہم فیصلے کی گواہی دے سکے۔

۴۔ چاہے آپ اکیلے یا مسیحی دوست کے ساتھ دُعا کرتے ہیں، خُدا سے وہ کہیں جو آپ کے دل میں ہے اور یہ کہ آپ اُس کے نجات کے

راستہ کو قبول کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے دل کے مُطابق آزادی سے دُعا کر سکتے ہیں، یا شاید آپ ایسے الفاظ بھی استعمال کر سکتے ہیں:

خُداوند یسوع مسیح، میں تیرے پاس آتا ہوں،
جیسا کہ میں اپنی تمام کمزوریوں اور گُناہوں
کے ساتھ ہوں۔ میں معافی مانگتا ہوں کہ ماضی
میں مَیں نے غلط راہ کا انتخاب کِیا۔ مجھے ابھی
احساس ہوا ہے کہ تو، یسوع، حق اور زندگی ہے۔
مَیں تیری مُحبت کا شکر گذار ہوں اور میں تُجھ
سے کہنا چاہتا ہوں، خُداوند یسوع، میری زندگی
میں آ۔ مجھے تیری ضرورت ہے۔ اپنے خون سے
مجھے پاک کر جو مجھے روحانی طور پر صاف کرتا ہے۔
میں تیرے لئے اپنے دل کا دروازہ کھولتا اور تجھے،
یسوع، بطور مخلصی دینے والے، خُداوند اور نجات
دہندہ کے قبول کرتا ہوں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کے
تُو صلیب پر میرے گُناہوں کی وجہ سے موا اور یہ کہ
تُو نے اپنے خون سے میرے لئے قیمت ادا کی ہے۔
برائے مہربانی مُجھے پاک روح سے بھر اور میری راہنمائی
کر۔ مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ تُو نے میری اس دُعا کو سُنا
ہے اور مَیں تیری نجات کیلئے اور تیری بادشاہی میں خُدا
کے خاندان کا حِصہ بننے پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ مُجھے
آسمان میں ابدی زندگی کا تحفہ دینے کیلئے تیرا شُکر ہو۔
برائے مہربانی میری نئی روحانی زندگی میں میری مدد فرما
تاکہ مَیں تیری مرضی کے مُطابق بڑھ سکوں اور ایک
بالغ مسیحی بن سکوں۔ آمین!

۵۔ یہ اہم ہے کہ آپ پورے طور پر جانیں کہ ''خوشخبری'' کو قبول کرنے کا کیا مطلب ہے، جو کہ خُدا کی نجات کا راستہ ہے، اسے انجیل بھی

کہتے ہیں۔مندرجہ ذیل نکات اہم ہیں:

a۔آپ کو اپنا بھروسہ مُحمد سے یسوع پر مُنتقل کرنا ہے(یوحنا6:14)۔

b۔جی اُٹھے اور زندہ یسوع مسیح کو بطور شخصی نجات دہندہ اور مخلصی دینے والے کے جاننا۔(یوحنا12:1،مُکاشفہ 20:3)۔

c۔آپ کو یسوع کو بطور اپنی زندگی کا خُداوند پہچاننا ہے،جس کی خُدا کے روح،پاک روح کی راہنمائی میں تابعداری کرنا ہے۔(یوحنا 23-26:14)۔

d۔تمام گُناہوں کا اقرار کیا جائے(اعمال38:2،1 یوحنا9:1)۔اس میں تاریکی کی قوتوں اور جادو کی مشق کے تعلق کو چھوڑنا بھی شامل ہے۔اس حِصہ میں مُشکلات جنم لیں گی،میں سختی سے مشورہ دوں گا کہ اپ ایک تجربہ کار مسیحی صلاح کار سے صلاح کاری کریں۔

۶۔اضافہ کرتے ہوئے،یہ مشورہ ہے کہ اگر یہ ممکن ہو تو ایک مسیحی رفاقت میں شامل ہوں جہاں آپ دوسرے ساتھی مسیحی ایمانداروں کے ساتھ دعا،خُدا کی پرستش اور بائبل کا مُطالعہ کر سکیں۔

۷۔بعد کے مرحلے میں آپ دوسرے مسیحیوں اور دوسرے عقائد کیلئے لوگوں کے ساتھ اپنے ایمان کے قدم کی گواہی دے سکتے ہیں۔

4.3۔نئی زندگی کے نتائج

مسیحیوں کا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟کسی نے دُرست کہا،"مسیحی کامل نہیں ہیں،وہ معاف کیئے گئے ہیں"۔مسیحی مزید اپنے لئے نہیں جیتے،بلکہ خُدا کے لئے۔(2 کرنتھیوں14-15:5)۔مسیحی شُکر گُزاری کے دل کے ساتھ اپنی زندگیوں کو خُدا کیلئے وقف کرتے ہیں۔وہ اچھے کاموں کی وجہ سے بچائے نہیں گئے بلکہ اچھے کام کرنے کی وجہ سے کیونکہ وہ بچائے گئے ہیں اس لئے ابدی زندگی کے تحفہ کیلئے خُدا کے شُکر گُزار ہیں(افسیوں8-10:2)۔

ایک مسیحی مُحبت میں خُدا کی تابعداری کرتا ہے(یوحنا12,23:14)۔شخصی مُلاقات کے وسیلہ مُحبت بڑھتی ہے۔آپ جس شخص کو نہیں جانتے اُس سے پیار نہیں کر سکتے۔جب آپ یسوع کے جانیں گے تب ہی آپ اُس سے پیار کر سکیں گے کہ وہ کون اور کیا ہے۔خُدا سے پیار کرنے کا مطلب یسوع سے پیار کرنا ہے۔۔۔یسوع سے پیار کرنے کا مطلب خُدا سے پیار کرنا ہے(1 یوحنا22-23:2)۔اور لوگوں سے پیار کرنا،خاص طور پر ساتھ ایمانداروں کے ساتھ۔جیسا یسوع نے کہا(یوحنا34-35:13):

"مَیں تمہیں ایک نیا حُکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے مُحبت رکھو کہ جیسے
مَیں نے تُم سے مُحبت رکھی تُم بھی ایک دوسرے سے مُحبت رکھو۔اگر آپس
میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو"۔

خُدا کیلئے ایک مسیحی کی مُحبت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے کس طرح مُحبت رکھتا ہے،اپنے دشمنوں سمیت(1 یوحنا7-12:4)۔

یہ مُحبت دوسروں کی عملی طور پر فکر کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ جب یسوع آپ کی زندگی کا خُداوند بن جاتا ہے تو آپ کی زندگی کا ہر پہلو اُس کے قبضہ میں آجاتا ہے۔ بہرحال، جبکہ ہم ابھی تک انسان ہیں تو اس زندگی میں مُکمل کاملیت حاصل نہیں کی جاسکتی، حالانکہ مسیحی اس مقصد کیلئے جانفشانی کرتے ہیں۔ حیرت انگیز طور پر، خُدا نے ہماری روزمرہ کی معافی کیلئے راستہ کھولا ہے تاکہ ہماری روزمرہ کی خطائیں اور گُناہ معاف کئے جاسکیں (1یوحنا1:10-5؛ اِمثال13:28)۔

یہ جاننا اہم ہے کہ بطور مسیحی ہمارے لئے آسمان پر ابدی زندگی کی یقین دہانی ہے (یوحنا5:24)! یہ اعتماد ہمارے کردار یا ہماری زندگی کے معیار پر مُنحصر نہیں ہے بلکہ خُدا کے وعدوں پر ہے، جو ہم بذریعہ ایمان حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے ایمان کا دارومدار صرف یسوع پر ہے جس نے کہا (یوحنا10:28):

''مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک
نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔''

عظیم اور مُحبت بھرے خُدا کیلئے بڑی فروتن شُکرگزاری میں ہم کہہ سکتے ہیں: ''ہم جانتے ہیں کہ ہم خُدا کے بچے ہیں'' (1یوحنا5:19)۔